مختصر الاحکام

مطابق فتاویٰ

فقیہ اہلبیت عصمت حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقای

الحاج السید محمد رضا الموسوی گلپائیگانی مدظلہ العالی

دار القرآن الکریم قم ایران، پوسٹ بکس ۱۵۱

مصباح الہدیٰ پبلیکیشنز لاہور پاکستان

مختصر الاحکام

مطابق فتاویٰ

فقیہ اہلبیتِ عصمت حضرت آیۃ ا... العظمیٰ آقای

الحاج السیّد محمد رضا الموسوی گلپائیگانی مدظلہ العالی

عرض حال

رہبر انقلاب اسلامی، بنیان گذار جمہوری اسلامی ایران، امام امت، امید مستضعفین جہان ـــ امام خمینی رضوان اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات ایک ایسا سانحہ ہے جو تاریخ عالم اور تاریخ اسلام میں ہمیشہ ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ یہ ایک مجاہد اسلام اور عالم فقیہ کی وفات ہے کہ جس سے اسلام میں ایک ایسا رخنہ پڑ گیا ہے جو کبھی پر نہ ہو سکے گا۔ نیز امام امت کی وفات سے دنیائے اسلام کو وہ عظیم نقصان پہنچا ہے کہ جو جبران پذیر نہیں ہے۔ مجھے امام کی خبر رحلت مانچسٹر (انگلینڈ) میں دی گئی اور اس کے ساتھ ہی یہ استفسار بھی کیا گیا کہ اب آنجناب کے مقلدین کی شرعی تکلیف و ذمہ داری کیا ہے؟

چنانچہ میں نے اس استفسار کا جواب لکھا کہ جس کی اہم شق یہ تھی۔

فقیہ اہل بیت، آیت اللہ العظمیٰ آقا سید محمد رضا گلپایگانی دامت فیوضاتہ کے علم و فضل، زہد و تقویٰ، اعتدال پسندی اور اول تا آخر انقلاب اسلامی سے ہمکاری کی بناء پر ان کی تقلید کی جائے۔

بعدہ جب میں امام خمینی رضوان اللہ علیہ کے چہلم پر ایران گیا اور وہاں کے حالات دیکھے سنے تو جن امور سے میری اس رائے کو تقویت ملی۔ وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ امام خمینی رضوان اللہ علیہ کے پرائیویٹ سیکرٹری حجۃ الاسلام آقائی رسولی نے بعض اعلام کے ایماء پر امام سے سوال کیا۔

آپ کے احتیاطات یعنی وہ مسائل جن میں آپ نے فتویٰ نہیں دیا، بلکہ صرف یہ فرمایا ہے کہ احتیاط یہ ہے ـــ اور ایسے مسائل میں دوسرے مجتہد کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے ـــ پس ان مسائل میں کس کی طرف رجوع کیا جائے؟

امام نے جواباً فرمایا۔

آقائی گلپایگانی کی طرف رجوع کیا جائے!

۲۔ ایران کے طول و عرض سے آئے ہوئے کثیر التعداد علماء و مجتہدین کی موجودگی میں امام خمینی کی نماز جنازہ میں اقتداء کے لئے آیت اللہ العظمیٰ آقائی گلپایگانی کا انتخاب کیا گیا

ناشر

دار القرآن الکریم قم، ایران، پوسٹ بکس ۱۵۱

مطبع نمونہ قم	دسواں ایڈیشن	تاریخ اشاعت محرم الحرام ۱۴۱۳ ہجری

مصباح الہدیٰ پبلیکیشنز لاہور پاکستان

اور یہ تاریخی نماز جنازہ آپ ہی نے پڑھائی۔

۳۔ موجودہ رہبر انقلاب آیت اللہ السید علی خامنہ ای ادام اللہ وجودہ الشریف نے امام خمینی کی وفات پر صرف اور صرف آیت اللہ العظمی آقا گلپائیگانی ہی کو تعزیت و تسلیت کا تار بھیجا ــــ جس کا مطلب یہ تھا کہ امام امت کے بعد میں آپ ہی کو مرجع تقلید سمجھتا ہوں۔

۴۔ حوزہ علمیہ قم کے جامع مدرسین (جو اکثر درجہ اجتہاد پر فائز ہیں) نے آقائی گلپائیگانی کی مرجعیت کا تحریری طور پر اعلان فرمایا ہے۔

چنانچہ جب یہ امر طے پا گیا کہ امام امت کے مقلدین جزئی یا کلی طور پر آقائی گلپائیگانی کی طرف رجوع کریں تو اب ضرورت تھی کہ ان کے فتاوی کی کتاب فوری طور پر منظر عام پر آ جائے، تاکہ ان کے مقلدین کو دقت پیش نہ آئے۔ اس مشکل کو دور کرنے کے لئے ہم سردست ان کی کتاب "مختصر الاحکام" کا اردو ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔

یہ ترجمہ مخدوم سید خادم رضا رضوی صاحب کی کاوش ہے، اس کی تصحیح مولانا سید محمد باقر نقوی لکھنوی نے اور نظر ثانی مولانا منظور حسین صاحب نے فرمائی تھی۔ مذکورہ ترجمہ آج سے کئی سال پہلے شائع ہوا اور اب بازار میں دستیاب نہیں تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمیں اس کا ایک نسخہ مل گیا اور ہم اسے بطور اشاعت ثانی آپ کے ہاتھوں تک پہنچا رہے ہیں۔ اس ضمن میں ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ انشاء اللہ عنقریب ہی آیت اللہ العظمی گلپائیگانی کے عملیہ (توضیح المسائل) کا اردو ترجمہ بھی شائع کر دیا جائے گا۔

ادارہ مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور ــــ لائق صد تحسین ہے کہ اس نے اپنی تمام تر کوششیں بروئے کار لاتے ہوئے زیر نظر کتاب فوری طور پر زیور طبع سے آراستہ کر کے دین وملت کی بہترین خدمت انجام دی ہے۔

مدارس دینی کے منتظمین سے گزارش ہے کہ وہ آقائی گلپائیگانی کے فتاوی کی عربی و فارسی کتب کے سلسلے میں حوزہ علمیہ جامعہ المنتظر لاہور یا خود آنجناب سے رجوع فرمائیں۔

خیر اندیش

سید صفدر حسین نجفی

باسمہ سبحانہ تعالے

توجہات۔ حضرت امام صاحب العصر و الزمان حجتہ ابن حسن علیہا السلام عجل اللہ تعالی فرجہم

حضرت فقیہ اہل بیت عصمت آیۃ اللہ العظمیٰ مجتہد اعظم نائب امام آقائے آقا الحاج سید محمد رضا موسوی گلپایگانی مدظلہ العالی کی ذات گرامی محتاج تعارف نہیں دنیا کا ہر مسلمان آپ کی شخصیت سے واقف ہے۔ آپ دور حاضر میں مذہب جعفریہ شیعہ اثناء عشریہ خیر البریہ کے سب سے بڑے اعلم ہیں۔ مذہب شیعہ میں جس اعلم جلیل کی تقلید کرنا مسائل فقہیہ میں واجب ہے اسے اعلم کہتے ہیں۔ کیونکہ امام دوازہم علیہ السلام عجل اللہ فرجہم کی توقیعات (فرمان) میں وارد ہوا ہے کہ فقہا میں سے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو، دین اللہ کی حفاظت کرتا ہو۔ خواہشات نفسانی کا مخالف ہو امر اللہ تعالی کی پیروی کرتا ہو تو لوگوں کو چاہیئے کہ ایسے اعلم کی تقلید کریں موجودہ دور میں حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ مرجع الاعلی آقائے آقا الحاج سید محمد رضا موسوی گلپایگانی ادام اللہ بقائہ دنیائے شیعت کے رہبر و پیشوا سمجھے جاتے ہیں۔ ہر شیعہ پر آپ کی تقلید کرنا واجب ہے آپ کے فتاویٰ کے مطابق مسائل شرعیہ پر عمل کرنا ضروری ہے۔

آقائے موصوف کا رسالہ "مختصر الاحکام" فارسی اور عربی زبان میں تھا اکثر احباب نے بار بار مجبور کیا کہ اس کا اردو میں ترجمہ کر کے شائع کر دیا ہے تاکہ شیعان دنیا اپنے مجتہد کے فتاویٰ کے مطابق دینی مسائل سے استفادہ کر سکیں۔

والسلام

سید خادم رضا، رضوی نجف الاشرف (عراق)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ

محمد وآلہ الطاہرین واللعنۃ الدائمۃ علیٰ اعدائہم اجمعین

احکام تقلید

مسئلہ نمبر ۱ ہر مکلف پر جو مجتہد نہیں ہے۔ واجب ہے کہ وہ اپنی تمام عبادات اور معاملات بلکہ وہ اپنے تمام اعمال وافعال میں یا تقلید کرے اور یا احتیاط پر عمل کرے۔

مسئلہ نمبر ۲ عامی شخص کا عمل بغیر تقلید اور احتیاط کے باطل ہے۔ مگر یہ کہ واقع کے مطابق بجا لایا ہو۔ اور اگر عبادات ہوں تو قربتہً الی اللہ کے قصد سے بجا لائی گئی ہوں تو اس صورت میں باطل نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر ۳ مجتہد کے فتویٰ اور دستور کو عمل کرنے کی غرض سے حاصل کرنے کا نام تقلید ہے۔

مسئلہ نمبر ۴ میت کی تقلید ابتداءً ناجائز ہے۔ البتہ جن مسائل پر مجتہد کی زندگی میں عمل کیا تھا۔ یا عمل کرنے کے لئے یاد کئے تھے ان پر باقی رہنا جائز ہے۔ لیکن احتیاط مناسب یہی ہے کہ جن اعمال یا افعال میں مجتہد کی زندگی میں اس کے فتویٰ اور دستور پر عمل نہیں تھا۔ ان میں زندہ مجتہد کی طرف رجوع کرے۔

مسئلہ نمبر ۵ احتیاط یہ ہے کہ انسان مجتہد اعلم کی تقلید کرے۔ اور اسے جب یہ علم ہو جائے کہ اعلم کا فتویٰ غیر اعلم کے فتویٰ کے مخالف ہے تو (اس حالت میں) یہ احتیاط ترک نہ ہو۔

مسئلہ نمبر ۶ "مجتہد اعلم" وہ ہے جو قواعد ومدارک کی رو سے حکم شرعی کے حاصل کرنے میں دوسرے مجتہدین سے استاد تر ہو۔

مسئلہ نمبر ۷ کسی کا مجتہد اور اعلم ہونا تین طریقوں سے ثابت ہے۔

۱۔ یہ کہ مقلد خود علم پیدا کرے اور یہ اس صورت میں ہے کہ خود اہل خبرہ سے ہو اور "مجتہد" یا "اعلم" کی پہچان کر سکتا ہو۔ اور دوسرے دو عادل کسی اور کے اعلم ہونے کی خبر بھی نہ دیں۔

۲۔ عام شہرت ہو کہ جس سے کسی کے "مجتہد" یا اعلم" ہونے کا علم یا اطمینان حاصل ہو جائے۔

مسئلہ نمبر ۸ جس مجتہد کی تقلید کی جاری ہے اس میں یہ چند شرائط ہونی چاہئیں۔

۱۔ بالغ ہو ۲۔ عاقل ہو ۳۔ شیعہ اثنا عشری ہو ۴۔ عادل ہو ۵۔ مرد ہو ۶۔ حلال زادہ ہو ۷۔ بناء بر احتیاط اعلم ہو۔ مسئلہ نمبر ۵ میں ذکر ہو چکا ہے۔ ۸۔ زندہ ہو، ابتداءً تقلید کرنے میں نہ کہ باقی رہنے میں۔

پانی کے احکام

مسئلہ نمبر ۹ پانی کی دو قسمیں ہیں (۱) مطلق (۲) مضاف

آب **مضاف** وہ ہوتا ہے جسے کسی دوسری چیز کے ملنے کی وجہ سے پانی نہ کہیں یا سیب، انار وغیرہ کو نچوڑ کر حاصل کریں۔ اور آب **مطلق** وہ ہے جو اس طرح نہ ہو اور عرف عام کہے کہ یہ صرف "پانی" ہے، اور آب مطلق کی چند قسمیں ہیں۔

(۱) کر کا پانی (۲) قلیل پانی (۳) بارش کا پانی (۴) کنویں کا پانی (۵) جاری پانی (۶) چشمے کا پانی۔

مسئلہ نمبر ۱۰ آب کر پانی کی وہ مقدار ہے کہ اگر اسے کسی ایسے برتن میں ڈال دیں جس کی لمبائی، چوڑائی اور گہرائی ہر ایک ساڑھے تین بالشت ہو تو وہ بھر جائے۔ اور وزن کے لحاظ سے ۲۰ مثقال کم ۱۲۸ من تبریزی (تقریباً ۱۱ من ۸ چھٹانک ہے)

مسئلہ نمبر ۱۱ آب مطلق اگر "کر" یا "جاری" ہو تو نجس نہیں ہوتا۔ لیکن اگر عین نجس (نہ کہ متنجس) کے ملنے سے اس کا رنگ یا بو یا ذائقہ تبدیل ہو جائے تو نجس ہو

جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۱۲ جو پانی نل وغیرہ کے ذریعے "کر" سے متصل ہے تو وہ بھی کر کے حکم میں ہے، یعنی نجاست کے ملنے سے اس وقت تک نجس نہیں ہوتا جب تک اس کے تین مذکورہ اوصاف (رنگ، بو یا ذائقہ) میں تبدیلی نہ آجائے

مسئلہ نمبر ۱۳ پہلے پانی "کر" کی مقدار تھا اگر کوئی شخص شک کرے کہ اب "کر" کی مقدار ہے یا نہیں تو وہ "کر" کے حکم میں ہو گا۔ اور جو پانی کر سے کم تھا اگر کسی کو یہی شک ہو تو اس پر "کر" کا حکم صادق نہیں ہو گا۔

مسئلہ نمبر ۱۴

آب قلیل وہ پانی ہے جو نہ تو زمین سے پھوٹ کر نکلے اور نہ ہی "کر" کی مقدار میں ہو۔

مسئلہ نمبر ۱۵

اگر "آب قلیل" نجاست سے ملاقات کرے تو نجس ہو جائے گا۔ لیکن اگر کسی نجس چیز پر اوپر کی طرف سے ڈالا جائے تو اس صورت میں پانی کی جو مقدار نجاست سے مل چکی ہے نجس ہے۔ اور جو اوپر ہے پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۶

"آب جاری" وہ پانی ہے جو پھوٹ کر نکلے اور زمین ہی پر بہنے لگ جائے، چشمہ یا قنات کا پانی۔

مسئلہ نمبر ۱۷

جاری پانی چاہے "کر" سے کم ہی کیوں نہ ہو، نجاست کے ملنے سے اس وقت تک نجس نہیں ہو گا جب تک نجاست کی وجہ سے اس کا رنگ یا بو یا ذائقہ تبدیل نہ ہو جائے۔

بارش کا پانی

مسئلہ نمبر ۱۸

بارش کے برسنے کے دوران بارش کا پانی جاری کا حکم رکھتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۹

وہ نجس لباس یا نجس فرش جن میں عین نجاست نہ ہو اگر ان پر بارش پڑ جائے تو وہ پاک ہو جائیں گے۔ اور انہیں نچوڑنا بھی لازم نہیں۔ اور اگر بارش ان کے کسی حصہ تک پہنچے اور کسی تک نہ پہنچے تو جن جن حصوں تک پہنچی ہے وہ پاک ہوں گے۔

مسئلہ نمبر ۲۰

جو زمین نجس ہو چکی ہے اگر اس میں عین نجاست نہ ہو اور اس پر بارش برسے تو اس کی جس قدر مقدار تک بارش اثر کر جائے گی وہ پاک ہو جائے گی۔

مسئلہ نمبر ۲۱

جب بارش کا پانی ایک جگہ جمع ہو جائے تو جب تک بارش برس رہی ہے اگر نجس چیز کو اس میں دھوئیں تو وہ اس کو پاک کر دے گا۔ اگرچہ "کر" سے کم بھی ہو۔ بشرطیکہ اس کا رنگ یا بو یا ذائقہ نجاست کی وجہ سے تبدیل نہ ہو چکا ہو۔

کنوئیں کا پانی

مسئلہ نمبر ۲۲

کنوئیں کا وہ پانی جو زمین سے ابلتا ہے آب جاری کا حکم رکھتا ہے۔ یعنی نجاست کے ملنے سے جب تک اس کا رنگ یا بو یا ذائقہ تبدیل نہ ہو جائے نجس نہیں ہوتا۔ اور اگر یہی تبدیلی ابلنے کی وجہ سے خود بخود ختم ہو جائے تو وہ پاک ہو جائے گا۔ اور کنوئیں سے پانی نکالنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ یہ پانی اس پانی سے ملے جو ابلنے کی وجہ سے اوپر آجائے۔ اور نجاست کی وجہ سے ابلنے والا پانی متغیر نہ ہو۔

مضاف پانی

مسئلہ نمبر ۲۳

مضاف پانی جب تک نجاست سے نہ ملے وہ خود تو پاک ہے لیکن کسی نجس چیز کو پاک نہیں کر سکتا۔ چاہے وہ کثیر ہو یا جاری۔ اور نہ ہی وضو اور غسل اس سے صحیح ہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۴

مضاف پانی آب قلیل کی طرح نجاست سے ملتے ہی نجس ہو جاتا ہے۔ چاہے کثیر ہو یا

جاری ہو لیکن اگر اوپر سے نیچے کی طرف نجاست پر پڑے تو اوپر والا پانی تو پاک رہے گا۔ البتہ نیچے والا نجس ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر قوت کے ساتھ نیچے سے اوپر کی طرف جائے جیسے فوارہ کا پانی ہے تو اوپر کا حصہ جب کہ نجاست سے مل جائے تو نیچے کا حصہ نجس نہیں ہو گا۔

مسئلہ نمبر۲۵

جس پانی کے متعلق علم نہ ہو کہ مطلق ہے یا مضاف اور یہ بھی علم نہ ہو کہ اس سے پہلے مطلق تھا یا مضاف تو وہ نجس چیز کو پاک نہیں کرے گا۔ اور اس سے وضو اور غسل بھی باطل ہے۔ لیکن اگر کر یا اس سے زیادہ مقدار میں ہو اور اس میں نجاست جا پڑے تو اس پر نجاست کا حکم بھی نہیں لگایا جاسکے گا۔ مگر اس کی حالت سابقہ معلوم ہو تو اس پر سابق والا حکم لگایا جائے گا۔

مسئلہ نمبر۲۶

جس پانی کا رنگ یا بو یا ذائقہ نجاست کی وجہ سے تبدیل ہو جائے اور پھر خود بخود (اس کی تبدیلی ختم ہو جائے اور) اپنی سابقہ حالت اختیار کر لے تو پاک نہیں ہو گا لیکن اگر (۱) پانی جاری ہو۔ (۲) یا زمین سے پھوٹ کر نکلا ہو۔ (۳) یا بارش کے دوران بارش والے پانی سے متصل ہو۔ یا (۴) خود بارش اس پر پڑے۔ یا آب کر سے متصل ہو تو پاک سمجھا جائے گا۔

مسئلہ نمبر۲۷

ٹھہرا ہوا پانی (جیسے حوض کا پانی) اگر کر کی مقدار نہ ہو اور نجاست سے متصل ہو جائے تو نجس ہو جائے گا۔ اور پھر کر یا جاری سے متصل ہو جانے سے پاک ہو جائے گا۔

بشرطیکہ کر کا پانی یا جاری پانی اس میں مل جائے اسی طرح اگر بارش براہ راست یا چھت کے سوراخ سے اس پر پڑے اور یہ پانی بارش ہونے ہی کی حالت میں اس سے مل جائے تو پاک ہو جائے گا البتہ بنابر احتیاط لازم ہے کہ دونوں پانی مخلوط ہو جائیں۔ اگرچہ بعض علماء فقط اتصال کو کافی جانتے ہیں۔

نوٹ:۔ گذشتہ مسائل میں نجس پانی میں پاک پانی کے مل جانے کی شرط کا ذکر ہوا ہے۔ یہ بنابر احتیاط لازم ہے۔ اور بعض علماء صرف اتصال ہی کو کافی جانتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ۲۸

جس پانی کے متعلق معلوم نہیں نجس ہے یا پاک، تو اسے پاک سمجھا جائے گا۔ لیکن اگر یہ معلوم ہو کہ سابق میں پانی نجس تھا تو جب تک اس کے پاک ہونے کا علم نہ ہو۔ اس پر نجاست کا حکم جاری رہے گا۔

مسئلہ نمبر ۲۹

ضرورت کے بغیر نجس پانی کا پینا حرام ہے۔ اور یہی حکم ہر نجس چیز کے لئے ہے!

نجاسات کے اقسام

مسئلہ نمبر ۳۰

نجاسات بارہ ہیں۔

اول و دوم۔ پیشاب و پاخانہ انسان کا اور ہر حرام گوشت جانور کا جو خون جہندہ

رکھتا ہو خون جہندہ کا مقصد یہ ہے کہ ذبح کے وقت اس کا خون دھار مار کر نکلتا ہے۔ چاہے اس جانور کا گوشت اصلی طور پر نجس ہو جیسے حیوانات درندہ، یا کسی سبب سے نجس ہو جائے جیسے حیوان نجاست خوار یا وہ حیوان جس سے (نعوذ باللہ) انسان نے وطی کی ہو۔ یا وہ گوسفند جس نے خنزیر کا اس قدر دودھ پی لیا ہو کہ اس سے اس کا گوشت بن گیا ہو اور ہڈیاں مضبوط ہو چکی ہوں، اور احتیاط لازم کی بناء پر دوسرے حلال گوشت جانوروں کو بھی اس حکم میں گوسفند کے ساتھ ملحق کیا جائے گا۔ اور اقویٰ یہ ہے کہ حرام گوشت، پرندوں کا فضلہ پاک ہے اور اس سے بچنا احوط ہے۔ خصوصاً چمگادڑ کے پیشاب وفضلہ سے۔

مسئلہ نمبر ۳۱

سوم:۔ منی، ہر اس جانور کی جو خون جہندہ رکھتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۲

چہارم۔ مردار۔ ہر اس جانور کا جو خون جہندہ رکھتا ہو چاہے خود بخود مر جائے یا غیر شرعی طریقہ سے ذبح کیا جائے۔ لیکن جن اجزاء میں روح حلول نہیں کرتی جیسے پشم، اون، بال، سینگ، دانت، اور ہڈی نجس نہیں ہیں۔ لیکن اگر ان میں سے کسی چیز کو مردار کی تری لگ جائے تو اس کو پاک کرنا لازم ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۳

اگر انسان یا خون جہندہ رکھنے والے جانور سے اسکی زندگی میں گوشت یا روح رکھنے والی کوئی اور چیز جدا کی جائے تو وہ نجس ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۴

ہونٹوں کی کھال یا جسم کے کسی اور حصہ کی کھال جس کے اتر جانے کا وقت آ پہنچا ہو۔ اگر اس کو اتار بھی لیں تو بھی پاک ہے۔ لیکن احتیاط غیر لازم یہ ہے کہ اس کے نوچنے کے بعد اس جگہ سے اجتناب کرے۔

مسئلہ نمبر ۳۵

مردار کا چمڑا، چربی اور گوشت کی خرید و فروخت حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۶

پنجم خون، انسان اور ہر خون جہندہ رکھنے والے جانور کا۔

مسئلہ نمبر ۳۷

حلال گوشت جانور کو اگر شرعی طریقے سے ذبح کیا جائے۔ اور معتاد خون جو ذبح کے وقت نکلنا چاہئے، نکل جائے تو حلال اجزاء میں باقی رہ جانے والا خون پاک ہے، لیکن جو خون حرام اجزاء میں رہ گیا ہے احتیاط لازم یہ ہے۔ کہ اس سے اجتناب کرے۔ البتہ اگر جانور کا سر بلندی پر ہونے کی وجہ سے یا اس کے سانس لینے کی وجہ سے خون بدن میں واپس لوٹ جائے تو نجس ہے۔

مسئلہ نمبر ۳۸

اگر کوئی شخص اپنے بدن یا لباس یا کسی جگہ پر خون دیکھے اور شک کرے کہ آیا یہ خون حیوان کا ہے یا کسی اور چیز کا۔ یا خون جہندہ رکھنے والے جانور کا ہے۔ یا کسی دوسرے جانور کا تو اس صورت میں یہ خون پاک سمجھا جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۳۹

ششم و ہفتم:۔ کتا و خنزیر، جو خشکی میں رہتے ہیں۔ حتی کہ ان کے بال، ہڈیاں اور تمام اجزاء نجس ہیں۔ لیکن وہ جانور جو دریا میں رہتے ہیں اور ان کی شکل کتے و خنزیر جیسی ہوتی ہے نجس نہیں ہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۰

ہشتم۔ کافر کا تمام بدن حتی کہ بال، ناخن، اور بدن کی تمام تری بھی نجس ہے۔ اور کافر سے مراد وہ شخص ہے جو خدا یا خدا کی وحدانیت کا منکر ہو یا حضرت رسول اکرم محمدؐ بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کو نہ مانتا ہو۔ یا ضروریات دین میں سے کسی ایک کا یہ جانتے ہوئے انکار کرے کہ یہ ضروریات دین سے ہے۔ (کہ جس کا انکار پیغمبر اکرمؐ کی نبوت کا انکار ہے) لیکن ضروریات دین اسلام میں سے کسی چیز کا انکار کرے مگر اسے جانتا نہ ہو۔ تو ایسے شخص سے احتیاطاً اجتناب کرنا چاہئے۔

مسئلہ نمبر ۴۱

جو شخص چہاردہ معصومین علیہم السلام میں سے کسی ایک کا دشمن ہو یا ان کو ناسزا کہتا ہو تو وہ بھی نجس ہے۔ اگرچہ کتنا ہی مسلمانی کا اظہار کرے۔
نیز:۔ خارجی، ناصبی اور غالی (جو شخص امیرالمومنین علیہ السلام کو خدا جانتا ہو) کے نجس ہونے میں بھی کوئی اشکال نہیں۔

مسئلہ نمبر ۴۲

نہم۔ شراب بلکہ ہر نشہ آور بالذات بہنے والی چیز نجس ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۳

انگور یا انگوروں کا پانی اگر جوش کھائیں اور ان سے ابھی دو تہائی کم نہیں ہوا تو اقویٰ یہ ہے کہ پاک ہیں۔ اور احتیاطاً ان سے اجتناب کرنا چاہیے۔ البتہ ان کا کھانا حرام ہے۔ یہ جوش چاہے خود بخود آ جائے۔ یا دھوپ، ہوا یا آگ کی وجہ سے آئے۔ لیکن اگر مذکورہ صورتوں میں یہ سرکہ میں تبدیل ہو جائیں، تو پاک ہو جائیں گے۔ نیز اگر آگ پر جوش کھانے کی صورت میں آگ پر ہی ۲/۳ حصہ کم ہو جائے۔ تو بھی پاک سمجھے جائیں گے۔

مسئلہ نمبر ۴۴

کھجور۔ کشمش۔ مویز (منقیٰ) اور ان کا پانی اگر جوش کھالیں تو یہ پاک اور ان کا کھانا حلال ہے۔ اگرچہ ان سے اجتناب بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۵

دہم فقاع، جسے "آب جو" بھی کہتے ہیں نشہ آور اور حرام ہے۔ احادیث میں اس سے اجتناب کرنے کی تاکید وارد ہوئی ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۶

"ماء الشعیر" (جو کا پانی) جسے طبیب لوگ (ایک خاص طریقے سے) علاج کے لئے تیار کرتے ہیں۔ "فقاع" نہیں ہے، پاک اور حلال ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۷

یازدہم:۔ جنب از حرام کا پسینہ۔ بنابر احتیاط لازم نجس ہے۔ خواہ جماع کرنے کی حالت میں آئے یا اس کے بعد، اور فعل حرام عورت کے ساتھ ہو یا مرد کے ساتھ لواطہ ہو یا حیوانات سے وطی مشت زنی ہو یا کوئی ایسا طریقہ کار جس کی حرمت ذاتی ہے۔ بلکہ احتیاط لازم یہ ہے کہ اس جنب کے پسینہ سے بھی پرہیز کرے۔ جس کی حرمت عرضی ہے۔ مثلاً اپنی بیوی کے ساتھ حیض کے ایام میں جماع کرے۔ یا روز معین (مثل ماہ رمضان) کے روزہ کی حالت میں یا ظہار کے دنوں میں کفارہ ادا کرنے سے قبل جماع کرے۔

مسئلہ نمبر ۴۸

جنب از حرام کے پسینہ میں نماز پڑھنی ناجائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۹

جو پسینہ مجنب از حرام کے غسل کرنے کی حالت میں خارج ہوتا ہے بنابر احتیاط لازم نجس ہے۔ لہذا یا تو بدن کو پسینہ سے پاک کرنے کے بعد ٹھنڈے پانی سے غسل کرے یا گرم پانی میں اس طریقہ سے غسل ترتیبی کرے کہ اعضاء دھونے سے قبل نجس نہ ہو جائیں۔

مسئلہ نمبر۵۰

دوازدہم نجاست خوار اونٹ کا پسینہ بلکہ بنا بر احتیاط لازم ہر نجاست خوار حیوان کا پسینہ نجس ہے۔

جن مسائل کا تعلق نجاسات سے ہے

مسئلہ نمبر۵۱

کسی چیز کی نجاست مندرجہ ذیل طریقوں سے ثابت ہوتی ہے۔

۱۔ خود انسان کو نجاست کا علم ہو جائے۔

۲۔ جس شخص کے اختیار میں کوئی چیز ہو اور وہ اس کے نجس ہونے کی خبر دے۔

۳۔ دو عادل کسی چیز کی نجاست کی گواہی دیں۔ اور اگر ایک عادل خبر دے تو اس میں اشکال ہے۔ البتہ احتیاط یہ ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے۔

مسئلہ نمبر۵۲

کسی چیز کے نجس ہونے میں وسواس پیدا ہو جائے کہ نجس ہے۔ یا پاک تو اس کے بارہ میں عام لوگوں کی روش کو دیکھا جائے گا۔ اور جب تک کسی چیز کا نجس ہونا یقینی طور پر معلوم نہ ہو جائے۔ اسے پاک سمجھا جائے گا۔ اور اسی طرح جب تک کسی نجس چیز کا پاک ہونا یقینی نہ ہو اسے نجس سمجھا جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۵۳

مسجد سے نجاست کو دور کرنا واجب اور اس میں تاخیر کرنا ناجائز ہے اور نجس کرنا حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۴

مشاہد مشرفہ (معصومین علیہم السلام کے روضے) بنابر احتیاط مساجد کا حکم رکھتے ہیں یعنی ان کا نجس کرنا حرام اور پاک کرنا واجب ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۵

قرآن مجید کے ورق اور خط بلکہ جلد تک کو نجس کرنا ناجائز ہے۔ اور اگر ان میں سے کوئی چیز نجس ہو جائے تو اس کا پاک کرنا واجب ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۶

جو تربت (مٹی) حضرت سید الشہداء امام حسین السلام یا حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا کسی اور امام ؑ کی قبر اطہر سے اٹھائی جائے اگر وہ نجس ہو جائے تو اسے بھی پاک کرنا واجب ہے۔

مسئلہ نمبر ۵۷

کوئی شخص نجس چیز کو پاک کئے بغیر نہیں کھا سکتا۔ اسی طرح غذا کھانے کا برتن اگر غذا کو

نجس کرتا ہے تو اسے بھی پاک کیے بغیر اس میں غذا نہیں کھائی جا سکتی۔

مطہرات

مطہرات یعنی پاک کرنے والی چیزیں (۱۴ ہیں)

مسئلہ نمبر ۵۸

۱۔ پانی:۔ چند شرائط کے ہوتے ہوئے پانی ہر نجس چیز کو پاک کرتا ہے۔ اور اگر پانی نجس ہو جائے تو آب کر یا آب جاری سے اتصال پیدا کرنے کے ساتھ پاک ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر اس پر بارش برسے تو بھی پاک ہو جاتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ کر کا پانی یا جاری پانی یا بارش کا پانی اس نجس پانی میں مل جل جائے۔ اور پانی کے علاوہ دوسری سیال چیزیں اس وقت تک پاک نہیں ہوں گی جب تک آب کر یا آب جاری میں گھل مل نہ جائیں۔

مسئلہ نمبر ۵۹

پانی ان شرائط کے ساتھ نجس چیز کو پاک کرتا ہے۔

۱۔ پاک ہو

۲۔ مطلق ہو اور نجس مقام پر پہنچنے کے بعد بھی مضاف نہ ہو جائے۔

۳۔ عین نجاست (حتیٰ کہ نجاست کے چھوٹے چھوٹے ذرات بھی) زائل ہو جائیں، لیکن نجاست کا رنگ بو یا ذائقہ دور ہونا ضروری نہیں۔

۴۔ پاک کرنے کے دوران نجاست کا رنگ یا بو یا ذائقہ اس (پانی) میں نہ آ جائے۔

مسئلہ نمبر ۶۰

اگر لباس یا بدن وغیرہ پیشاب کی وجہ سے نجس ہو جائے تو آب قلیل میں دو مرتبہ دھونے سے پاک ہو جائے گا۔ لیکن اگر دودھ پینے والے بچے کے پیشاب سے جو ابھی غذا خور نہیں ہوا۔ اور اس کی دودھ پلانے والی بھی مسلمان ہے۔ نجس ہو جائے تو نجس مقام پر ایک مرتبہ پانی ڈالنے سے پاک ہو جائے گی۔ اور بہتر یہ ہے۔ کہ احتیاطاً اس پر بھی دو مرتبہ پانی ڈالا جائے۔ البتہ اگر مذکورہ بالا صورتوں میں نجس جگہ کو کر یا آب جاری میں پاک کیا جائے۔ تو صرف ایک مرتبہ کافی ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۱

نجس برتن کو آب قلیل میں تین مرتبہ دھونا چاہئے۔ البتہ آب کر یا جاری میں ایک مرتبہ دھونا کافی ہے لیکن جس برتن کو کتے نے چاٹ لیا ہے یا اس سے پانی پی لیا ہے تو چاہئے کہ پہلے اس کو پاک مٹی سے مانجھا جائے اور بعد میں ایک مرتبہ آب کر میں یا دو مرتبہ آب قلیل میں دھویا جائے۔ اور جس برتن میں کتے کی رال گر گئی ہو تو بناء بر احتیاط واجب اسے پاک مٹی سے مانجھنے کے بعد ۳ مرتبہ آب قلیل "یا ایک مرتبہ آب گرم" سے دھویا جائے تو پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۶۲

کسی چیز کو آب قلیل سے پاک کرنے کی صورت میں شرط ہے کہ دھوون کا پانی عادتاً نجس مقام سے جدا ہو جائے۔ لہذا بدن یا اس جیسی چیزیں (کہ پانی جس کے اندر جذب نہیں ہوتا) پانی کے ڈالنے اور اس کے جدا ہونے کے بعد پاک ہو جاتی ہیں۔ لیکن لباس اور فرش وغیرہ کو (جن میں پانی جذب ہو جاتا ہے) پانی ڈالنے کے

بعد نچوڑا جائے۔

مسئلہ نمبر ۶۳

۲۔ زمین۔ پاؤں اور جوتے کے تلوے زمین پر چلنے یا اس پر ملنے سے پاک ہو جاتے ہیں۔ بشرطیکہ:۔

۱۔ جس زمین پر چل رہا ہے یا پیر کو اس پر مل رہا ہے پاک اور خشک ہو۔

۲۔ پاؤں یا جوتے کو راہ چلتے ہوئے نجاست لگی ہو۔ لہٰذا جو نجاست خارج سے لگ جائے احوط یہ ہے کہ وہ پانی سے پاک ہو گی۔ اور جس زمین پر چل رہا ہے چاہے وہ مٹی والی ہو یا پتھریلی ہو یا ریتلی ہو یا پتھر، سیمنٹ یا اینٹوں سے فرش شدہ ہو ـــ مگر تار کول والی سڑک یا لکڑی سے فرش شدہ زمین پر چلنے سے پاک ہونا محل اشکال ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۴

پاؤں یا جوتے کے تلوے کے پاک ہونے کے لئے بہتر یہی ہے کہ پندرہ (۱۵) یا اس سے زیادہ قدم زمین پر چلے چاہے نجاست ہی دور ہو جائے۔ نجاست رگڑنے ہی سے ـــ لیکن اگر اس مقدار میں چلنے سے پہلے ہی نجاست دور ہو جائے۔ تو کافی ہے۔ مگر چلنا یا رگڑنا ضروری ہے۔

مسئلہ نمبر ۶۵

۳۔ سورج زمین اور دوسری غیر منقولہ چیزوں کو پاک کرتا ہے۔ جیسے مکان اور دیواریں اور تمام وہ چیزیں جو ان سے متصل ہیں۔ یعنی دروازے، لکڑیاں، میخیں، چونا، مٹی، یا جو چیزیں عمارت پر لگی ہوئی ہیں۔ اسی طرح وہ درخت اور گھاس جو ابھی کاٹے نہیں گئے بلکہ زمین سے متصل ہیں۔ وہ بھی دھوپ پڑنے سے پاک ہو جاتے ہیں۔

مسئلہ نمبر۶۶

سورج ان پانچ شرائط کے ساتھ نجس چیزوں کو پاک کرتا ہے۔

۱۔ مقام اتنا تر ہو کہ اگر کوئی دوسری چیز اس سے لگے تو وہ بھی تر ہو جائے۔ اور صرف اسے دھوپ ہی خشک کرے۔

۲۔ اگر اس میں تری کے علاوہ کوئی اور عین نجاست ہو تو سورج کے خشک کرنے سے پہلے اسے دور کیا جائے۔

۳۔ نجس مقام دھوپ ہی کے پڑنے سے خشک ہو۔

۴۔ دھوپ کے پڑنے سے بادل یا کوئی اور چیز مانع نہ ہو۔

۵۔ دھوپ براہ راست اس پر پڑے۔ لہٰذا اگر کوئی مانع ہو تو اسے دور کیا جائے اور اگر دھوپ، شیشہ سے گزر کر نجس مقام پر پڑے یا سورج کا نور آئینہ سے منعکس ہو کر اس پر پڑے تو اس کے پاک ہونے میں اشکال ہے۔

مسئلہ نمبر۶۷

آفتاب نجس چیز کے باطن کو تین شرائط کے ساتھ پاک کرتا ہے۔

۱۔ نجس چیز کا باطن اور اندرونی حصہ ظاہر اور بیرونی سے متصل ہو۔

۲۔ مقام نجس تر ہو اور دھوپ ہی اسے خشک کرے۔

۳۔ آفتاب اس کے ظاہر اور باطن کو ایک ہی وقت میں خشک کرے۔

مسئلہ نمبر۶۸

۴۔ استحالہ یعنی کسی چیز کی حقیقت تبدیل ہو کر پاک چیز کی حقیقت اختیار کرے تو وہ پاک ہو جاتی ہے۔ جیسے پاخانہ مٹی بن جائے یا نجس لکڑی جل کر راکھ ہو جائے یا نجس

پانی بخارات کی صورت اختیار کرلے۔
نیز۔ استحالہ سے عین نجاست اور نجس چیز دونوں پاک ہو جاتی ہیں۔

مسئلہ نمبر ۶۹

جو عین نجس یا نجس شدہ چیز بخارات بن جانے کے بعد اوپر جاکر پھر عرق اور پانی کی صورت اختیار کرلے تو احتیاطاً لازم یہ ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے۔

مسئلہ نمبر ۷۰

حمام کا عرق کہ جس کے متعلق پوری طرح علم نہ ہو کہ نجس پانی سے ہے یا پاک سے تو پاک سمجھا جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۷۱

اگر عین نجس یا نجس شدہ چیز کے صرف اوصاف تبدیل ہو جائیں۔ (اور حقیقت نہ بدلے) تو استحالہ نہیں ہو گا. جیسے نجس گندم کا آٹا خمیر یا روٹی بنا دیا جائے یا نجس دودھ کا پنیر بنایا جائے تو اس صورت میں نجس چیزیں پاک نہیں ہوں گی ـــــ!

مسئلہ نمبر ۷۲

۵۔ انقلاب۔ جیسے شراب سرکہ بن جائے. چاہے خود بخود سرکہ بن جائے یا کسی اور طریقے سے جیسے اس میں تھوڑا سا نمک ڈال دیں تاکہ وہ سرکہ بن جائے۔ تو پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۷۳

۶۔ دو تہائی کم ہونا۔ یعنی انگوروں کا پانی جوش کھائے نجس ہو جائے گا۔ اور پھر اس کا ۲/۳ حصہ کم ہو جائے تو باقی ۱/۳ حصہ پاک ہو جائے گا۔ جب کہ یہ مانا جائے کہ آب انگور جوش کھانے کے بعد نجس، ہو جاتا ہے، مگر گذشتہ مسائل میں بیان ہو چکا ہے کہ۔ احتیاط: اس کے دو تہائی کم ہونے سے پیشتر پاک سمجھنا بہتر ہے۔ لیکن جب بھی اس کو جوش آ جائے گا اس کا پینا حرام ہو جائے گا۔ پھر اس کے ۲/۳ کم ہو جانے سے پینا حلال ہو جائے گا۔ بشرطیکہ آگ سے جوش کھائے اور اگر خود بخود یا دھوپ یا ہوا سے اسے جوش آ جائے تو پینا حرام ہو جائے گا۔ اور بنا بر احتیاط لازم اس وقت تک حلال نہیں ہو گا جب تک کہ سرکہ نہ بن جائے۔
نیز:۔ اسی طرح ہے جب کہ اس کے دو ثلث آگ کے علاوہ کسی اور وجہ سے کم ہو جائیں۔

مسئلہ نمبر ۷۴

جس کشمش، منقیٰ یا کھجور کو (زردہ) پلاؤ یا سالن میں ڈالتے ہیں اس کا کھانا جائز ہے اگرچہ کتنا بھی جوش آ جائے۔

مسئلہ نمبر ۷۵

کشمش اور کھجور کا پانی جوش کھانے سے نجس نہیں ہوتا۔ اور بنا بر اقویٰ حرام بھی نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر ۷۶

۷۔ انتقال۔ یعنی اگر انسان یا خون جہندہ رکھنے والے جانور کا خون، خون جہندہ نہ رکھنے والے جانور کے جسم میں چلا جائے اور اسی ہی کا خون شمار ہونے لگے تو پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر۷۷

۸۔ اسلام۔ کافر کا بدن، اس کی رطوبات جو اس کے بدن میں ہیں پاک کر دیتا ہے۔ جیسے آب دہان پسینہ وناک کا پانی۔

مسئلہ نمبر۷۸

۹۔ کافر کا کلمہ شہادتین (اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہنا اس کے مسلمان ہونے کے لئے کافی ہے۔ لیکن اس صورت میں مسلمان اور پاک نہیں ہو گا جب کلمہ شہادتین بھی کہے اور اس کلمہ کی ضد بھی۔ اور مرتد ملی اور مرتد فطری بنا بر اقوئی توبہ کرنے سے پاک ہو جاتے ہیں اور ان کی عبادت بھی قبول ہے۔

مسئلہ نمبر۷۹

تبعیت - یعنی بعض نجس چیزیں دوسری نجس چیزوں کے پاک ہو جانے سے پاک ہو جاتی ہیں۔ جیسے کافر کے مسلمان ہو جانے سے اس کے منہ اور ناک کی رطوبات بھی پاک ہو جائیں گی۔ اور کافر بچہ کے ماں باپ یا کسی ایک کے مسلمان ہو جانے سے وہ بھی ان کی تابعیت میں پاک ہو جائے گا۔ اور میت کو غسل دینے والے کے ہاتھ اور وہ پتھر یا تختہ جس پر میت کو غسل دیا جاتا ہے۔ اور وہ کپڑا جس سے غسل دینے کے وقت میت کی شرم گاہ کو چھپایا جاتا ہے۔ غسل تمام ہونے کے بعد پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ نمبر ۸۰

۱۰۔ عین نجاست کا دور ہونا؟ اگر حیوان (نہ کہ انسان) کے بدن سے عین نجاست خود بخود یا کسی سبب سے زائل ہو جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے، جیسے پرندے کی چونچ یا بلی کے منہ پر لگی ہوئی نجاست دور ہو جائے اور رطوبت بھی خشک ہو جائے تو وہ پاک ہو جائیں گے۔ اور اسی طرح اگر یہ مانا جائے کہ انسان کے اعضاء کا اندرونی حصہ نجس ہو جاتا ہے تو وہ عین نجاست کے دور ہو جانے سے پاک ہو جائے گا۔ جیسے منہ، ناک اور کان کا اندرونی حصہ عین نجاست کے دور ہو جانے کے بعد پاک ہو جائے گا

لہٰذا نجس دوا یا غذا کھانے کے بعد جب بھی اسے نگلے گا تو منہ خود بخود پاک ہو جائے گا اور منہ یا دانتوں کو پاک کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر دانت مصنوعی ہوں اور نجس دوا یا غذا ان کو لگ جائے تو احتیاطاً ان کو پاک کرے اسی طرح اگر دانتوں کی جڑوں یا کسی اور جگہ سے خون نکل آئے اور خود بخود ختم ہو جائے تو منہ کو دھونے اور پاک کرنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ نمبر ۸۱

۱۱۔ نجاست خوار حیوان کا استبراء

جو حیوان نجاست کھانے کا عادی ہو جائے تو وہ نجس ہے۔ اور اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے اتنی مدت نجاست کھانے سے روکا جائے کہ پھر اسے نجاست خوار نہ کہا جا سکے اور اسے اس مدت میں پاک غذا دی جائے۔ لیکن احتیاط اس میں ہے کہ اونٹ کو چالیس روز، گائے کو تیس روز، گوسفند کو دس روز، مرغابی کو پانچ روز اور مرغی کو تین روز نجاست کھانے سے روکا جائے اور انھیں ان ایام میں پاک غذا دی جائے۔ اور دوسرے جانوروں میں نجاست خوار ہونے کا نام زائل ہو جائے تو کافی ہے۔

احکام ظروف

مسئلہ نمبر ۸۲

۱۲۔ استنجاء کے ڈھیلے۔ اس کی شرح آگے (بیت الخلاء) کے احکام میں آئے گی۔

مسئلہ نمبر ۸۳

۱۳۔ خون کا نکلنا. یعنی جانور کو ذبح کرنے کے بعد عادتاً جو خون اس سے نکلنا چاہیے نکل جائے تو اعضاء وجوارح میں رہ جانے والا بقیہ خون پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۸۴

۱۴۔ غیبت مسلم (یعنی جب کسی مسلمان کا بدن یا لباس یا برتن وغیرہ جو اس کے قبضہ میں ہیں نجس ہو جائیں گے اور وہ شخص آنکھوں سے اوجھل ہو جائے تو اس کی مذکورہ چیزیں اس کے لوٹنے کے بعد پاک سمجھی جائیں گی۔ بشرطیکہ۔

۱۔ اسے علم ہو کہ میرا لباس یا بدن وغیرہ نجس ہو چکا ہے۔

۲۔ جو چیز اس کے بدن یا لباس سے لگی ہو اس کو نجس جانتا ہو۔

۳۔ اس چیز کو ایسے کام میں استعمال کرتا ہو جس میں طہارت شرط ہے۔ مثلاً اس لباس میں نماز پڑھتا ہو۔

۴۔ اس کو یہ علم بھی ہو کہ جس کام کو اس لباس سے انجام دے رہا ہوں، اس میں طہارت شرط ہے۔

۵۔ اس کے متعلق یہ احتمال بھی ہو کہ اس نے اسے پاک کیا ہو گا۔

۶۔ بنابر احتیاط واجب وہ بالغ بھی ہو۔

ظروف کے بعض احکام

مسئلہ ۸۵

اگر کوئی برتن کتے، خنزیر یا مردار کے چمڑے سے بنایا جائے تو اس میں کھانا پینا حرام ہے۔ اور اسی طرح اسے وضو غسل اور ان چیزوں میں کہ جن میں پاک ہونا شرط ہے استعمال نہ کیا جائے، بلکہ احتیاط لازم اس میں ہے کہ مذکورہ نجس العین چمڑے کو کسی بھی استعمال میں نہ لایا جائے۔

مسئلہ ۸۶

سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا اور اسے کمرہ کی زینت بنا کر رکھنا بھی حرام ہے، بلکہ انہیں محفوظ رکھنا اگرچہ استعمال میں بھی نہ لایا جائے حرام ہے۔ بنابر احتیاط مستحب اور اسی طرح ان کی خرید وفروخت ان کا بنانا اور بنانے کی اجرت لینا (بھی حرام ہے)

بیت الخلاء کے احکام

مسئلہ ۸۷

پیشاب، پاخانہ کرتے وقت بلکہ ہر حالت میں انسان پر واجب ہے کہ وہ اپنی شرم گاہ کو دوسرے لوگوں سے چھپائے، خواہ ماں باپ اور اولاد ہو۔ بلکہ دیوانہ اور طفل ممیز (اچھے برے کی تمیز کرنے والے بچے) سے بھی چھپانا واجب ہے۔ اور ہر مکلف پر حرام ہے کہ وہ دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھے البتہ میاں، بیوی، لونڈی اور غیر ممیز بچے سے چھپانا واجب نہیں۔

مسئلہ ۹۱

ذیل کی ان صورتوں میں پاخانہ کا مقام صرف پانی ہی سے پاک ہو سکتا ہے۔

۱۔ جبکہ پاخانہ کے ساتھ کوئی اور نجاست مثل خون، وغیرہ کے باہر آئے۔

۲۔ نجاست مقام مخصوص کے اطراف تک پہنچ جائے جہاں عادتاً نہیں پہنچنا چاہئے۔

۳۔ کوئی نجاست خارج سے مقام مخصوص پر لگ جائے۔

مسئلہ ۹۲

مقام پاخانہ کو پانی سے پاک کرنا، پتھر، ڈھیلے اور کپڑے وغیرہ سے پاک کرنے سے بہتر ہے۔ اور پانی سے پاک کرنے میں یہ شرط نہیں کہ اسے کتنی مرتبہ دھویا جائے البتہ اتنا دھوئے کہ نجاست کا کوئی، ذرہ باقی نہ رہے۔

استبراء

مسئلہ ۹۳

مردوں کے لئے مستحب ہے کہ وہ پیشاب کرنے کے بعد استبراء کریں اور اسکا بہتر طریقہ یہ ہے کہ جب پیشاب سے فارغ ہو جائے تو بائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی کو مخرج کے مقام پر رکھ کر آلہ تناسل کی جڑ تک کھینچے اس کے بعد انگوٹھے کو آلہ تناسل پر اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو اس کے نیچے رکھ کر تین مرتبہ زور سے کھینچے اور اس کے بعد تین مرتبہ آلہ تناسل کے سر کو نچوڑے۔

مسئلہ ۹۴

استبراء کا فائدہ یہ ہے کہ اگر کوئی تری اس کے بعد خارج ہو اور شک پیدا ہو جائے کہ یہ پیشاب ہے یا (منی کے علاوہ) کوئی اور تری تو اس صورت میں اس رطوبت کو پاک سمجھا جائے گا۔ اور جو وضو کیا گیا ہے وہ بھی باطل نہیں ہو گا اور عورت کے لئے

مسئلہ ۸۸

قبلہ کی طرف منہ یا پشت کر کے پیشاب، پاخانہ کرنا حرام ہے صرف شرم گاہ کو قبلے سے موڑ لینا کافی نہیں جبکہ منہ یا پشت قبلہ کی طرف ہو۔ اور اگر بدن کا اگلا حصہ یا پشت قبلہ کی طرف نہ ہو تو اس وقت بھی احتیاط واجب اسی میں ہے کہ شرم گاہ کو قبلہ کی طرف نہ کرے۔

مسئلہ ۸۹

پیشاب کے مقام کو کسی صورت میں بھی پانی کے سوا، پاک نہیں کر سکتا۔ اور پانی کے ساتھ دو مرتبہ دھونا بنا بر احتیاط واجب ہے اور تین مرتبہ افضل ہے۔

مسئلہ ۹۰

پاخانہ کا مقام دو طرح سے پاک ہو سکتا ہے۔

۱۔ پتھر ڈھیلے یا کپڑے یا ایسی چیز سے جو نجس کو پاک کر سکتی ہو (سوائے ہڈی، گوبر اور قابل احترام چیزوں کے) لیکن شرط یہ ہے کہ

۱۔ پاک کنندہ چیز خود پاک ہو۔

۲۔ اور اس میں سرایت کرنے والی تری بھی نہ ہو۔

۳۔ اور احتیاط لازم کی بنا پر تین دفعہ سے کم بھی استعمال نہ ہو اگرچہ مقام نجس ایک یا دو مرتبہ کے استعمال سے پاک ہو جائے۔

۴۔ احتیاط لازم یہ ہے کہ پتھر یا کپڑا یا ڈھیلے تین عدد ہونے چاہئیں۔ اگر تین عدد سے پاک نہ ہو تو پھر اتنی مقدار زیادہ کرے کہ جس سے وہ مقام صاف ہو جائے لیکن اگر چھوٹے چھوٹے معمولی ذرے رہ جائیں جو دیکھنے میں نہ آئیں تو کوئی حرج نہیں

(۲) ۔ پانی۔

استبراء نہیں ہے۔ اور اگر کوئی تری اس سے خارج ہو جائے تو وہ بھی پاک سمجھی جائے گی۔

نواقض وضو

مسئلہ ۹۵

جو چیزیں وضو کو توڑ دیتی ہیں (نواقض وضو کہلاتی ہیں اور وہ تعداد میں) دس ہیں ۱۔ ۲ پیشاب، پاخانہ ۳۔معدہ اور آنتوں کی ہوا جو پاخانہ کے مقام سے خارج ہو ۴۔ نیند کہ جس سے آنکھ نہ دیکھ سکے اور کان نہ سن سکیں ۵۔ جو چیزیں انسان کی عقل کو ختم کر دیتی ہیں۔ ۶۔ حیض ۷۔ نفاس ۸۔ استحاضہ ۹۔ جنابت ۱۰۔ مس میت، بنابر احتیاط لازم۔

جن چیزوں کے لئے وضو واجب ہوتا ہے

مسئلہ ۹۶

چند چیزوں کے لئے وضو لازم ہوتا ہے۔

۱۔ نماز بھولے ہوئے تشہد اور سجدہ کی قضاء بلکہ بنابر احتیاط لازم سجدہ سہو کے لئے البتہ نماز میت کے لئے وضو شرط نہیں۔

مسئلہ ۹۷

۲۔ طواف واجب کے لئے۔

مسئلہ ۹۸

قرآن مجید کے حروف وکلمات کو چھونے کے لئے اور یہی حکم ہے اللہ تعالیٰ اور اس

(کی صفات مخصوصہ) کے ناموں اور انبیاء کرام"، آئمہ معصومین" اور بنا بر احتیاط لازم حضرت فاطمہ الزہرا" علیہا السلام کے اسماء مبارکہ کو مس کرنے کے لئے بھی وضو کرنا چاہئے۔۔۔!

مسئلہ ۹۹

نذر، عہد اور قسم کی وجہ سے وضو واجب ہو جاتا ہے اگرچہ اس سے مقصود باطہارت رہنے کے علاوہ اور کچھ نہ ہو۔

واجبات وضو

مسئلہ ۱۰۰

وضو میں چند چیزیں واجب ہیں!

۱۔ نیت۔ وضو کرنے والے کا قصد قربۃ الی اللہ ہو۔ اور جس غرض کے لئے وضو کر رہا ہے اس کا بھی قصد کرے مثلاً نماز یا حروف قرآن کے مس کرنے کے لئے اور اگر صرف حدث کے دور ہونے کا قصد کرے تو بھی کافی ہے۔۔۔!

۲۔ منہ کا دھونا۔ منہ کو اوپر سے نیچے دھوئے اور لمبائی میں سر کے بالوں کے اگنے کی جگہ سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور چوڑائی میں جو جگہ انگوٹھے اور درمیانی انگلی کے درمیان آجائے۔ ڈاڑھی اور مونچھوں کے نیچے والے چمڑے کو دھونا واجب نہیں صرف ان کے ظاہر کو دھونا واجب ہے۔ جبکہ ڈاڑھی یا مونچھوں کے بال اتنے ہوں کہ تمام چمڑے کو چھپائے ہوئے ہوں ورنہ جو جگہ ظاہر ہے اس کو دھونا ضروری ہے۔

۳۔ ہاتھوں کا دھونا۔ پہلے دائیں ہاتھ کو کہنی سے لیکر انگلیوں کے سرے تک اور پھر اسی طرح بائیں ہاتھ کو دھونا۔

۴۔ سر کا مسح دائیں ہاتھ سے سر کے اس حصہ پر جو پیشانی کے اوپر ہے مسح کرنا چاہئے۔ بالوں پر کیوں نہ ہو بشرطیکہ بال اتنے لمبے نہ ہوں کہ اپنی جگہ سے بڑھ چکے ہوں۔ اور یہ بھی واجب ہے کہ وضو کی اس تری سے مسح کرے جو ہتھیلی پر موجود ہے۔ اور افضل یہ

ہے کہ تین انگلیوں کو سر پر رکھ کر ایک انگلی کی مقدار میں نیچے کو کھینچے اور احتیاطاً دائیں ہاتھ سے سر کا مسح کرے۔

۵۔ پاؤں کا مسح:۔ انگلیوں کے سرے سے لے کر پشت قدم کی ابھری ہوئی جگہ تک اور احوط یہ ہے کہ ٹخنوں تک مسح کرنا چاہئے۔ اگر ایک انگلی سے مسح کرے تو بھی کافی ہے لیکن احوط یہ ہے کہ تین انگلیوں سے مسح کرے۔ اور افضل یہ ہے کہ تمام پاؤں کا مسح کرے۔

نیز۔ احوط ہے کہ دائیں پاؤں کا دائیں ہاتھ سے اور بائیں پاؤں کا بائیں ہاتھ سے مسح کرے۔

مسئلہ ۱۰۱

منہ اور ہاتھوں کو دھونے میں ضروری ہے کہ اتنا پانی ان پر ڈالے کہ وہ بہنے لگے اگرچہ ہاتھ کی مدد سے ہو۔ اور اگر صرف تر ہاتھوں کو ان پر پھیر دے تو کافی نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۱۰۲

اگر منہ اور ہاتھوں میں سے سوئی کی نوک برابر بھی کوئی جگہ دھونے سے رہ جائے تو وضو صحیح نہیں ہوگا۔ لہذا متوجہ رہنا چاہئے کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی جگہ دھونے سے رہ جائے۔

مسئلہ ۱۰۳

مقام مسح پر مسح کرنے کا نشان ظاہر ہونا چاہئے۔ لہذا اگر مسح کی جگہ اتنی تر ہو کہ مسح کرنے کا کوئی اثر اس پر ظاہر نہ ہو تو پہلے اسے خشک کرے اور بعد میں اس پر مسح کرے۔ نیز مسح کرتے وقت ماسح (ہاتھ) کو ممسوح (سر، پاؤں) پر کھینچے اور اگر ممسوح کو بھی ماسح کے ساتھ کھینچے تو وضو باطل ہے۔

شرائط وضو

مسئلہ ۱۰۴

وضو کے صحیح ہونے کی چند شرطیں ہیں۔

۱۔ ۲وضو کا پانی پاک اور مطلق (مضاف نہ) ہو۔

۳۔ اعضاء وضو اور مقام مسح کا پاک ہونا اور اگر نجس شدہ مقام کو پہلے پاک کرتا جائے۔ اور بعد میں دھوتا جائے اور مسح کرتا جائے تو بھی کافی ہے۔ البتہ بدن کے دوسرے اعضاء کا پاک ہونا وضو کے صحیح ہونے کے لئے ضروری نہیں۔

۴۔ پانی کے پہنچنے سے کوئی چیز مانع نہ ہو اور اگر شک کرے کہ کوئی چیز مانع ہے یا نہ؟ تو اس قدر جستجو کرے کہ اسے اطمینان حاصل ہو جائے کہ کوئی چیز مانع نہیں رہی۔ اور اگر بدن کی میل پانی کے پہنچنے سے مانع نہ ہو تو اسے دور کرنا ضروری نہیں۔

۵۔ وضو کا پانی، برتن، جس فضا میں وضو کر رہا ہے اور جہاں پانی گر رہا ہے سب مباح ہوں۔ اور اگر ان میں سے کوئی ایک چیز بھی غصبی ہو تو وضو صحیح نہیں ہوگا۔ اور اگر مذکورہ چیزوں کے مالک کے راضی ہونے میں شک کرے کہ مذکورہ چیزوں کا مالک راضی ہے یا نہیں تو بھی وضو باطل ہے۔

مسئلہ ۱۰۵

اگر شرائط وضو میں سے کسی ایک کی بھی رعایت نہ کی تو وضو باطل ہے، اگرچہ اس حکم سے ناواقف بھی ہو۔ البتہ غصبی ہونے کی صورت میں وضو اسی وقت باطل ہو گا جب کسی چیز کو غصبی جانتے ہوئے جان بوجھ کر استعمال کرے۔

مسئلہ ۱۰۶

بڑی نہروں سے وضو کرنا جبکہ یہ علم نہ ہو کہ مالک راضی ہے یا نہ ؟ صحیح ہے۔ ہاں اگر ان کے مالک وضو کرنے سے منع کر دیں تو اس صورت میں وضو کرنا محل اشکال ہے۔

۶۔ وضو کے پانی کا برتن سونے چاندی کا نہ ہو۔

۷۔ وضو کا پانی کسی نجس کے پاک کرنے میں استعمال نہ کیا گیا ہو اگرچہ پاک ہی کیوں نہ ہو۔ جیسے استنجاء کا وہ پانی جسے مقام استنجاء کے پاک کرنے کے بعد لیا گیا ہو۔

۸۔ پانی کے استعمال سے کوئی چیز مانع نہ ہو۔ مثلاً مرض یا پیاس وغیرہ۔

۹۔ وقت اتنا وسیع ہو کہ وضو بھی کر سکتا ہو اور نماز کے واجب اجزاء کو بھی بجالا سکتا ہو اور اگر وقت تنگ ہو تو تیمم کرے۔

۱۰۔ اپنا وضو آپ کرے اور اگر کوئی دوسرا آدمی اعضائے وضو کے دھونے یا مسح کرنے میں اس کی مدد کرے گا تو وضو باطل ہو جائے گا۔

۱۱۔ وضو کو ترتیب کے ساتھ بجالائے۔

۱۲۔ موالات یعنی اعضاء وضو کو پے در پے اس طرح دھوئے کہ عضو کے دھونے کے وقت اس سے پہلا عضو خشک نہ ہو چکا ہو۔

۱۳۔ نیت وضو کرنے والے کی خالص (قربۃ الی اللہ) ہو۔ لہٰذا اگر نیت میں ریاء (دکھاوے) کا شائبہ ہو جائے تو جس وقت بھی ریا کا دخل ہو گا وضو باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۰۷

اگر کوئی شخص شک کرے کہ میرا وضو باطل ہو گیا ہے یا نہ ؟ تو وہ اپنے آپ کو باوضو سمجھے۔ لیکن اگر شک کرے کہ وضو کیا ہے یا نہ ؟ تو اس صورت میں وضو کرنا واجب ہو گا۔

مسئلہ ۱۰۸

اگر وضو کرنے کے بعد یقین کرے کہ وضو کی کسی چیز یا شرط کو بجا نہیں لایا۔ تو اس صورت میں اگر موالات باقی ہے تو اس صورت میں چھوڑی ہوئی چیز اور اس کے مابعد کو بجالائے۔ اور اگر موالات باقی نہیں رہی تو وضو دوبارہ کرنا ہو گا۔

مسئلہ ۱۰۹

اگر نماز پڑھنے کے بعد شک ہو کہ وضو کیا تھا یا نہ؟ تو یہ نماز تو صحیح ہو گی لیکن باقی نمازوں کے لئے وضو کرنا ہو گا۔ لیکن شک کرنے سے پہلے وضو کا یقین تھا تو دوبارہ وضو کی ضرورت نہیں اسے ہی کافی سمجھے گا۔۔۔ اور اگر دوران نماز شک ہو جائے کہ وضو کیا تھا یا نہ؟ جبکہ قبل ازیں وضو کا یقین تھا تو بھی نماز صحیح ہے۔ اور قبل ازیں وضو کا یقین نہیں تھا۔ تو نماز باطل ہے۔ اور دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھنا ہو گی۔

مسئلہ ۱۱۰

اگر کوئی شخص ایسا مریض ہو کہ اس کا پیشاب قطرہ قطرہ ہو کر نکلتا رہتا ہے یا وہ پاخانہ کے روکنے پر قادر نہ ہو تو وہ اگر جانتا ہے کہ آخر وقت نماز تک اسے کوئی ایسا وقت مل جائے کہ پیشاب یا پاخانہ اتنے وقت رک جاتا ہے کہ وہ وضو کر کے نماز بجالا سکتا ہے۔ تو اس پر واجب ہے کہ وہ نماز کو اسی وقت بجالائے۔ اور اگر کسی کو اتنا وقت بھی نہیں مل سکتا ہے۔ کہ وہ وضو کر کے نماز پڑھ سکے۔ بلکہ اس کو نماز کی حالت میں بھی کئی مرتبہ پیشاب یا پاخانہ آجاتا ہے اور ہر دفعہ پیشاب یا پاخانہ آنے کے بعد وضو اور طہارت کرنا دشوار نہیں ہے۔ تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے پہلو میں پانی کا کوئی برتن رکھ دے تاکہ جب بھی وضو ٹوٹ جائے فوراً وضو کرے۔ اور بقیہ نماز میں مشغول ہو جائے

لیکن احتیاط لازم یہ ہے کہ اگر دوران نماز وضو فعل کثیر کا سبب بنتا ہے۔ تو بعد از نماز ایک وضو کر کے اس کو دوبارہ پڑھے۔ اور اگر پیشاب یا پاخانہ اتنا آتا ہو کہ ہر دفعہ کے لئے وضو کرنا مشکل ہو تو ہر نماز کے لئے ایک وضو کرنا چاہئے!

جبیرہ کے احکام

مسئلہ ۱۱۱

وہ لکڑی یا کپڑا جو زخم، پھوڑے یا ٹوٹے ہوئے اعضا پر باندھے جائیں یا وہ دوائی جو زخموں اور پھوڑوں پر لگائی جائے "جبیرہ" کہلاتی ہے۔

مسئلہ ۱۱۲

اگر اعضائے وضو میں سے کسی عضو پر "جبیرہ" ہو تو اس کے اطراف کو دھونے کے بعد اگر جبیرہ پاک ہے تو اس پر ہاتھ تر کر کے پھیرے ورنہ جبیرہ کو پاک کرنے کے بعد اس پر ہاتھ پھیرے۔ اور اگر ہاتھ پھیرتے وقت جبیرہ پر پانی جاری ہو سکتا ہے تو احتیاط لازم یہ ہے کہ پانی کو اس پر جاری کرے البتہ "عضو" کو دھونے یا مسح کرنے کا قصد و نیت نہ کرے۔ لیکن اگر جبیرہ کو پاک کرنا ناممکن ہے تو اس پر کوئی پاک کپڑا رکھ کر صرف تر ہاتھ پھیرے۔

مسئلہ ۱۱۳

اگر اعضا وضو میں سے کسی عضو پر زخم ہو جائے یا کوئی ہڈی ٹوٹ جائے اور اس پر پانی ڈالنا بھی ضرر نہ پہنچاتا ہو تو وضو اس طرح کرے جیسے تندرستی کے زمانہ میں کیا کرتا تھا۔

اگر مسح کرنے کی جگہ پر زخم ہو جائے جس کی وجہ سے مسح کرنا ناممکن ہو جائے تو کوئی پاک کپڑا اس پر رکھ کر مسح کیا جائے اور بنابر احتیاط لازم ساتھ ہی تیمم بھی کرے۔

مسئلہ ۱۱۴

جبیرہ کے جو احکام وضو میں ہیں وہی تیمم اور غسل میں ہیں۔

واجب غسل سات ہیں

مسئلہ ۱۱۵

انسان پر سات قسم کے غسل واجب ہیں۔

۱۔ غسل جنابت ۲۔ غسل حیض ۳۔ غسل نفاس ۴۔ غسل استحاضہ ۵۔ غسل میت ۶۔ غسل مس میت ۷۔ جو غسل نذر عہد اور قسم کی وجہ سے واجب ہوتے ہیں۔

غسل جنابت

مسئلہ ۱۱۶

انسان دو طرح سے جنب ہوتا ہے۔ ۱۔ جماع سے ۲۔ منی کے باہر آنے سے۔ خواہ نیند کی حالت میں آئے یا بیداری کی حالت میں تھوڑی ہو یا زیادہ۔ شہوت کے ساتھ آئے یا بغیر شہوت کے اختیار سے آئے یا بغیر اختیار کے۔

مسئلہ ۱۱۷

کچھ رطوبت انسان سے باہر آئے لیکن معلوم نہ ہو کہ منی ہے یا پیشاب یا کوئی دوسری چیز تو اگر شہوت کے ساتھ آئے اور باہر آنے کے بعد بدن ست ہو جائے۔ تو اس رطوبت کو منی سمجھا جائے گا اگرچہ ظاہراً اس کا اچھل کر اور کسی دوسری علامت کے ساتھ آنا منی کہلاتا ہے۔ اور رطوبت اچھل کر آنا۔ شہوت کے ساتھ آنا۔ اور خارج ہونے کے بعد بدن کا ست ہو جانا۔ یہ علامتیں منی کی ہیں۔ لیکن مریض میں یہ ضروری نہیں کہ اچھل کر بھی آئے بلکہ صرف شہوت کے ساتھ آنا ہی منی کہلاتا ہے۔

مسئلہ ۱۱۸

منی کے باہر آنے کے بعد پیشاب کرنا مستحب ہے اور اگر پیشاب کرنے کے بعد غسل کرے۔ اور غسل کے بعد کوئی رطوبت خارج ہو اور معلوم نہ ہو کہ یہ منی ہے یا پیشاب کے علاوہ کوئی اور رطوبت تو اسے پاک سمجھا جائے گا۔ اور یہ وضو کو بھی باطل نہیں کرتی البتہ اگر پیشاب کے بعد استبرا بھی کیا ہو۔

مسئلہ ۱۱۹

اگر منی آنے کے بعد پیشاب نہ کرے اور غسل کرلے اور غسل کے بعد کوئی تری خارج ہو جس کے متعلق شک ہو کہ یہ منی ہے یا پیشاب کے علاوہ کوئی اور تری تو اس تری پر منی کا حکم لگایا جائے گا لہذا یہ غسل باطل ہو جائے گا اور دوبارہ غسل کرنا ہو گا۔ اور اگر پیشاب اور غسل کرنے کے بعد کوئی تری خارج ہو جس میں شک ہو کہ یہ پیشاب ہے یا منی۔ ؟ تو احتیاطاً لازم یہ ہے کہ غسل جنابت بھی کرے اور وضو بھی۔

جن چیزوں کے لئے غسل جنابت واجب ہوتا ہے

مسئلہ ۱۲۰

چند چیزوں کے لئے غسل جنابت کرنا واجب ہوتا ہے۔
۱۔ واجب اور مستحب نمازوں، نماز کے فراموش شدہ اجزاء بلکہ بنا بر احتیاط لازم سجدہ سہو کے لئے غسل کرنا واجب ہے۔ لیکن نماز میت اور سجدہ تلاوت کے لئے غسل واجب نہیں۔
۲۔ طواف واجب کے لئے۔!
۳۔ ماہ رمضان کے روزوں اور ان کی قضا کے لئے یعنی اگر صبح صادق کے طلوع ہونے سے پہلے جنب ہو جائے تو غسل کرنا واجب ہے۔ لہٰذا اگر جان بوجھ کر یا بھول کر غسل نہ کرے تو روزہ باطل ہے۔ لیکن ان کے علاوہ روزوں کے لئے یہ حکم ہے کہ اگر طلوع صبح صادق تک حالت جنابت پر باقی رہے۔ تو بھی روزہ واجبی ہو۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ واجب روزوں میں احتیاطاً طلوع صبح صادق سے قبل غسل کرے۔

اور اگر کوئی شخص دن میں اپنے آپ کو جان بوجھ کر جنب کر لے تو اس کا روزہ باطل ہو گا۔ اگرچہ مستحبی ہی کیوں نہ ہو، اور اگر کوئی شخص دن کے کسی حصہ میں جنب ہو جائے تو اس کا روزہ صحیح ہے اگرچہ ماہ رمضان کیوں نہ ہو۔

شخص جنب پر حرام باتیں

مسئلہ ۱۲۱

پانچ چیزیں جنب شخص پر حرام ہیں۔
۱۔ بدن کے کسی حصہ کو حروف قرآن اللہ تعالیٰ کے ناموں (جو ذات احدیت سے مختص ہیں یا دوسرے نام جن سے مراد خداوند عالم ہی کی ذات ہوتی ہے) انبیاء کرام، آئمہ معصومین اور بنا بر احتیاط لازم حضرت فاطمہ الزہرا کے ناموں سے مس کرنا۔ جیسا کہ مسئلہ ۹۸ میں گزر چکا ہے۔
۲۔ مسجد الحرام اور مسجد نبوی میں داخل ہونا۔ اگرچہ ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے نکل جائے۔
۳۔ عام مسجدوں میں ٹھہرنا۔ ہاں اگر ان کے ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے نکل جائے۔ یا کسی چیز کے مسجد کے اندر سے اٹھانے کے لئے داخل ہو تو پھر حرام نہیں۔ حرم آئمہ معصومین علیہم السلام بنا بر احتیاط لازم مسجد الحرام اور مسجد نبوی کا حکم رکھتے ہیں۔
۴۔ کسی چیز کو مسجد میں رکھنے کے ارادہ سے مسجد میں داخل ہونا۔ بلکہ بنا بر احتیاط لازم باہر سے بھی کسی چیز کا مسجد میں رکھنا جنب پر حرام ہے اسی طرح گزرتے ہوئے بھی نہیں رکھ سکتے۔
۵۔ ان سورتوں کا پڑھنا جن میں سجدہ واجب ہوتا ہے اور وہ چار ہیں۔
(۱) الم تنزیل (۲) حم سجدہ (۳) والنجم (۴) اقراء باسم ان سورتوں کا ایک کلمہ پڑھنا بھی بنا بر احوط حرام ہے۔ اگرچہ حرمت صرف آیت سجدہ کے پڑھنے کے ساتھ ہے۔ بنا بر اقویٰ۔

مسئلہ ۱۲۲

غسل جنابت کرتے وقت واجب یا مستحب کی نیت کرنا ضروری نہیں بلکہ "قربتہ الی اللہ" کی نیت کرلے تو بھی کافی ہے۔

مسئلہ ۱۲۳

غسل دو طریقوں سے بجالایا جاسکتا ہے (۱) ترتیبی (۲) ارتماسی

مسئلہ ۱۲۴

غسل ترتیبی میں واجب ہے کہ پہلے سر اور گردن کو دھوئے پھر دائیں طرف کو پھر بائیں طرف کو۔ اور احتیاطاً ناف اور شرم گاہ کو بھی دائیں اور بائیں طرف کے دھونے میں ساتھ ملائے۔ اور اگر کوئی شخص ترتیب مذکورہ کو جان بوجھ کر یا بھول کر بجا نہیں لائے گا۔ اس کا غسل باطل ہوگا۔
البتہ موالات (پے در پے بجالانا) شرط نہیں ہے

مسئلہ ۱۲۵

غسل ارتماسی کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کر کے تمام جسم کو ایک ہی مرتبہ میں پانی میں ڈبو دے۔ اور اگر پاؤں زمین پر لگے ہوئے ہوں تو انہیں بھی اس سے اٹھائے۔

مسئلہ ۱۲۶

تمام اغسال کو دونوں طریقوں (ترتیبی وارتماسی) سے بجالایا جاسکتا ہے لیکن غسل میت کے لئے احتیاط لازم یہ ہے کہ ترتیبی بجالایا جائے۔

مسئلہ ۱۲۷

غسل جنابت کرنے کے بعد وضو کی ضرورت نہیں رہتی بلکہ بدعت اور حرام ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۱۲۸

ہر عضو کو غسل دینے سے پہلے پاک ہونا چاہئے اور یہ بھی یقین پیدا کر لینا چاہئے کہ پانی تمام بدن پر پڑ چکا ہے۔

حیض

مسئلہ ۱۲۹

خون حیض، وہ خون ہے جو عورت کے رحم سے آتا ہے اور جسے عورت بالغ ہونے کے بعد اور یائسہ ہونے سے پہلے دیکھتی ہے (اس کی علامت یہ ہے کہ) اکثر گاڑھا گرم، سیاہ رنگ یا سرخ رنگ، قوت اور جلن کے ساتھ آتا ہے۔

مسئلہ ۱۳۰

ہر عورت نو سال پورے ہونے کے ساتھ بالغ ہو جاتی ہے۔ اور قرشی (سیدہ) عورت

ساٹھ سال کے بعد اور غیر قرشی (غیر سیدہ) پچاس سال کے بعد یائسہ ہو جاتی ہے لہٰذا جو خون بالغ ہونے سے پہلے اور یائسہ ہونے کے بعد آئے تو وہ خون حیض نہیں ہو گا۔

مسئلہ ۱۳۱

اگر عورت کو خون آئے لیکن معلوم نہ ہو کہ یہ حیض کا خون ہے۔ یا بکارت کا۔ (بکارت کا خون وہ ہوتا ہے جو کنواری لڑکی کے پردہ بکارت پھٹنے کے بعد آتا ہے) تو اسے اس خون کو جانچنا واجب ہے۔ اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ تھوڑی سی روئی فرج میں رکھ کر ٹھہر جائے اور پھر اسے باہر نکالے۔ اگر خون روئی کے اندر بھی چلا گیا ہے تو یہ خون حیض ہو گا۔
اگر روئی کے اطراف کو حلقہ کی مانند گھیرے ہوئے ہے تو یہ خون بکارت کا ہو گا۔ اسی طرح اگر شک ہو کہ یہ خون حیض کا ہے یا کہ استحاضہ کا۔ اگر ایام عادت میں آئے یا حیض کی علامات بھی پائی جائیں تو وہ خون حیض ہو گا ورنہ استحاضہ۔

مسئلہ ۱۳۲

حیض کی مدت متواتر تین دن سے کم اور دس سے زیادہ نہیں اور تین اور دس دنوں کے درمیان مختلف عورتوں کی مختلف عادتیں ہوتی ہیں۔ اور اگر خون تین دن متواتر نہ آئے تو احوط یہ ہے کہ ان دنوں میں وہ کام نہ کرے جو حیض والی عورت پر حرام ہیں اور ان افعال کو بجالائے جو استحاضہ والی عورت کو کرنے ہوتے ہیں۔

مسئلہ ۱۳۳

عورت کے حیض سے پاک ہونے کی مدت دس دن سے کم نہیں ہو سکتی۔ جیسے "ایک

طہر) کہتے ہیں۔ اور ایک حیض سے دوسرے حیض کی مدت ایک طہر سے کم بھی نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا دس دن کے بعد اگر عورت ایسا خون دیکھے جس میں حیض کے شرائط موجود ہوں تو وہ خون حیض ہو گا۔

مسئلہ ۴۳۴

جس لڑکی کو شک ہو کہ وہ بالغ ہوئی ہے یا نہ؟ اور کوئی ایسا خون دیکھے جس میں حیض کی علامات ہوں تو یہ خون، خون حیض بھی ہو گا۔ اور اس کے بالغ ہونے کی علامت بھی۔

مسئلہ ۴۳۵

بچہ والی شیر دار عورت کو بھی خون حیض آسکتا ہے اور بنابر اقویٰ حاملہ عورت کو بھی۔

مسئلہ ۴۳۶

اگر خون حیض، خون استحاضہ سے مشتبہ ہو جائے تو صفات اور عادات سے پہچانا جائے گا۔ اگر خون بکارت سے مشتبہ ہو جائے تو مسئلہ ۴۳۱ والا عمل کیا جائے گا۔ اور اگر زخموں سے مشتبہ ہو جائے تو احوط یہ ہے کہ جو افعال خون سے پاک عورت کرتی ہے انہیں کرے اور جو کام حائضہ پر حرام ہوتے ہیں انہیں نہ کرے۔

مسئلہ ۴۳۷

جس خون کے متعلق معلوم ہو جائے کہ حیض کا خون ہے اگرچہ دس دن میں جا کر ختم

ہو پھر بھی حیض ہو گا۔ چاہے ہمیشہ کی عادت سے زیادہ آجائے۔ اور اگر دس دن سے زیادہ آجائے تو "صاحب عادت" اپنی عادت کے ایام میں حیض قرار دے گی ۔ اور باقی کو استحاضہ اور استحاضہ کے ان دنوں کی نماز کی قضا بجالائے گی۔ اور ـــــ "غیر صاحب عادت صفات کی طرف رجوع کرے گی۔ اگر حیض کی صفات ہیں تو نماز کی قضا نہیں ہوگی اور اگر حیض کی صفات نہیں ہیں تو قضا بجالائے گی۔ اور اگر صفات سے بھی معلوم نہ ہوسکے تو اپنی رشتہ دار عورتوں کی طرف رجوع کرے گی۔ اور اگر اس کی رشتہ دار بھی نہیں ہیں یا ہیں تو سہی لیکن ان کی عادت مختلف ہے تو اب اسے اختیار ہے کہ ہر مہینہ کے تین دن، یا چھ دن یا سات دن حیض کے قرار دیدے۔ اور اگر خود صاحب عادت تھی لیکن اپنی عادت کو فراموش کر دیا۔ تو اس صورت میں رشتہ دار عورتوں کی طرف رجوع کرنے کے بجائے خون کی صفات کو دیکھے جس میں حیض کی صفات ہوں اسے حیض قرار دے لیکن اس کی صفات بھی مختلف نہ ہوں تو اسے اختیار ہے کہ ہر مہینہ کے تین یا چھ یا سات دن حیض کے قرار دے۔

مسئلہ ۱۳۸

(جن عورتوں کو خون آتا ہے ان کی چند قسمیں ہیں اور ان کے احکام میں فرق ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔)

وقت اور عدد کی عادت رکھنے والی:

یہ وہ عورت ہے جسے دو ماہ متصل ایک وقت معین میں خون آئے اور دونوں ماہ کے خون آنے کے دن بھی برابر ہوں۔ مثلاً پہلے مہینہ میں پہلی سے پانچویں تک خون آئے اور دوسرے ماہ میں بھی اسی طرح

۲۔ وقت کی عادت رکھنے والی:

یہ وہ عورت ہے جسے دو مہینے متصل ایک وقت معین میں خون آئے۔ لیکن ہر مہینے کا عدد برابر نہ ہو۔ مثلاً پہلے مہینہ میں پہلی سے پانچویں تک اور دوسرے میں پہلی سے ساتویں تک۔

۳۔ عدد کی عادت رکھنے والی:

یہ وہ عورت ہے جسے دو مہینے متصل عدد کے لحاظ سے تو برابر خون آئے لیکن ہر ایک کا وقت علیحدہ علیحدہ ہو مثلاً پہلے مہینہ میں پہلی سے ساتویں تک۔ اور دوسرے مہینے میں دسویں سے پندرھویں تک۔

اور جب کسی خون میں شک پیدا ہو جائے کہ یہ خون حیض ہے یا استحاضہ تو پہلی قسم کی عورتیں اپنے وقت کی طرف اور تیسری قسم کی عورتیں اپنے عدد کی طرف رجوع کریں گی۔

حائض کے احکام

حیض والی عورت کے چند احکام

۱۔ وہ عبادتیں جن میں طہارت شرط ہے۔ اس پر حرام ہیں، جیسے نماز روزہ، طواف اور اعتکاف۔

۲۔ ہر وہ چیز جو جنب پر حرام تھی اس پر بھی حرام ہے۔

۳۔ ایام حیض میں جماع کرنا مرد اور عورت دونوں پر حرام ہے۔ مگر استمتاعات جائز ہیں۔

۴۔ حیض والی عورت کو طلاق دینا باطل ہے جیسا کہ کتاب طلاق میں ذکر ہو گا۔

۵۔ حیض والی عورت پر واجب ہے کہ حیض کے ختم ہونے پر جن اشیاء کے لئے طہارت شرط ہے ان کے لئے غسل کرے۔

۶۔ ہر روز کی نمازیں جو حیض والی عورت کو پڑھنا تھیں ان کی قضا نہیں ہے۔ لیکن وہ روزے جو حیض کی وجہ سے چھوڑے ہیں (مثل ماہ رمضان یا دوسرے ایام کے واجب روزے) تو ان کی قضا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۳۹

اگر کوئی عورت نماز کے آخر وقت میں حیض سے پاک ہو جائے اور اسے اتنا وقت مل سکے کہ غسل و وضو اور دیگر مقدمات نماز کو بجالا سکے۔ اور ایک رکعت نماز اپنے وقت میں پڑھ سکے تو اس پر واجب ہے کہ ایسا کام کر کے فوراً نماز پڑھے۔ اور اگر نماز کو چھوڑ دے گی تو اس پر واجب ہے کہ اس کی قضا بجالائے۔ اسی طرح اگر نماز کا وقت داخل ہو جائے اور اسے معلوم ہو کہ اگر اس نے نماز کو تاخیر میں ڈالا تو اس وقت اسے خون حیض آجائے گا تو اس پر واجب ہے کہ نماز کو فوراً اول وقت میں پڑھے۔ بلکہ احتیاط لازم یہ ہے کہ اگر اس نے اول وقت میں نماز پڑھنے میں اتنی تاخیر کی کہ طہارت اور نماز کا وقت گزر گیا اور اسے خون آگیا تو اس نماز کی بھی قضا بجا لائے۔ اگرچہ اس قدر گنجائش نہ ہو کہ دوسرے شرائط بھی اس میں پورے ہو جائیں۔

مسئلہ ۱۴۰

اگر عورت حیض سے پاک ہو جائے، اگرچہ اس نے غسل نہ بھی کیا ہو اس کا شوہر اس سے مجامعت کر سکتا ہے۔ لیکن مکروہ ہے کہ بغیر غسل کے مجامعت کی جائے۔

استحاضہ کے احکام

مسئلہ ۱۴۱

عورتوں کو جو خون آتے رہتے ہیں ان کی ایک قسم کا نام استحاضہ ہے جو موجب غسل و وضو ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل ابھی بیان ہوتی ہے۔

مسئلہ ۱۴۲

اگر خون استحاضہ ایک مرتبہ فرج سے باہر آجائے تو اس کا حکم اس وقت تک باقی ہے جب تک اندر سے ختم ہو کر مکمل طور پر پاک نہ ہو جائے۔ بلکہ اگر (عاذل) نامی رگ سے تو خارج ہو لیکن فرج کے اندر ہی اندر رہے باہر نہ آئے۔ اور اگر روئی فرج میں رکھی جائے تو وہ خون سے آلودہ ہو جائے۔ تو اس وقت بھی واجب ہے کہ استحاضہ کے احکام پر عمل کرے۔

مسئلہ ۱۴۳

خون استحاضہ غالباً زرد رنگ کا ہوتا ہے اور ٹھنڈا بغیر سوزش، (جلن) کے آتا ہے اور بہت گاڑھا بھی نہیں ہوتا۔ لیکن پھر بھی ممکن ہے کہ کبھی سیاہ یا سرخ، گرم اور گاڑھا باسوزش سے آجائے۔

مسئلہ ۱۴۴

خون استحاضہ کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) قلیلہ (۲) متوسطہ (۳) کثیرہ

مسئلہ ۱۴۵

قلیلہ :۔ وہ خون ہے جب عورت اپنی فرج میں روئی وغیرہ رکھے تو وہ خون صرف روئی

کے ظاہر کو لگے اور اس کے اندر نہ آجائے اس خون والی عورت کو ہر نماز واجب یا مستحب کے لئے علیحدہ وضو کرنا ہو گا۔ اور ساتھ ہی روئی کو بھی تبدیل کرنا ہو گا اور اگر اس کے فرج کے ظاہر تک خون آلگا ہو تو اس کو بھی ہر نماز کے لئے پاک کرنا ہو گا۔

متوسط :۔ وہ خون ہے جو روئی کے اندر تک تو پہنچ جائے لیکن اس کی دوسری جانب جس پر پٹی بندھی ہوئی ہے اس تک نہ پہنچے۔ اس خون والی عورت کو استحاضہ قلیلہ والی عورت کے سب کام انجام دینے ہوں گے اور اس کے علاوہ اسے ہر نماز صبح کے لئے ایک غسل کرنا ہو گا۔

کثیرہ :۔ وہ خون جو روئی کی دوسری طرف سے نکل کر اس پٹی تک پہنچ جائے جو اس کے اوپر بندھی ہوئی ہے۔

اس خون والی عورت کو استحاضہ قلیلہ اور متوسطہ والے سب کام انجام دینے ہوں گے۔ اور اس کے علاوہ جس پٹی پر خون لگا ہے اسے ہر نماز کے لئے تبدیل کرے یا دوبارہ پاک کر کے باندھے۔ اور ہر نماز ظہر و عصر کے لئے ایک غسل کرے، جبکہ دو نمازیں ایک ساتھ پڑھے۔ اور اگر عصر کو ظہر سے بہت دیر کے بعد پڑھے تو پھر ہر نماز کے لئے علیحدہ غسل کرے۔ اسی طرح مغرب اور عشاء کے لئے ایک غسل کرے، جبکہ دو نمازیں اکٹھی پڑھے ورنہ ہر ایک کے لئے علیحدہ غسل کرے۔ البتہ دونوں نمازوں کو فاصلہ کے ساتھ پڑھے اور ان کے دوران خون بھی نہ دیکھا جائے تو پھر وہی ایک غسل کافی ہے۔

استحاضہ کثیرہ میں وضو کا واجب ہونا محل تامل ہے۔ احوط یہ ہے کہ غسل سے پہلے امید مطلوبیت کے ساتھ وضو کرے البتہ اگر نماز ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کو ایک ہی غسل کے ساتھ پڑھے تو وضو کرنا خلاف احتیاط ہے۔

مسئلہ ۱۴۶

جب عورت کو قلیلہ خون آرہا ہے اگر اچانک نماز صبح کے بعد متوسطہ ہو جائے تو اسے چاہئے کہ نماز ظہر کے لئے ایک غسل کرے اور اگر نماز ظہر کے بعد قلیلہ متوسطہ ہو

جائے۔ تو نماز عصر کے لئے ایک غسل کرے۔ اور اگر نماز عصر کے بعد متوسط ہو جائے تو نماز مغرب کے لئے ایک غسل کرے۔ اور اگر نماز مغرب کے بعد متوسط ہو جائے تو نماز عشاء کے لئے ایک غسل کرے۔

مسئلہ ۱۴۷

اگر کسی عورت کا خون صبح صادق سے پہلے قلیلہ سے متوسطہ یا کثیرہ ہو جائے تو اسے چاہئے کہ صبح طلوع ہوتے ہی یا طلوع ہونے کے بعد غسل کرے۔ اور نماز صبح کو فوراً بلا فاصلہ بجالائے۔ لیکن نافلہ کا اگر فاصلہ ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۴۸

اگر کسی عورت کو معلوم نہ ہو کہ اسے استحاضہ کی کون سی قسم کا خون آرہا ہے اس پر واجب ہے کہ تھوڑی سی روئی فرج میں رکھ کر کچھ دیر ٹھہر جائے اور پھر اسے نکال کر دیکھے کہ مذکورہ اقسام میں سے استحاضہ کی کون سی قسم ہے۔

مسئلہ ۱۴۹

جب استحاضہ کا خون رک جائے تو اس کے بعد صرف ایک نماز کے لئے تمام احکام استحاضہ پر عمل کرنا ہو گا اس کے بعد کوئی ضرورت نہیں۔ مثلاً اگر نماز ظہر سے پہلے خون رک جائے تو فقط نماز ظہر کے لئے غسل کرنا ہو گا باقی نمازوں کو معمول کے مطابق انجام دے گی۔

مسئلہ ۱۵۰

عورت پر واجب ہے کہ غسل کرنے کے بعد فرج میں روئی رکھ کر اس پر پٹی باندھ دے تاکہ خون نہ نکلے۔

مسئلہ ۱۵۱

مستحاضہ عورت کا صبح کا روزہ کہ جس کے لئے غسل واجب شرط ہے (بنابر احتیاط واجب) تب صحیح ہو گا جب وہ اس رات مغرب و عشاء کی نماز کے لئے غسل کر چکے۔ اور دن کی نمازوں کے لئے بھی غسل کرے جبکہ دن میں واجب نمازوں کے لئے غسل واجب ہو جائے۔ اگر مغرب و عشاء کی نمازوں کے لئے تو غسل نہ کرے لیکن صبح صادق ہونے سے پہلے غسل کرے تو بھی یہ غسل کافی ہے۔ اور اس روز کا روزہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۵۲

اگر مستحاضہ کو علم ہو کہ وقت ختم ہونے سے پہلے خون بالکل رک جائے گا یا صرف واجب اجزا ادا کرنے کی مقدار رک جائے گا۔ تو واجب ہے کہ وہ صبر کرے اور نماز کو اس وقت ادا کرے جب خون رک جائے۔

مسئلہ ۱۵۳

اگر استحاضہ کثیرہ والی عورت اپنے اوپر واجب شدہ اغسال کو بجالاتی رہے تو وہ پاک سمجھی جائے گی۔ اور اگر بجا نہ لائے تو احتیاط لازم یہ ہے کہ وہ کام نہ کرے، جو حیض والی عورت پر حرام ہیں!

نفاس

مسئلہ ۱۵۴

بوقت ولادت جب بچہ کا کوئی پہلا جز رحم مادر سے باہر آجائے اور اسی کے ساتھ ہی جو خون عورت دیکھے اور وہ دس دن تک یا اس سے کم ہو وہ "نفاس" کہلاتا ہے۔ (اور اس عورت کو نفساء کہتے ہیں) چاہے بچے کی خلقت پوری ہو چکی ہو یا ساقط ہو جائے۔۔۔ چاہے اس میں روح پڑ چکی ہو یا نہ بلکہ خون یا گوشت کا لوتھڑا گر جانے کے بعد بھی جو خون آئے "نفاس" کہلائے گا۔

مسئلہ ۱۵۵

خون نفاس کی کمی کی کوئی حد نہیں بلکہ ایک لحظہ بھی ہو سکتا ہے لیکن زیادہ سے زیادہ اس کی حد دس دن تک ہے۔ اور اگر دس دن کے بعد تک بھی خون آتا رہے تو وہ خون "نفاس" نہیں۔ اگرچہ بہتر یہ ہے کہ دس دن یا ایام عادت کے بعد روز ولادت سے ۱۸ دن تک احتیاطاً وہ کام نہ کرے جو حائض پر حرام ہے اور وہ اعمال بجا لائے جو "مستحاضہ" کو کرنے ہوتے ہیں۔

مسئلہ ۱۵۶

اگر نفساء کو دس دن سے زیادہ خون نہ آئے تو اس دوران میں جو خون بھی دیکھے گی تمام نفاس کہلائے گا۔ خواہ پورے دس دن آئے یا اس سے کم چاہے پے درپے آئے یا ایک دو دن کے وقفہ سے البتہ وقفہ کے ایام میں احتیاط لازم یہ ہے کہ وہ کام نہ کرے، جو

حائض پر حرام ہیں۔ اور وہ عبادات بجالائے جو حیض و نفاس سے پاک عورت بجالاتی ہے۔ اور اس مسئلہ میں صاحب عادت وغیر صاحب عادت برابر ہیں۔

مسئلہ ۱۵۷

اگر ایام ولادت میں عورت کو بالکل خون نہ آئے تو اس پر نفاس کا حکم جاری نہیں ہو گا۔

مسئلہ ۱۵۸

اگر کسی عورت کو نفاس کا خون دس دن سے زیادہ آجائے تو پھر یہ اتنے دن نفاس کا خون قرار دے کہ جو خون حیض میں اس کی عادت ہو اور باقی کو استحاضہ قرار دے۔ اگرچہ احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر اس کی حیض کی عادت دس دن سے کم ہو لیکن وہ نفاس میں ان ایام عادت سے زیادہ خون دیکھ لے تو اسے چاہئے کہ وہ نفاس کا خون اتنے ہی دن بنائے جو اس کی حیض میں عادت تھی۔ لہٰذا ایام عادت کے گزرنے سے بعد اور دس دن سے پہلے وہ کام نہ کرے جو حائض پر حرام ہیں۔ اور وہ کام بجالائے جو استحاضہ والی عورت کو کرنے چاہئیں۔ اور اگر صاحب عادت نہیں ہے اور خون بھی دس سے تجاوز کر گیا ہے تو دس دن حیض قرار دے گی اور باقی ایام میں مستحاضہ والے اعمال بجالائے گی۔

مسئلہ ۱۵۹

اگر خون تو رک جائے لیکن عورت کو پاک ہونے کا مکمل یقین نہ ہو تو تھوڑی سی روئی لے کر فرج میں داخل کر کے ٹھہر جائے اور پھر نکالے اور اگر روئی صاف نکلے تو غسل کرلے اور نمازیں شروع کر دے۔
اور اگر خون سے آلودہ ہو جائے چاہے خون کا رنگ زرد ہی ہو تو پھر ان احکام پر عمل

کرے جو حیض کے باب میں گزر چکے ہیں۔

مسئلہ ۱۶۰

نفاس والی عورت کا وہی حکم ہے جو حیض والی عورت کا ہوتا ہے، یعنی جو چیزیں حائض پر حرام ہیں وہی نفساء پر حرام ہیں۔ اور جو حائض پر مستحب اور مکروہ ہیں وہی اس پر۔

غسل مس میت

مسئلہ ۱۶۱

اگر انسان کے بدن کا کوئی حصہ ایسے مرے ہوئے انسان کے کسی حصہ سے چھو جائے جو مرنے کے بعد ٹھنڈا ہو چکا ہے اور ابھی اسے غسل نہیں دیا جا چکا تو مس کرنے والے انسان پر غسل کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۶۲

غسل مس میت ان عبادات کے لئے واجب ہے جن میں حدث اصغر سے پاک ہونا شرط ہے مثلاً نماز۔

مسئلہ ۱۶۳

مس میت کا غسل کرنے کا طریقہ بعینہٖ جنابت کے غسل کا طریقہ ہے۔ البتہ غسل مس میت کرنے کے بعد وضو کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اور احتیاط لازم یہ ہے کہ اگر وضو ہو بھی سہی پھر بھی غسل کے بعد دوبارہ وضو کرے۔

آداب مریض

مسئلہ ۱۶۴

مستحب ہے کہ مریض صبر کرے۔ خدا کا شکر بجالائے، ہر وقت توبہ کرتا رہے اپنے قریبیوں کے حق میں اچھی باتوں کی وصیت کرے۔ صدقہ دے، مومنین کے سامنے توحید، نبوت، امامت اور قیامت اور عقائد حقہ کا اقرار کرے۔ اگر مالدار اور صاحب اختیار ہو تو اپنے مال کے ۱/۳ حصہ کے خیرات کرنے کی وصیت کرے اور خداوند عالم کے ساتھ حسن ظن رکھے۔

مسئلہ ۱۶۵

بہت بڑے مستحبات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مریض کی عیادت (مزاج پرسی) کی جائے۔ اور مریض کے پاس بیٹھا جائے لیکن بہت دیر تک نہ بیٹھے (کہ جس سے مریض کا دل تنگ ہو جائے لیکن اگر مریض خود اس بات کی خواہش کرے تو کوئی حرج نہیں۔

مرنے کے وقت کے احکام

مسئلہ ۱۶۶

جب انسان پر موت کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں تو اس پر واجب ہے کہ اپنے اوپر واجب شدہ حقوق از قسم قرضہ، خمس اور زکوۃ ادا کر دے اور جو امانات وغیرہ اس کے پاس ہیں وہ مالکوں تک پہنچا دے۔ اور اگر خود ان احکام کو بجا نہ لا سکتا ہو تو واجب ہے کہ اس

بارہ میں وصیت کرے۔

مسئلہ ۱۶۷

جس پر موت کی حالت طاری ہو تو اسے پیٹھ کے بل اس طرح لٹانا واجب ہے کہ اس کے پاؤں قبلہ کی طرف اس طرح ہوں کہ اگر وہ اسی حالت میں اٹھ کر بیٹھے تو اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو۔ اور اگر انسان خود قدرت رکھتا ہو تو اس پر ایسا کرنا واجب ہے اور اگر اسے پوری طرح لٹانا ممکن ہو سکے تو اسے اس حالت میں لٹایا جائے اگر یہ بھی ناممکن ہو تو پھر اسے دائیں پہلو یا بائیں پہلو رو بہ قبلہ لٹایا جائے۔ احتیاط لازم یہ ہے کہ مرنے والے کو رو بہ قبلہ لٹاتے وقت اگر ممکن ہو سکے تو اس کے ولی سے اجازت لے لے اور اگر ممکن نہ ہو سکے تو حاکم شرع سے اجازت لے۔

مسئلہ ۱۶۸

مستحب ہے کہ مرنے کے بعد میت کی آنکھیں، ہونٹ، اور ٹھوڑی کو بند کیا جائے۔ اور اس کے ہاتھ پاؤں کو دراز کر کے کوئی کپڑا باندھ دیا جائے۔ اور اگر کوئی رات کو مرا ہے تو اس کے پاس چراغ روشن رکھا جائے۔ جنازہ کی تشییع کے لئے مومنین کو خبر دی جائے۔ دفن کرنے میں جلدی کی جائے لیکن اگر اس کے مرنے کا یقین نہ ہوا ہو تو اتنا صبر کیا جائے کہ اس کے مرنے کا یقین ہو جائے۔ اور اگر مرنے والی عورت حاملہ ہے جس کے شکم میں ابھی بچہ زندہ ہو تو اتنی دیر تک دفن میں تاخیر کی جائے کہ اس کا بایاں پہلو چاک کر کے بچہ نکال لیں اور پھر سی کر دفن کریں۔

غسل، کفن نماز اور دفن کے احکام

مسئلہ ۱۶۹

ہر مسلمان کو غسل و کفن دینا اور دفن کرنا ہر مسلمان پر واجب (کفائی) ہے۔ یعنی اگر بعض مسلمان ان کاموں کو انجام دے دیں تو باقی سے ساقط ہو جائے گا اور اگر کوئی بھی انجام نہ دے تو تمام مسلمان گنہگار ہوں گے۔

مسئلہ ۱۷۰

میت کی تجہیز و تکفین اور نماز کے لئے اس کے ولی سے اجازت لینا چاہئے اور اگر نہ تو خود ولی ان کاموں کو سر انجام دے اور نہ ہی کسی اور کو اجازت دے تو اس صورت میں اس سے اجازت کی ضرورت نہیں بلکہ ممکن ہونے کی صورت میں حاکم شرعی اسے مجبور کر سکتا ہے۔ کہ وہ یا تو خود یہ کام انجام دے یا کسی اور کو اس کی اجازت دے۔ اور اگر یہ ناممکن ہو تو حاکم شرعی سے اجازت لے کر اس کو انجام دینا چاہئے ۔ اور احتیاط لازم یہ ہے کہ اس شخص سے بھی اجازت لینا چاہئے ۔ جس کا مرتبہ ولی میت کے بعد ہے۔ اگرچہ حاکم شرع کے مجبور کرنے سے ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ ۱۷۱

میت کے ولی وہ لوگ ہیں جو مختلف طبقوں کے لحاظ سے اس کی میراث پاتے ہیں۔ اور طبقوں کی ترتیب یہ ہے۔ ماں، باپ، اولاد۔ اگر یہ نہ ہوں تو پھر اس کے دادا، دادی، بھائی اور بہن ہیں۔ اور اگر یہ بھی نہ ہوں تو پھر چچا، ماموں، پھوپھی اور خالہ ہیں۔ زوجہ کا ولی اس کا شوہر ہے اگرچہ اس کے ماں باپ اور اولاد بھی موجود ہوں۔ ۔ اور ہر طبقہ میں مرد، عورت سے مقدم ہو گا۔ اگر کسی طبقہ میں مرد نابالغ ہو تو پھر عورت ولی ہو گی۔ اور بہتر یہ ہے کہ اس صورت میں احتیاطاً حاکم شرع سے بھی اجازت لے لی جائے۔

غسل میت

مسئلہ ۱۷۲

ہر مسلمان اور مسلمان کے بچے کی میت کو غسل دینا واجب ہے۔ حتیٰ کے چار ماہ کا وہ بچہ جو شکم مادر سے ساقط ہو گیا ہو اس کو بھی غسل و کفن کے بعد دفن کرنا واجب ہے۔ البتہ اس پر نماز جنازہ واجب نہیں ہے۔ اور اگر اس کے چار ماہ تو پورے نہیں ہوئے لیکن اس کی خلقت مکمل ہو چکی ہے تو بھی بعید نہیں کہ اس کی تجہیز و تکفین واجب ہو۔ لیکن اگر اس کی خلقت پوری نہیں ہوئی تو اس کو صرف ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے۔

اور غسلوں کی طرح غسل میت میں بھی قربتہ الی اللہ کی نیت واجب ہے۔

مسئلہ ۱۷۳

مرد کا عورت کو اور عورت کا مرد کو غسل دینا جائز نہیں۔ لیکن تین سال کے بچے کو عورت اور تین سال کی بچی کو مرد غسل دے سکتے ہیں۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ عورت کے ہوتے ہوئے بچی کو مرد غسل نہ دے اور مرد کے ہوتے ہوئے بچے کو عورت غسل نہ دے۔ شوہر، بیوی ایک دوسرے کو غسل دے سکتے ہیں۔ چاہے میت برہنہ ہو۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ کپڑا ڈال کر غسل دیا جائے۔ اور اگر ایک دوسرے کے مثل موجود ہوں یعنی مرد کو مرد غسل دے اور عورت کو عورت ہاں بنابر احتیاط واجب ہے۔ اگر کسی عورت نے متعہ کیا ہو تو اس صورت میں بھی ایک دوسرے کو غسل نہیں دے سکتے۔

مسئلہ ۱۷۴

میت کو غسل دینے والے کے لیے شرط ہے کہ وہ مسلمان، بالغ، اثنا عشری اور غسل کے مسائل کو جانتا ہو۔

مسئلہ ۱۷۵

میت کو ترتیب وار تین غسل دینا واجب ہیں۔
۱۔ پہلا غسل اس پانی سے جس میں بیری کے پتے ملے ہوئے ہوں۔
۲۔ دوسرا غسل اس پانی سے جس میں کافور ملا ہوا ہو۔
۳۔ تیسرا غسل خالص پانی سے اگر اس ترتیب کے خلاف غسل دیا گیا تو باطل ہو گا۔

مسئلہ ۱۷۶

میت کو غسل ترتیبی دیا جائے اور جہاں تک ہو سکے غسل ارتماسی سے اجتناب کیا جائے۔ البتہ غسل ترتیبی میں اعضاء میت کو ترتیب کا لحاظ رکھتے ہوئے اگر غوطہ دیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۱۷۷

بیری اور کافور اتنا زیادہ نہ ہو کہ پانی کو مضاف کر دے۔ اور اگر یہ دستیاب نہ ہو سکے تو ہر ایک کے بدلہ میں خالص پانی سے غسل دیا جائے۔

مسئلہ ۱۷۸

اگر غسل کے لیے پانی نہ مل سکے یا میت کے بدن کے مجروح ہونے کی وجہ سے غسل نہ دیا جاسکے تو پھر ہر ایک غسل کے عوض اسے ایک ایک تیمم کرایا جائے۔ اور احتیاط مستحب یہ ہے کہ مذکورہ تین تیمم کے علاوہ چوتھا تیمم تین غسلوں کے عوض کی نیت سے بھی دے۔ ہاں اگر تیسرے تیمم کے وقت یہ نیت کرلے کہ یہ وہ تیمم ہے کہ جو موجودہ تکلیف شرعی کے لیے ضروری ہے۔ یا باقی الذمہ کے قصد سے بجالائے تو پھر چوتھے تیمم کی ضرورت نہیں۔ یعنی احتیاط پر کیا گیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۹

واجب ہے کہ میت کو زندہ کے ہاتھوں سے تیمم کرایا جائے اور تیمم کرانے والا شخص ہر تیمم میں اپنے ہاتھ زمین پر مار کر میت کے منہ اور اس کے ہاتھوں کی پشت پر پھیرے۔ اور بہتر یہ ہے کہ ہر تیمم کے وقت ہاتھوں کو دو مرتبہ زمین پر مارے، پہلی مرتبہ زمین پر مار کر میت کے منہ پر اور دوسری مرتبہ ہاتھوں کی پشت پر پھیرے۔ احتیاط لازم یہ ہے کہ اگر ہوسکے تو میت کو اپنے ہاتھوں سے بھی تیمم کرایا جائے۔

مسئلہ ۱۸۰

جو شخص حالت جنابت میں یا عورت حالت حیض میں مرجائے تو انہیں صرف غسل میت دینا ہی کافی ہے۔ غسل جنابت اور غسل حیض دینے کی ضرورت نہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ بدن میت کے سرد ہوجانے کے بعد غسل دیا جائے۔

کفن میت

مسئلہ ۱۸۱

ہر مسلمان میت کو تین کپڑوں سے کفن دینا واجب ہے ۔۔۔ اور وہ ۱۔ لنگ ۲۔ پیراہن ۳۔ (سرتاسری ہیں) لنگ سے مراد وہ کپڑا ہے۔ جو ناف سے لے کر زانوؤں تک بدن کو ڈھانپ سکے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ سینہ سے لیکر پاؤں تک پہنچ سکے۔

پیراہن سے مراد وہ کپڑا ہے جو کندھوں سے لیکر پنڈلیوں کے نصف تک پہنچ سکے۔

بہتر یہ ہے کہ وہ بھی پاؤں تک پہنچ سکے۔

سرتاسری:۔ سے مراد وہ کپڑا ہے جو سر سے لے کر پاؤں تک کی مقدار لمبا ہو اور دونوں طرف سے اسے گرہ لگائی جا سکے۔ اور چوڑا اتنا ہو کہ ایک پہلو سے دوسرے پہلو کی طرف اسے الٹایا جا سکے۔ اور احتیاط یہ ہے کہ مقدار واجب سے زیادہ کمسن وارث کے حصہ سے نہ لیا جائے۔

مسئلہ ۱۸۲

واجب النفقہ لوگوں کا کفن ان کے کفیل پر فرض نہیں ہے۔ لیکن اگر وہ مال نہیں رکھتے تو احتیاط لازم یہ ہے کہ کفیل ان کو کفن دے اور بغیر کفن کے دفن نہ کرے۔ البتہ زوجہ کا کفن اس کے شوہر پر فرض ہے۔

حنوط

مسئلہ ۱۸۳

میت کو غسل دینے کے بعد اور کفن دینے سے پہلے یا بعد واجب ہے کہ اسے حنوط کریں۔ اور حنوط سے مراد یہ ہے کہ اس کی پیشانی، ہاتھوں کی ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں اور پاؤں کے دونوں انگوٹھوں پر پاک اور مباح کافور ملا جائے۔ احتیاط لازم یہ ہے کہ کافور تازہ اور پسا ہوا ہو۔ اور مذکورہ تمام مقامات پر کافور ہاتھوں سے ملا جائے۔ اور جو

شخص (حج یا عمرہ کے لیے احرام باندھے ہو اور وہ طواف کرنے سے پہلے مر جائے تو اسے حنوط کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ ۱۸۴

احتیاط لازم یہی ہے کہ سب سے پہلے اس کی پیشانی پر کافور ملنا چاہئے۔ لیکن اس کے بعد دوسری جگہوں میں ترتیب لازم نہیں ہے اور مستحب ہے کہ میت کے ہمراہ قبر میں دو ترو تازہ لکڑیاں رکھی جائیں۔

نماز میت

مسئلہ ۱۸۵

ہر مسلمان پر نماز میت پڑھنی واجب ہے اگرچہ وہ بچہ ہے اور اس پر چھ سال تمام ہو چکے ہیں اور چھ سال سے کم عمر کے بچے پر نماز میت مستحب ہے۔ اگرچہ پیدا ہوتے ہی مر جائے لیکن اس بچے پر مستحب بھی نہیں جو مرا ہوا آئے۔

مسئلہ ۱۸۶

نماز میت کے صحیح ہونے کے لئے شرط ہے کہ اس کے ولی سے اجازت لی جائے۔ اور غسل، کفن اور حنوط کے بعد پڑھی جائے۔ اور اگر غسل یا تیمم یا کفن یا حنوط ممکن نہ ہو سکے تو نماز ساقط نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۱۸۷

نماز میت کی پانچ تکبیریں ہیں اور نیت کرنے اور میت کو معین کرنے کے بعد اگر اس طرح کہے تو بھی نماز میت صحیح ہو جاتی ہے۔

۱ اللہ اکبر(اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ)

۲ اللہ اکبر(اللھم صل علی محمد و آل محمد)

۳ اللہ اکبر(اللھم اغفر للموء منین والموء منات)

٤ اللہ اکبر(اللھم اغفر لھذا المیت)

٥ اللہ اکبر

اور اگر میت عورت کی ہو تو بجائے (اللھم اغفر لھذا المیت)

یہ کہے (اللھم اغفر لھذہ المیت)

مسئلہ ۱۸۸

نماز میت پڑھنے کے لئے وضو یا غسل کرنا لازم نہیں بلکہ لباس کا مباح ہونا بھی شرط نہیں (کیونکہ نماز میت حقیقت میں دعا ہوتی ہے جو ہر حالت میں مانگی جا سکتی ہے)

دفن میت کے احکام

مسئلہ ۱۸۹

میت کو زمین میں اس طرح چھپانا واجب ہے کہ اس کا بدن درندوں سے محفوظ رہ سکے اور اس کی بدبو باہر نہ آسکے جو لوگوں کی اذیت کا باعث ہو۔

مسئلہ ۱۹۰

میت کو داہنے پہلو اس طرح لٹانا واجب ہے کہ اس کے بدن کا اگلا حصہ قبلہ کی طرف ہو۔

مسئلہ ۱۹۱

دو مردوں کو ایک قبر میں دفن کرنا، قبر کو پتھروں یا پختہ اینٹوں سے بنانا اور باپ کا بیٹے کی قبر میں اترنا مکروہ ہے۔

نبش قبر (قبر کا کھودنا)

کسی مسلمان کی قبر کو کھودنا اگرچہ وہ بچہ یا دیوانہ کی ہی کیوں نہ ہو حرام ہے۔ لیکن اگر اس کا بدن بوسیدہ ہو کر مٹی بن چکا ہو تو کوئی حرج نہیں۔ نیز امام زادگان شہداء علماء اور نیک لوگوں کی قبروں کو کھودنا بالکل حرام ہے۔ اگرچہ ان پر ہزاروں سال ہی کیوں نہ گزر چکے ہوں۔

مسئلہ ۱۹۲

چند مقام ایسے ہیں جہاں قبر کو کھودنا حرام نہیں ہے۔

۱۔ اگر میت کسی غصبی مکان میں دفن ہو یا اسے غصبی کفن دیا گیا ہو اور مالک کی رضا مندی اس بارہ میں نہ ہو۔ یا کوئی غصبی چیز اس کے ہمراہ دفن ہو گئی ہو تو ان صورتوں میں قبر کھودنا واجب ہے۔

۲۔ میت کو بغیر غسل یا بغیر کفن کے دفن کر دیا گیا ہو یا بعد میں معلوم ہو کہ اسے غسل یا

کفن شرعی طور پر نہیں دیا گیا تھا۔ یا قبر میں اسے قبلہ کی طرف منہ کر کے نہیں لٹایا گیا۔ لیکن اگر قبر کھودنے سے میت کی بے احترامی ہوتی ہو تو قبر کھودنا حرام ہو گا۔ اور اگر میت کو بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا گیا ہو تو پھر بھی قبر کھودنا ناجائز ہے بلکہ اس کی قبر پر نماز ادا کی جائے۔

۳۔ کسی حق کو ثابت کرنے کے لئے میت کا دیکھا جانا ضروری ہو۔ بلکہ بعض حالت میں تو کھودنا واجب ہو جاتا ہے۔

۴۔ میت کو کسی ایسی جگہ دفن کیا گیا ہو جہاں اس کی بے احترامی ہو رہی ہو جیسے وہ کافروں کے قبرستان میں دفن ہو۔۔۔۔ تو قبر کھودنا واجب ہے۔

۵۔ میت کو مقامات مقدسہ اور مشاہد مشرفہ میں دفن کرنے کے لئے اگرچہ میت نے اس بارہ میں وصیت نہ بھی کی ہو۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ احتیاط سے کام لیا جائے۔ یعنی اگر اس نے وصیت نہ کی ہو تو قبر کو نہ کھودا جائے۔ اور اگر کی ہو تو اسے وہاں سے نکال کر مذکورہ مقامات میں پہنچانا واجب ہے۔

۶۔ کوئی ایسا شرعی مطلب درپیش ہو جو نبش قبر سے زیادہ اہمیت رکھتا ہو۔ مثلاً کسی زندہ بچہ کو حاملہ میت کے پیٹ سے باہر نکالنا ہو تو اس صورت میں واجب ہے کہ میت کے شکم سے بچہ کو نکالا جائے۔

۷۔ میت کسی ایسی جگہ دفن ہو جہاں خطرہ درپیش ہو کہ اسے درندے یا دشمن نکال لے جائیں گے یا سیلاب بہا لے جائے گا یا دشمن لاش کو نکال کر لے جائے گا۔

۸۔ میت کے کسی حصہ کو جو اس کے ساتھ دفن نہیں ہو سکا۔ اب اسے دفن کرنا ہے تو احتیاط لازم یہ ہے کہ اسے قبر میں اس طرح رکھیں کہ قبر کھودنے سے میت کا بدن ظاہر نہ ہو۔

غسل مستحب

مسئلہ نمبر ۱۹۳

(شریعت اسلام میں) مستحب (سنت) غسل بہت سے ہیں، جن میں سے ایک غسل جمعہ بھی ہے۔ جس کے بارہ میں کافی حد تک تاکید و تشویق وارد ہوئی ہے۔ اور اس کا وقت صبح صادق سے لے کر ظہر تک ہے۔ اور ظہر کے بعد ادا و قضا کی نیت کئے بغیر قربۃً الی اللہ کے قصد سے بجا لایا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص جمعہ کے روز غسل نہیں کر سکا تو ہفتہ کے دن صبح سے لے کر غروب آفتاب تک قضا کی نیت سے غسل کر سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۹۴

مندرجہ ذیل غسل بھی مستحب ہیں۔

عید الفطر عید الاضحیٰ عرفہ (۹ ذی الحجہ) غدیر (۱۸ ذی الحجہ) یکم رجب ۱۵ رجب مبعث (۲۷ رجب کے دن، ماہ رمضان المبارک کی طاق راتوں، اس ماہ کی آخری دس راتوں میں، معصومین کی زیارت (حرم معصومین) مکہ معظمہ اور خانہ کعبہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت سے غسل ہیں، جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں درج ہے۔

تیمم

مسئلہ نمبر ۱۹۵

جو شخص وضو یا غسل کے لئے پانی استعمال نہیں کر سکتا تو اسے چاہئے کہ تیمم کرے۔ اور آٹھ مقامات ایسے ہیں جہاں وضو یا غسل کے بدلے تیمم کیا جاتا ہے۔

۱۔ وضو یا غسل کے لئے جتنی مقدار میں پانی کی ضرورت ہو اتنا پانی موجود نہیں تو تیمم کرے۔

۲۔ پانی تو موجود ہو لیکن کسی مانع کی وجہ سے اس تک نہ پہنچ سکتا ہو۔ تو تیمم کرے۔

۳۔ اس بات کا خوف ہو کہ پانی کے استعمال سے مرض پیدا ہو جائے گا یا مرض تو موجود ہے لیکن طولانی ہو جائے گا۔ یا شدت اختیار کر جائے گا تو اس موقع پر تیمم کرے۔ اور اگر گرم پانی اس کے لئے مضر نہ ہو تو اس سے وضو یا غسل کرے۔ تیمم صحیح نہیں ہو گا۔

۴۔ پانی کے حاصل کرنے میں یا اس کے استعمال کرنے میں اتنی مشقت ہو جو ناقابل برداشت ہے۔ تو بھی تیمم کرے۔

۵۔ جب کسی کو اس بات کا خوف ہو کہ اگر اس نے پانی کو وضو یا غسل میں استعمال کیا خود وہ یا اس سے وابستہ لوگ پیاس کی وجہ سے مر جائیں گے یا پیاس اس قدر شدت اختیار کر لے گی جو برداشت سے باہر ہو گی یا حیوان کی موت کا خطرہ ہو یا ایسے آدمی کے مر جانے کا خوف ہو جس کی جان کی حفاظت واجب ہوتی ہے۔ تو ان صورتوں میں پانی سے پیاس بجھائی جائے۔ اور وضو یا غسل کے بدلے تیمم کیا جائے۔

۶۔ پانی تو موجود ہے لیکن اس کا بدن یا لباس بھی نجس ہو کہ اگر وہ اس پانی سے لباس یا بدن کو پاک کرے تو وضو یا غسل کے لئے پانی نہیں بچے گا۔ تو اس صورت میں پانی سے تو بدن یا لباس کو پاک کیا جائے اور وضو یا غسل کے بدلے تیمم کیا جائے۔ لیکن اگر اس کے پاس ایسی کوئی چیز نہ ہو جس پر تیمم کیا جاتا ہے۔ تو اس صورت میں اس پانی سے وضو یا غسل کرے۔

۷۔ نماز کا وقت اس قدر تنگ ہو کہ اگر وضو یا غسل بجالایا جائے تو ساری یا بعض نماز وقت کے بعد پڑھنی ہو گی۔ تو بھی تیمم کرے اور نماز کو اپنے وقت میں ادا کرے۔

مسئلہ نمبر ۱۹۶

جس شخص کو وقت کی تنگی کی وجہ سے تیمم کر کے نماز پڑھنی تھی۔ اگر اس وقت میں وضو یا غسل کرے تو اس کا وضو یا غسل باطل ہو گا۔

۸۔ پانی کے استعمال سے کوئی شرعی مانع موجود ہو۔ مثلاً پانی کا برتن سونے یا چاندی کا ہو یا غصبی ہو۔ (اور دوسرا کوئی برتن یا پانی بھی موجود نہ ہو تو اس صورت میں بھی تیمم کرے۔

جن چیزوں پر تیمّم کرنا صحیح ہے

مسئلہ نمبر ۱۹۷

تیمم زمین پر کرنا چاہئے۔ چاہے وہ خاک ہو یا ریت، ڈھیلے ہوں یا پتھر اور گچ یا چونے کے پتھر کو جب تک پکایا نہ گیا ہو اس پر تیمم جائز ہے۔ اور اگر پکایا جا چکا ہے تو بنا بر احتیاط اس پر تیمم جائز نہیں۔
اسی طرح اس مٹی پر بھی تیمم ناجائز ہے جو پکائی جا چکی ہے۔ جیسے پختہ اینٹ یا ٹھیکری اگرچہ اسے کوٹ کر باریک ریزے ہی کیوں نہ کر دیا جائے۔ نیز معدنیات یعنی سونا چاندی نمک اور عقیق پر بھی تیمم ناجائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۹۸

تیمم میں چار چیزیں واجب ہیں

۱۔ پہلے نیت کرے۔

۲۔ پھر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ملا کر اس چیز پر مارے جس پر تیمم صحیح ہوتا ہے اور

ہتھیلیوں کا صرف رکھنا کافی نہیں ہوتا بلکہ مارنا بھی ضروری ہوتا ہے۔

۳۔ پھر دونوں ہتھیلیوں کو تمام پیشانی پر یعنی بالوں کے اگنے کی جگہ سے ابروں اور ناک کے اوپر کے حصہ تک مکمل پھیرے۔ اور بہتر یہ ہے کہ احتیاطا ابروں کو بھی ساتھ ملائے۔

۴۔ اس کے بعد اپنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر اور بائیں ہاتھ کو داہنے کی ہتھیلی کی پشت پر پھیرے۔

یہ حکم تیمم بدل از وضو کا ہے۔ لیکن جو تیمم غسل کے بدلے کیا جائے اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ پھر دوسری مرتبہ اسی طرح ہاتھ مار کر صرف ہتھیلیوں کی پشت پر مذکورہ طریقہ سے پھیرے۔ بلکہ تیمم بدل از وضو میں بھی اگر احتیاط پر عمل کرے تو بہتر ہے۔

نماز

شب و روز میں پانچ نمازیں واجب ہیں۔

۱۔ نماز ظہر چار رکعت ۲۔ نماز عصر چار رکعت ۳۔ نماز مغرب تین رکعت

۴۔ نماز عشاء چار رکعت ۵۔ نماز صبح دو رکعت

سفر میں ہر چار رکعت نماز دو رکعت ادا ہو جاتی ہے۔ جن کی شرائط انشاء اللہ آگے بیان ہوں گی۔

مسئلہ نمبر ۱۹۹

جناب پیغمبر خدا اور آئمہ علیہم السلام کے زمانہ میں نماز جمعہ کی دو رکعتیں واجب عینی ہیں جن کے ادا کرنے سے ظہر کی چار رکعتیں ساقط ہو جاتی ہیں۔ اس کی شرطیں علیحدہ رسالہ میں درج ہیں اور عروۃ الوثقیٰ طبع اول کے حاشیہ اور تیسری چھاپ میں بھی واجب ہے۔

لیکن موجودہ زمانہ میں جب کہ امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ غائب ہیں اگر وہ شرائط پائے جائیں تو بہتر یہ ہے کہ نماز جمعہ کو امید مطلوبیت اور احتیاط کے عنوان سے بجا لائے۔ لیکن صرف نماز جمعہ کافی نہیں بلکہ نماز ظہر کو بھی پڑھے تاکہ پوری طرح یقین حاصل ہو جائے کہ وہ اپنے فرائض سے سبکدوش ہو چکا ہے۔

نماز کے اوقات

مسئلہ نمبر ۲۰۰

نماز ظہر و عصر کا وقت اول ظہر سے لے کر مغرب شرعی تک ہے۔ اور ظہر کا وقت بعض شہروں میں اس طرح پہچانا جاتا ہے۔ کہ شاخص (لکڑی وغیرہ) کا سایہ سورج کے مغرب کی طرف بلند ہونے کے ساتھ ساتھ گھٹتا جاتا ہے۔ اور آخری درجہ تک پہنچ کر مشرق کی طرف بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس وقت نماز ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور بعض شہروں مثلاً مکہ معظمہ میں بعض ایام میں کچھ سایہ باقی رہ جاتا ہے۔ اور گھٹنا ختم ہو جاتا ہے۔ اور بعض ایام میں گھٹنے کے بعد پھر مشرق کی طرف بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ تو اس صورت میں نماز ظہر کا وقت اس وقت ہو جاتا ہے جب سایہ دوبارہ پیدا ہو یا بڑھنے لگے۔

مسئلہ نمبر ۲۰۱

نماز مغرب و عشاء کا وقت اول مغرب سے لے کر نصف شب تک ہے۔ لیکن جو شخص مجبوری کی وجہ سے نماز مغربین کو نصف شب تک نہیں پڑھ سکا (جیسے کسی پر نیند غالب آ گئی یا نماز پڑھنا بھول گیا یا زن حائض نصف شب کے بعد حیض سے پاک ہوئی) تو وہ طلوع فجر صادق تک بھی پڑھ سکتا ہے۔ لیکن جس نے جان بوجھ کر نماز

مغربین کو نصف شب تک تاخیر میں ڈال دیا تو اس نے گناہ کیا ہے۔ اور اس پر واجب ہے کہ طلوع فجر صادق تک نماز پڑھے۔ لیکن احتیاط واجب یہ ہے کہ ادا اور قضاء کی نیت نہ کرے۔

مسئلہ ۲۰۲

"مغرب" اس وقت کا نام ہے جب غروب آفتاب کے بعد مشرق سے ظاہر ہونے والی سرخی سر کے اوپر سے گزر جائے اور "نصف شب" اس وقت ہوتی ہے جب آفتاب غروب ہونے کے بعد طلوع ہونے والے ستارے دائرہ نصف النہار سے گزر کر مغرب کی طرف ڈھل جائیں بنابریں غروب آفتاب سے لے کر طلوع آفتاب تک کے پہلے نصف حصہ کا نام نصف شب ہے اور چونکہ یہ احتمال بھی ہوتا ہے کہ غروب آفتاب سے لے کر فجر صادق کے طلوع ہونے تک کے پہلے نصف حصہ کا نام نصف شب ہے۔ لہذا احتیاط لازم ہے کہ نماز مغربین کو اس نصف حصہ سے تاخیر کر کے نہ پڑھے۔

مسئلہ ۲۰۳

جو سفیدی مشرق کی طرف طول میں نمودار ہوتی ہے اسے "صبح کاذب" کہتے ہیں اور جب یہ سفیدی عرض افق میں پھیل جاتی ہے وہ "صبح صادق" کہلاتی ہے اور یہی نماز صبح کا اول وقت ہے۔

مسئلہ ۲۰۴

وقت داخل ہونے سے پہلے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ لہذا انسان اس وقت نماز شروع کرے جب اسے یقین ہو کہ وقت داخل ہو چکا ہے یا دو عادل گواہی دیں یا عادل اور وقت شناس مؤذن اذان دے دے بلکہ غیر عادل لیکن وقت شناس، موثق اور پابند وقت مؤذن کی اذان پر بھی کفایت کی جا سکتی ہے اور اگر کوئی شخص شک کرے کہ وقت

داخل ہو چکا ہے یا نہیں اور بغیر کسی گواہ یا باوثوق موذن کی اذان کے نماز پڑھ دے تو اسکی نماز باطل ہے البتہ اس صورت میں صحیح ہو سکتی ہے کہ وہ نماز وقت میں ادا ہوئی ہو اور قربتہ الی اللہ کے قصد سے بجالائی گئی ہو۔

مسئلہ ۲۰۵

اگر بادل، یا غبار یا نابینائی یا قید خانہ میں ہونے کی وجہ سے اول وقت کے متعلق علم حاصل نہ ہو سکے تو احتیاط لازم یہ ہے کہ نماز کو اتنی دیر میں شروع کرے کہ اسے وقت کے داخل ہونے کا یقین ہو جائے۔ اور بعید نہیں ہے موانع عمومی مثلاً بادل یا غبار ہونے کی وجہ سے گمان پر بھی نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

قبلہ

خانہ کعبہ اور وہ زمین جس پر کعبہ بر قرار ہے تحت الثریٰ تک اور اس کی بالائی فضا عنان آسمان تک قبلہ کہلاتا ہے۔

مسئلہ ۲۰۶

نماز قبلہ کی طرف منہ کر کے پڑھنی چاہئے لیکن جو لوگ دور رہتے ہیں انھیں نماز میں اس طرح کھڑا ہونا چاہئے کہ کہا جائے وہ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے ہیں۔ اور نماز شروع کرنے سے پہلے اگر ممکن ہے تو قبلہ کی سمت معلوم کرنے کی کوشش کرنا چاہئے! اور اگر دو نفر عادل قبلہ کی سمت کی گواہی دے دیں اور ان کو قبلہ کی سمت شناخت کرنے کا طریقہ بھی معلوم ہو تو ان کی شہادت کو کافی سمجھا جا سکتا ہے اگرچہ ان کے کہنے پر یقین نہ بھی آئے۔ لیکن اگر شناخت کا طریقہ معلوم نہ ہو تو ان کی بات ماننا مشکل ہے۔ اور رائے زنی والی شہادت بھی کافی نہیں ہے۔ اور اگر ان میں سے کوئی ذریعہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر اس ظن اور گمان پر بھی عمل کیا جا سکتا ہے جو مسجد کے محراب

یا مسلمانوں کے قبرستان یا اہل خبرہ کے قول یا ہیئت کے قواعد یا کسی اور ذریعہ سے حاصل ہو عمل کرے۔

مسئلہ ۲۰۷

اگر کوئی شخص کسی وسیلہ سے قبلہ معلوم نہ کر سکے۔ اور اسے کسی طرف کا گمان بھی نہ ہو اور نماز کا وقت بھی وسیع ہو تو ایک نماز کو چاروں طرف پڑھے اور اگر چاروں طرف نماز پڑھنے کا وقت نہ ہو پھر جتنی طرف کا بھی ممکن ہو پڑھے۔ مثلاً ایک نماز کو دو طرف یا تین طرف پڑھنے کا وقت ہے تو اتنی طرف پڑھے اور جتنی طرف پڑھنا رہ گیا ہے بعد میں اس کی قضا کرے۔

لباس

ہر مرد پر واجب ہے کہ وہ نماز کی حالت میں اپنی شرمگاہ کو چھپائے خواہ اسے کوئی دیکھنے والا بھی نہ ہو اور اسے اس طرح چھپائے کہ نہ تو اس کا رنگ ہی دکھائی دے اور نہ ہی درون لباس اسکی صورت۔

مسئلہ ۲۰۸

عورت پر نماز کی حالت میں تمام جسم حتیٰ کہ سر کے بالوں تک کو چھپانا واجب ہے خواہ کوئی نامحرم دیکھنے والا بھی نہ ہو البتہ منہ کا اتنا حصہ جسے وضو میں دھونا واجب ہے اور ہاتھ جوڑوں تک اور پاؤں ٹخنوں تک ڈھانپنا واجب نہیں۔ لیکن کچھ مقدار ان میں سے بھی ڈھانپ لے تاکہ یقین حاصل ہو جائے کہ باقی ان کے ساتھ والا متصل جسم کا حصہ ڈھانپا جا چکا ہے۔

لباس نماز

جس لباس کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے اس میں چند شرطیں ہیں۔
۱۔ پاک ہو چاہے وہ لباس شرم گاہ کو چھپائے ہوئے ہو یا کوئی دوسرا لباس ہو

مسئلہ ۲۰۹

اگر کسی کو علم نہ ہو کہ اس کا بدن یا لباس نجس ہے اور نماز پڑھ لے اور نماز کے بعد معلوم ہو تو نماز صحیح ہے۔ اور اگر نجس ہونا بھول جائے اور اس کے ساتھ نماز پڑھ لے تو وہ نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۲۱۰

۱۔ اگر کسی شخص کے پاس نجس لباس کے علاوہ کوئی دوسرا لباس نہ ہو اور سردی وغیرہ کی وجہ سے اسے اتار بھی نہ سکتا ہو تو پھر اس نجس لباس کے ساتھ نماز پڑھے اس کی یہ نماز صحیح ہے۔ اور اگر اسکا اتارنا ممکن ہو تو اسے اختیار ہے چاہے اسی نجس لباس کے ساتھ نماز پڑھے اور چاہے تو اسے اتار کر ننگے ہو کر نماز پڑھے۔
۲۔ نماز کے لباس کے لئے دوسری شرط یہ ہے کہ وہ مباح ہو یعنی غصبی نہ ہو۔ !

مسئلہ ۲۱۱

اگر اس رقم سے لباس خرید کرے جس کے عین مال میں خمس یا زکوۃ واجب ہو چکے ہیں اور وہ خمس یا زکوۃ ادا نہ کرے تو ایسے لباس میں نماز پڑھنا باطل ہے۔
۳۔ نماز پڑھنے والے کا لباس مردار حیوان کے اجزاء سے نہ بنا ہو چاہے وہ مردار حلال گوشت ہو یا حرام گوشت بلکہ احتیاط لازم یہ ہے کہ مردار مچھلی کے اجزاء سے بنے ہوئے لباس میں بھی نماز نہ پڑھے۔

مسئلہ ۲۱۲

اگر کسی لباس میں شک ہو کہ یہ مردار حیوان کے اجزاء سے ہے یا نہ؟ تو اس میں نماز پڑھی جا سکتی ہے۔

۴۔ نماز پڑھنے کا لباس حرام گوشت جانور کے اجزاء سے نہ ہو چاہے اسکا تزکیہ (ذبح وغیرہ) کیا جا چکا ہے یا زندہ سے جدا کیے گئے ہوں۔ لہٰذا حرام گوشت کے چمڑے، گوشت، ہڈی، بال، پشم، پر اور کھال میں نماز پڑھنا ناجائز ہے حتیٰ کہ اگر اس کا ایک بھی نمازی کے بدن یا لباس پر لگ جائے اور اس کے ساتھ نماز پڑھی جائے تو وہ نماز باطل ہے۔ چاہے وہ حرام گوشت جانور خون جہندہ رکھتے ہوں یا نہ۔

مسئلہ ۲۱۳

اگر کسی اونی کپڑے کے متعلق شک ہو کہ وہ حرام گوشت جانور کے اجزاء سے ہے یا حلال گوشت کے اجزاء سے یا حیوان کے علاوہ کسی اور چیز کے اجزا سے تو اس لباس میں نماز پڑھنا صحیح ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ ہر دو صورتوں میں احتیاطاً ترک کرے۔

۵۔ اگر نمازی مرد ہے تو اس کے لئے حرام ہے کہ اسکا لباس طلاباف یعنی سونے کے تاروں سے بنا ہوا ہو چاہے تمام لباس ہی سونے سے ہو یا اس میں کچھ مخلوط تاریں ہوں۔ بلکہ نماز کے علاوہ بھی مرد کے لئے سونے سے بنا ہوا لباس یا طلائی انگوٹھی پہننا یا سونے کی زنجیر سینے پر لٹکانا حرام ہے۔

۶۔ نماز پڑھنے والے مرد کا لباس خالص ریشم کا نہ ہو چاہے وہ لباس شرم گاہ کو چھپا سکتا ہو یا نہ۔ خواہ ریشمی لباس کے علاوہ کوئی اور لباس اس کے پاس ہو یا نہ؟ اور احتیاط لازم یہ ہے کہ ریشمی ٹوپی، ازار بند اور رومال سے بھی اجتناب کرے۔

مسئلہ ۲۱۴

چند مقامات ایسے ہیں کہ اگر نماز پڑھنے والے کا بدن یا لباس نجس ہو تو بھی نماز صحیح ہے۔

اول۔ جب کسی زخم یا پھوڑے کا خون لباس یا بدن پر ہو اور اس کا پاک کرنا لباس کا تبدیل کرنا اکثر لوگوں کے لئے دشوار ہو تو ایسی صورت میں جب تک نہ زخم یا پھوڑا اچھا

نہ ہو جائے۔ اسی بدن یا لباس کے ساتھ نماز پڑھ سکتا ہے اور اگر پاک کرنے یا لباس کے تبدیل کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔ تو بنا بر احتیاط لازم ہے کہ اسے پاک کرے یا لباس کو تبدیل کرے۔

دوم۔ بدن یا لباس پر خون (درہم بغلی) کی مقدار لگا ہوا ہو تو اتنی مقدار میں نماز پڑھنا صحیح ہے۔ بشرطیکہ یہ خون، حیض یا نفاس یا استحاضہ یا کتے یا خنزیر یا مردار یا حرام گوشت جانور کا نہ ہو۔

سوم۔ بہت چھوٹی سی چیز جو تنہا ساتر نہ بن سکتی ہو۔ جیسے ٹوپی چھوٹا سا رومال یا جراب وغیرہ اسی طرح اگر انگوٹھی یا گوشوارہ نجس ہو تو بھی اس میں نماز صحیح ہے۔

چہارم۔ وہ عورت جو بچے کی پرورش کر رہی ہو اور اس کے پاس صرف ایک ہی لباس یا بہت سے لباس ہوں لیکن نجس لباس پہننے پر مجبور ہے تو وہ اسی نجس لباس کے ساتھ نماز پڑھ سکتی ہے۔ لیکن اس کے لئے یہ حکم ہے کہ شب و روز میں اس لباس کو ایک مرتبہ ضرور پاک کرے اور بہتر یہ ہے کہ اسے عصر کے وقت پاک کرے تاکہ نماز ظہر، عصر، مغرب، اور عشاء اسی پاک شدہ لباس میں پڑھے۔

نماز کا مکان

جس مکان میں نماز پڑھی جا رہی ہے اس کی
چند شرائط ضروری ہیں۔
ا۔ مباح ہو یعنی غصبی نہ ہو۔

مسئلہ ۲۱۵

جو شخص کسی غصبی جگہ پر نماز پڑھے اور اس کے غصبی ہونے کے علم کے ساتھ عمداً نماز پڑھے تو اسکی نماز باطل ہے۔ لیکن اگر اسے اس کے غصبی ہونے کا علم نہ ہو یا وہ اس کا غصبی ہونا بھول گیا ہو اور بعد از نماز یاد آئے تو اسکی وہ نماز صحیح ہے لیکن

اگر اس نے خود اس جگہ کو غصب کیا ہو۔ اور بھول کر اس میں نماز پڑھ لے تو احتیاط لازم یہ ہے کہ اس نماز کو دوبارہ پڑھے۔

مسئلہ ۲۱۶

جو شخص اس حکم شرعی کو نہیں جانتا کہ غصبی جگہ پر نماز حرام ہے۔ اور یہ حکم جاننے میں بھی کوتاہی کی ہے۔ اور غصبی جگہ میں نماز پڑھ لی ہے تو اسکی نماز باطل ہے۔

۲۔ نماز کی جگہ ساکن ہو متحرک نہ ہو۔

اختیاری حالت میں گھوڑے کی پشت، موٹر، ریل گاڑی، کشتی یا کسی ایسی چیز پر نماز پڑھنا جو حرکت کر رہی ہو باطل ہے۔ اگر کسی مجبوری کی بناء پر ایسی جگہ پر نماز پڑھے تو جتنا بھی اس سے ممکن ہو سکے قبلہ کی طرف منہ کرے اور اگر سواری قبلہ سے پھر جائے تو نمازی فوراً قبلہ کی طرف منہ پھیر لے ہو سکے تو حرکت کی حالت میں کوئی چیز قرات نہ کرے بلکہ آرام کی حالت میں ذکر و قرات وغیرہ کرے۔

۳۔ نماز ایسی جگہ پر پڑھے جہاں قرار و اطمینان ہو۔ پس ایسی جگہ نماز پڑھنا جہاں احتمال ہو کہ اطمینان سے نماز نہیں پڑھی جا سکے گی۔ مثلاً وہاں ہوا یا بارش یا لوگوں کا ہجوم ہو تو احتیاط لازم یہ ہے کہ وہاں نماز نہ پڑھے۔

۴۔ احتیاط لازم یہ ہے کہ ایسی جگہ نماز نہ پڑھے جہاں ٹھہرنا حرام ہو۔ جیسے ایسی چھت کے نیچے یا ایسی دیوار کے کنارے جو خراب اور گرنے کے قریب ہوں۔

۵۔ ایسی چیز پر نماز نہ پڑھے جہاں ٹھہرنا یا کھڑا ہونا حرام ہے۔ اور اسکی بے احترامی کا سبب ہو مثلاً قرآن کے اوراق یا کسی معصوم کی قبر یا ایسی تحریر جس میں اللہ تعالیٰ یا معصومین کے نام ہوں ایسی تمام چیزوں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا حرام ہے۔

۶۔ ایسے مکان میں نماز پڑھنا حرام ہے جہاں نماز کو صحیح طریقہ پر انجام نہیں دیا جا سکتا مثلاً اختیاری حالت میں ایسی چھت کے نیچے نماز پڑھنا صحیح نہیں جو اس قدر نیچے ہو کہ وہاں انسان کھڑے ہو کر نماز ادا نہ کر سکتا ہو یا صحیح طریقہ سے رکوع و سجود بجا نہ لا سکتا ہو۔

۷۔ کسی معصوم علیہ السلام کی قبر کے آگے ہو کر نماز نہ پڑھے، اور احتیاط لازم یہ ہے کہ قبر کے برابر ہو کر بھی نہ پڑھے۔ البتہ اگر قبر اور نمازی کے درمیان کوئی چیز دیوار وغیرہ کی مانند حائل ہو تو کوئی حرج نہیں، لیکن قبر مبارک صندوق شریف یا ضریح اقدس یا قبر پر پڑا ہوا کپڑا حائل بننے میں کافی نہ ہو گا۔

۸۔ نماز پڑھنے کی جگہ نجس ہو جائے تو وہ نجاست ایسی نہ ہو جو بدن یا لباس میں بھی سرایت کر جائے۔ اگر سرایت کرنے والی نہ ہو تو کوئی حرج نہیں لیکن مقام سجدہ کا ہر قسم کی نجاست سے پاک ہونا ضروری ہے۔

۹۔ سجدہ کی جگہ پاؤں اور گھٹنے رکھنے کی جگہ سے چار انگلیوں سے (بند کر کے) اونچی یا نیچی نہ ہو۔

مسئلہ ۲۱۸

مرد اور عورت کا برابر کھڑے ہو کر یا عورت کا مرد سے آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر عورت مرد کے پیچھے کھڑی ہو یا دونوں میں دس ذراع (گز) کا فاصلہ ہو یا کوئی حائل مانند دیوار یا پردہ کے ہو تو یہ کراہت زائل ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۲۱۹

مستحب ہے کہ انسان مسجد میں نماز ادا کرے۔ اور سب سے افضل مسجد الحرام ہے کہ جس میں ایک نماز کا ثواب دس لاکھ نماز کے برابر ہے۔ اسکے بعد مسجد نبویؐ ہے جس میں ایک نماز کا ثواب دس ہزار نماز کے برابر ہے۔ اس کے بعد مسجد کوفہ اور مسجد اقصیٰ ہے کہ جن میں ایک نماز ہزار نماز کے برابر ہے اس کے بعد جامع مسجد ہے کہ جن میں ایک نماز سو نمازوں کے برابر ہے اس کے بعد محلّہ کی مسجد ہے جس میں ایک نماز پچیس نمازوں کا ثوب رکھتی ہے۔ اس کے بعد بازار کی مسجد ہے جس میں ایک نماز کا ثواب بارہ نمازوں کے برابر ہے۔ عورت کے لئے گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے بلکہ گھر کے بھی اس کمرہ میں جو وسط میں ہے۔

احکام مسجد

مسئلہ ۲۲۰

مسجد کی سونے سے زینت کرنی حرام ہے اور احتیاط لازم یہ ہے کہ روح دار چیز کا نقش بھی نہ کیا جائے۔

مسئلہ ۲۲۱

اگر کسی نے مسجد کو غصب کر کے اپنی ملکیت میں داخل کر لیا ہو یا اسے سڑک و کوچہ میں ملا دیا گیا ہو تو بھی اسے نجس کرنا حرام اور نجس ہو گئی ہو تو پاک کرنا واجب ہے۔ اور مسجد کے تمام احکام اس پر جاری ہوں گے۔

مسئلہ ۲۲۲

مسجد کو نجس کرنا حرام ہے۔ اور اگر نجس ہو گئی ہو تو اسے فوراً پاک کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۲۲۳

اگر کسی شخص کو نماز کے وقت معلوم ہو جائے کہ مسجد نجس ہو گئی ہے۔ اور وقت نماز بھی وسیع ہے تو پہلے مسجد کو پاک کرے پھر نماز پڑھے لیکن اگر وقت تنگ ہے تو پہلے نماز پڑھے۔

مسئلہ ۲۲۴

اگر کسی نے وقت کے وسیع ہونے کے باوجود مسجد کو پاک نہیں کیا اور پہلے نماز پڑھ لی تو اس کی نماز توصحیح ہے لیکن مسجد کی تطہیر میں دیر کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوا ہے۔

مسئلہ ۲۲۵

مسجد کو صاف رکھنا، اس میں چراغ جلانا، داخل ہونے کے وقت دایاں پاؤں اور نکلتے وقت بایاں پہلے رکھنا مستحب ہے۔ اسی طرح مستحب ہے کہ جوتے کی اس نجاست کو صاف کرلے، جس سے مسجد نجس ہوجائے بلکہ بالکل نجاست نہ ہو۔

مسئلہ ۲۲۶

مسجد میں تھوکنا یا ناک صاف کر کے اس میں ڈالنا، بغیر ضرورت کے اس میں سونا۔ سوائے اذان یا وعظ و نصیحت کے آواز کا بلند کرنا ایسے اشعار کا پڑھنا جن کا تعلق وعظ و نصیحت یہ حمد خدا یا فضائل و مصائب محمد و آل سے نہ ہو۔ پیاز، لہسن کھا کر اس میں آنا یا کوئی ایسی چیز کھا کر آنا جس سے بدبو آئے اور ـــ بچوں اور دیوانوں کو اس میں آنے دینا مکروہ ہے۔

اذان و اقامت

نماز واجب یومیہ کے لئے اذان و اقامت کہنا مستحب ہے۔ اور خصوصاً اقامت کہنا مستحب موکدہ ہے۔

مسئلہ ۲۲۷

اذان اور اقامت پنجگانہ نمازوں کے ساتھ مخصوص ہیں۔ اور نماز عیدین میں بجائے اذان و اقامت کے تین مرتبہ (الصلواۃ) کہنا مستحب ہے۔ اور دوسری واجب نمازوں مثلاً نماز آیات یا نماز جنازہ کے لئے (الصلواۃ) کہنا معلوم نہیں البتہ رجاء مطلوبیت (اگر خدا کو منظور ہے) کے قصد سے کہنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۲۸

اذان کے بیس جملے ہیں۔

٤ مرتبہ ۔ اللہ اکبر۔۲ مرتبہ لہ الا اللہ ۔۲

مرتبہ ۔ اشہد ان محمدا رسول اللہ

۲ مرتبہ ۔ حی علی الصلوۃ ۔ ۲ مرتبہ حی علی الفلاح

۲ مرتبہ ۔ حی علی خیر العمل ۔۲ مرتبہ ۔ اللہ اکبر

۲ مرتبہ ۔ لاالہ الا اللہ اور اقامت کے انیس جملے ہیں

۲ مرتبہ ۔ اللہ اکبر۔۲ مرتبہ ۔ اشہد ان لاالہ الا اللہ ۔۲

مرتبہ ۔ اشہد ان محمدا رسول اللہ

۲ مرتبہ ۔ حی علی الصلوٰۃ ۲ مرتبہ ۔ حی علی الفلاح ۲

مرتبہ ۔ حی علی خیرالعمل

۲ مرتبہ ۔ قد قامت الصلوٰۃ ۲ مرتبہ اللہ اکبر ایک

مرتبہ ۔ لاالہ الا اللہ

مسئلہ ۲۲۹

اشہد ان محمدا رسول اللہ کے بعد (دو مرتبہ) اشہد ان علیا امیر المومنین ولی اللہ قربت کے قصد سے کہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

واجبات نماز

مسئلہ ۲۳۰

واجبات نماز گیارہ ہیں۔

۱۔ نیت ۲۔ قیام ۳۔ تکبیرۃ الاحرام (اللہ اکبر کہنا) ۴۔ رکوع ۵۔ سجود ۶۔ قرات ۷۔ ذکر ۸۔ تشہد ۹۔ سلام ۱۰۔ ترتیب ۱۱۔ موالات

مسئلہ ۲۳۱

نماز کے مذکورہ واجبات میں سے بعض رکن ہیں یعنی اگر انسان ان کو بجا نہ لائے یا ان کو کم یا زیادہ کر دے چاہے جان بوجھ کر ایسا کرے۔ یا بھول کر نماز ہر حالت میں باطل ہے اور وہ یہ ہیں۔

۱۔ نیت ۲۔ تکبیرۃ الاحرام ۳۔ قیام ۴۔ رکوع ۵۔ دونوں سجدے البتہ نیت میں زیادتی کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

ان کے علاوہ دیگر واجبات غیر رکن ہیں، جن کو جان بوجھ کر کم یا زیادہ کر دیا جائے۔ یا چھوڑ دیا جائے تو نماز باطل ہوتی ہے اگر بھول کر ایسا کیا جائے۔ تو باطل نہیں ہوگی۔ البتہ ترتیب اور موالات کے بعض مقامات ایسے ہیں جن میں اگرچہ بھول کر بھی ان کو چھوڑ دیا جائے۔ پھر بھی نماز باطل ہو جاتی ہے۔ ان کا تذکرہ آگے ہوگا۔

نیت

مسئلہ ۲۳۲

نماز ہو یا روزہ یا دوسری تمام عبادتیں ان میں نیت کا مقصد یہ ہے کہ انسان کا یہ مقصد ہو کہ میں جو یہ کام کر رہا ہوں اس سے تقرب خداوند عالم اور اس کی رضامندی یا اس کے ثواب کی امید یا عذاب کا خوف مد نظر ہے اور یہ ضروری نہیں کہ نیت کو زبان سے ادا کرے یا اپنے دل میں ایک خاص طریقے سے گزارے۔ بلکہ عبادات کے محرک ہوں کہ اسے اس پر آمادہ کریں اور وہ امر خداوندی کی بجا آوری اور قربت خداوندی کے حاصل کرنے کے لئے آمادہ ہو جائے یہی نیت کے لئے کافی ہے۔

تکبیرۃ الاحرام

کا مقصد یہ ہے کہ ہر نماز کو شروع کرتے وقت "اللہ اکبر" کہنا چونکہ یہ نماز کا پہلا جز ہوتا ہے جس کے کہنے کے بعد نماز قطع کرنا حرام ہو جاتا ہے اسلئے اسے تکبیرۃ الاحرام

کہتے ہیں اور یہ رکن ہے۔ اسکو عمداً یا بھول کر نہ کہنے یا ایک سے زائد مرتبہ کہنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۲۳۴

تکبیرۃ الاحرام کو صحیح طور پر بجالانا واجب ہے۔ اور اللہ اکبر کی بجائے کوئی دوسرا جملہ مثلاً اللہ تعالیٰ اکبر کہنا بھی جائز نہیں ہے نہ ہی اس کا ترجمہ کافی ہوتا ہے۔

مسئلہ ۲۳۵

تکبیرۃ الاحرام کہنے کے وقت مکمل آرام اور سکون کے ساتھ کھڑا ہو۔

مسئلہ ۲۳۶

تکبیرۃ الاحرام کو قیام کی حالت میں بجالانا اور اسی طرح رکوع کو بھی قیام سے بجالانا جسے قیام متصل برکوع کہتے ہیں واجب رکن ہے اور اگر کوئی شخص رکوع سے پہلے عمداً یا بھول کر بیٹھ جائے تو اس پر واجب ہے کہ سیدھا کھڑا ہو کر پھر رکوع میں جائے اگر سیدھا کھڑا نہ ہو اور رکوع میں چلا جائے تو نماز باطل ہے خواہ یہ عمداً ہو یا سہواً ہو۔

مسئلہ ۲۳۷

پہلی اور دوسری رکعت میں حمد و سورہ اور تیسری و چوتھی رکعت میں حمد یا تسبیحات اربعہ (سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ۔ واللہ اکبر) پڑھنے کے وقت اور رکوع کے بعد قیام کرنا اگرچہ واجبات میں سے ہے لیکن رکن نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۸

جو قیام ضروری ہے اس میں واجب ہے کہ سیدھا کھڑا ہو بدن کو نہ ہلائے کسی طرح ٹیڑھا نہ ہو، کسی چیز پر سہارا نہ کرے اگر تھوڑا سا جھکاؤ ہو یا بدن سکون میں نہ ہو یا کسی

چیز پر سہارا کئے ہو تو اس کی نماز صحیح نہیں ہے البتہ یہ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۳۹

اگر کوئی شخص اس قدر مجبور ہے کہ کسی بھی صورت میں کھڑا نہیں ہو سکتا تو اسے چاہئے کہ وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے اور بیٹھنے کی حالت میں بھی جہاں تک ممکن ہے مسئلہ نمبر ۲۳۸ میں مذکورہ صورتوں کی رعایت کرے۔ البتہ اگر مجبور ہے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۴۰

جو شخص اتنا مجبور ہے کہ بیٹھ کر بھی نماز نہیں پڑھ سکتا وہ داہنے پہلو اس طرح لیٹ کر پڑھے جس طرح میت کو قبر میں لٹاتے ہیں۔ اور اگر داہنے پہلو نہیں لیٹ سکتا تو اسی طرح بائیں پہلو لیٹے اور اگر بائیں پہلو بھی نہیں لیٹ سکتا تو پشت کے بل اسطرح لیٹ کر پڑھے۔ جس طرح دم نکلنے کے وقت آدمی کو لٹاتے ہیں جس طرح مسئلہ ۱۶۷ میں گزر چکا ہے۔

قرات

مسئلہ ۲۴۱

نماز صبح اور دوسری نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں رکوع سے پہلے سورہ حمد اور اس کے بعد قرآن مجید کا کوئی بھی سورہ پڑھنا واجب ہے۔ (سوائے ان سورتوں کے جن میں سجدہ واجب ہے) جیسے الم تنزیل حم سجدہ، والنجم اور اقراء باسم

مسئلہ ۲۴۲

مرد کے لئے واجب ہے کہ صبح، مغرب، اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں کو بلند آواز سے

پڑھے اور عورت کی آواز کو اگر کوئی غیر محرم سنتا ہے تو آہستہ پڑھے۔ ورنہ اسے اجازت ہے چاہے آہستہ پڑھے یا بلند آواز سے اور مرد و عورت پر واجب ہے کہ نماز ظہر و عصر کی چاروں رکعتیں اور مغرب کی تیسری اور عشاء کی آخری دو رکعتیں آہستہ پڑھیں اور جمعہ کے دن مردوں پر مستحب ہے کہ نماز جمعہ اور نماز ظہر بلند آواز سے پڑھیں۔ اگرچہ آہستہ پڑھنا احوط ہے۔

مسئلہ ۲۴۳

نماز ظہر و عصر میں بسم اللہ..... بلند آواز سے پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۲۴۴

جن نمازوں میں حمد و سورہ کو بلند آواز سے پڑھنا واجب ہے کوئی شخص آہستہ پڑھے یا جہاں آہستہ پڑھنا واجب ہے وہاں بلند آواز سے پڑھے۔ تو اسکی نماز باطل ہے البتہ اگر بھول کر ایسا کیا ہے یا اسے اس مسئلہ کا علم ہی نہ تھا تو نماز صحیح ہے لیکن اگر متوجہ کرانے کے باوجود بھی اس نے مسئلہ معلوم نہ کیا اور نمازیں پڑھتا رہا۔ بناء بر احتیاط لازم۔ تو ان نمازوں کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۲۴۵

جو شخص حمد یا سورة میں سے کسی کلمہ کو نہ جانتا ہو یا جان بوجھ کر کسی کلمہ کو چھوڑ دے یا ایک حرف ادا کرنے کے بجائے کوئی دوسرا حرف ادا کر دے جیسے "ض" کی بجائے "ظ" کہہ دے یا جہاں زیر پڑھنی ہے وہاں زبر اور جہاں زبر پڑھنی ہے وہاں زیر پڑھ دے یا جہاں مد پڑھنا ضروری ہے۔ جیسے ولا الضالین میں ہے وہاں نہ پڑھے تو نماز باطل ہے۔ اور احتیاط لازم یہ ہے کہ وقف بحرکت اور وصل بسکون بھی نہ کرے۔

مسئلہ ۲۴۶

نماز مغرب کی تیسری رکعت، نماز عشاء کی تیسری اور چوتھی رکعت اور نماز ظہر و عصر کی تیسری اور چوتھی رکعت میں واجب ہے کہ آہستہ سے سورہ حمد ایک مرتبہ یا تسبیحات اربعہ

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر

ایک مرتبہ پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ احتیاطاً تسبیحات اربعہ کو تین مرتبہ پڑھے اور اگر جان بوجھ کر بلند آواز سے پڑھے گا تو نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۲۴۷

پہلی رکعت میں سورہ حمد شروع کرنے سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا۔ نماز ظہر و عصر میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا سورہ قل ھو اللہ احد پڑھنے کے بعد ایک یا دو یا تین مرتبہ کذالک اللہ ربی یا تین مرتبہ کذالک اللہ ربنا کہنا مستحب ہے۔

رکوع

مسئلہ ۲۴۸

نماز چاہے واجب ہو یا مستحب اس کی ہر رکعت میں ایک رکوع بجالایا جائے لیکن نماز آیات کی ہر رکعت میں پانچ رکوع واجب ہیں رکوع رکن ہے یعنی اگر جان بوجھ کر یا بھولے سے رکوع کم یا زیادہ ہو جائے تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔

اور رکوع میں چند چیزیں واجب ہیں

۱۔ ہاتھوں کو زانوؤں تک پہنچانا۔

۲۔ ذکر رکوع کا بجا لانا اور بہتر ہے کہ رکوع میں احتیاطاً تین مرتبہ سبحان اللہ یا ایک مرتبہ

سبحان ربی العظیم وبحمدہ

کہے اگر بجائے مذکورہ تسبیح کے تین مرتبہ کوئی دوسرا ذکر مثلاً

الحمد للہ یا اللہ اکبر

کہے تو بھی کافی ہے۔

۳۔ رکوع میں واجب ذکر کہنے کی مقدار تک بدن کو بالکل آرام سے رکھنا لہٰذا اگر کوئی شخص جان بوجھ کر ذکر رکوع کو حالت حرکت میں پڑھے۔ تو احتیاط لازم یہ ہے کہ بدن کو آرام میں لاکر ذکر دوبارہ پڑھے اور نماز کو تمام کرنے کے بعد اسکا اعادہ کرے۔

۴۔ رکوع سے سر کو بلند کرنے کے بعد سیدھا کھڑا ہونا۔

۵۔ سیدھا کھڑے ہونے کے بعد جسم کو آرام دے کر پھر سجدہ میں جانا۔

مسئلہ ۲۴۹

اگر کوئی شخص مرض یا کسی دوسرے عذر کی وجہ سے رکوع کی حالت میں آرام سے کھڑا نہیں ہو سکتا تو اسے چاہئے کہ رکوع کی مقدار جھکے اور اسی حالت میں ذکر رکوع پڑھے۔

مسئلہ ۲۵۰

اگر ذکر واجب پڑھنے کے دوران کسی کا بدن بے اختیار حرکت میں آجائے تو اس پر واجب ہے کہ جب بدن کو آرام ہو جائے تو دوبارہ ذکر پڑھے۔

مسئلہ ۲۵۱

جب کوئی انسان مجبوری کی وجہ سے بیٹھ کر رکوع کر رہا ہے تو اسے چاہئے کہ رکوع کے لئے اس قدر خم ہو کہ اسکا منہ زانوؤں کے مقابل تک پہنچ جائے۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ منہ کو مقام سجدہ کے مقابل تک پہنچائے۔

مسئلہ ۲۵۲

سر کو رکوع سے اٹھانے کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ کہنا مستحب ہے۔

سجدہ

مسئلہ ۲۵۳

نماز خواہ واجب ہو یا مستحب اس کی ہر رکعت میں دو سجدے واجب ہیں اور پیشانی کو زمین پر تعظیم کے قصد سے رکھنے کا نام سجدہ ہے اور دونوں سجدے مل کر ایک رکن ہے۔ سجدہ میں چند چیزیں واجب ہیں۔

۱۔ سات اعضاء یعنی پیشانی، دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کے انگوٹھوں کو زمین پر رکھنا۔

۲۔ ذکر سجود کا بجا لانا۔ اور بہتر یہ ہے کہ احتیاطاً تین مرتبہ "سبحان اللہ" یا ایک مرتبہ "سبحان ربی الاعلیٰ وبحمدہ" کہے تو بھی کافی ہے۔

۳۔ ذکر واجب کی مقدار بدن کو بالکل آرام سے رکھنا۔ بلکہ اگر ذکر مستحب کو بھی سجدہ وارد ہونے کے قصد سے پڑھے، پھر بھی بدن آرام سے رکھے۔

۴۔ سجدہ سے سر کو اٹھانا۔

۵۔ سر اٹھانے کے بعد بدن کو آرام دے کر پھر دوسرے سجدہ میں جانا۔

۶۔ ذکر پڑھنے کے دوران سات اعضا سجدہ کو زمین پر برقرار رکھنا۔

لہٰذا اگر کوئی شخص بھول کر (پیشانی کے علاوہ) کسی عضو کو زمین سے اٹھالے تو احتیاط لازم یہ ہے کہ اسے دوبارہ زمین پر رکھ کر دوبارہ اس ذکر کو پڑھے۔

۷۔ زمین پر پیشانی کی جگہ کا پاؤں رکھنے کی جگہ سے چار (متصل) انگلیوں سے زیادہ بلند نہ ہونا۔ اور اگر پست و فراز کی جگہ میں جس کی نشیبی وفرازی کا صحیح اندازہ نہیں۔ پیشانی کی جگہ چار انگشت سے کچھ معمولی زیادہ ہو جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔

۸۔ پیشانی کا ان چیزوں پر رکھنا جن پر سجدہ صحیح ہوتا ہے۔ سجدہ ان چیزوں پر کرنا صحیح ہوتا ہے۔ زمین یا وہ چیزیں جو زمین سے اگتی ہیں اور کھائی یا پہنی نہیں جاتیں اور نہ ہی معدنیات ہیں اور جو گھاس پتے وغیرہ انسانی خوراک نہیں ہے۔ ان پر بھی سجدہ صحیح ہے۔ اور سجدہ کے لئے سب سے بہتر خاک شفا (تربت) قبر سید الشہداء علیہ السلام،

ہے۔
۹۔ سجدہ کرنے کی جگہ کا پاک ہونا۔
۱۰۔ ذکر سجدہ کو صحیح عربی میں پے در پے بجالانا۔

مسئلہ ۲۵۴
اگر نماز کے دوران سجدہ گاہ گم ہو جائے اور کوئی ایسی چیز بھی اس کے لئے پاس نہ ہو جس پر سجدہ کرنا صحیح ہوتا ہے اگر نماز کا وقت وسیع ہے تو اس نماز کو منقطع کر کے سجدہ گاہ تلاش کرنے کے بعد دوبارہ شروع کرے۔ اور اگر وقت تنگ ہے تو پھر ایسے لباس پر جو روئی یا پٹ سن وغیرہ سے بنایا گیا ہو سجدہ کرے اور اگر لباس پر سجدہ کرنا ممکن نہ ہو تو پھر ہتھیلی کی پشت پر یا کسی معدنی چیز پر سجدہ کرے۔ لیکن احتیاط لازم ہے کہ جب تک پشت دست پر سجدہ کرنا ممکن ہو کسی معدنی چیز پر سجدہ نہ کرے۔

مسئلہ ۲۵۵
سجدہ میں دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو زمین پر رکھنا واجب ہے لیکن اگر مجبوری کی وجہ سے ایسا نہ کر سکتا ہو تو ہتھیلیوں کی پشت کو زمین پر رکھے۔

مسئلہ ۲۵۶
دوران نماز اگر پیشانی کو کسی ایسی جگہ پر رکھے جو کھڑے ہونے کی جگہ سے اس قدر بلند ہو کہ اسے حالت سجدہ سے باہر کر دے۔ تو اسے چاہئے کہ پیشانی کو وہاں سے ہٹا کر اس جگہ پر رکھے جس پر سجدہ صحیح ہوتا ہے۔

مسئلہ ۲۵۷
اگر کوئی شخص پیشانی کو زمین پر نہیں رکھ سکتا۔ تو اسے چاہئے کہ سجدہ کے لئے جتنا جھک سکتا ہے جھکے اور سجدہ گاہ کو بلند کر کے اس پر سجدہ کرے۔ اور اگر جھک بھی نہیں سکتا تو سر سے اشارہ کرے اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتا۔ تو آنکھوں سے اشارہ کرے۔

اور ساتھ ہی احتیاط واجب ہے۔ کہ جتنا ممکن ہو سکے سجدہ گاہ کو بلند کر کے پیشانی پر لگائے۔

مسئلہ ۲۵۸

دونوں سجدوں کے درمیان "استغفر اللہ ربی و اتوب الیہ" اور اٹھتے وقت "بحول اللہ وقوتہ اقوم واقعد" کہنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۲۵۹

تشہد میں چند امور واجب ہیں۔ اور شہادتین اور صلواۃ کا پڑھنا۔ یعنی ذکر تشہد اس طرح پڑھے۔

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده

ورسوله اللهم صل على محمد وآل محمد

۳۔ ذکر کو بیٹھ کر پڑھنا ۴۔ اطمینان کی حالت میں پڑھنا۔ ۵۔ مذکورہ ترتیب کے ساتھ ادا کرنا۔ ۶۔ کلمات وحروف کو بطور معمول اور پے درپے ادا کرنا۔ ۷۔ بغیر غلطی کے صحیح عربی میں ادا کرنا۔

مسئلہ ۲۶۰ سلام

سلام کے دو جملے ہیں۔

۱۔ السلام علينا وعلى عباده الصالحين السلام عليكم ورحمة

الله وبركاته

اور احتیاط واجب یہ ہے کہ اگر پہلے جملے کو پڑھے تو دوسرے کو بھی ضرور پڑھے۔ البتہ دوسرے جملے کا تنہا پڑھنا بھی کافی ہوتا ہے۔ اور السلام علیک ایها النبی ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، وہ سلام نہیں جس سے نماز تمام ہو جاتی ہے بلکہ آخری رکعت کے تشہد کا جز ہے جس کا پڑھنا مستحب ہے۔ اور یہ معلوم نہیں کہ آخری رکعت کے علاوہ کسی اور رکعت کے تشہد کا بھی جز ہے یا نہیں؟

ترتیب اور موالات

نمازی پر واجب ہے کہ نماز کو اس ترتیب کے ساتھ بجالائے جو بیان ہو چکی ہے یعنی پہلے تکبیرۃ الاحرام کہے اس کے بعد حمد اور سورہ پڑھے پھر رکوع اور بعد میں سجدہ کرے۔ اسی طرح باقی افعال بجالائے۔

مسئلہ ۲۶۱

اگر کوئی شخص جان بوجھ کر مذکورہ ترتیب کے خلاف افعال نماز بجالائے۔ اگر وہ رکوع یا دونوں سجدے یا ایک سجدہ ہو تو نماز باطل ہے اور اگر ان کے علاوہ کوئی اور چیز ہو مثلاً سورۃ کو حمد سے پہلے بجالائے تو احتیاط لازم یہ ہے کہ حمد کو پڑھنے کے بعد سورۃ کو دوبارہ پڑھے اور نماز کو تمام کرے اور اس کے بعد نماز کا اعادہ بھی کرے۔

مسئلہ ۲۶۲

نماز کے مذکورہ افعال یعنی تکبیرۃ الاحرام حمد و سورہ، رکوع، سجود، تشہد اور سلام کو پے در پے بجالانا واجب ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص جان بوجھ کر یا بھول کر افعال نماز میں اس قدر فاصلہ قرار دے جو اسے حالت نماز سے باہر کر دے۔ کہ دیکھنے والے کہیں کہ یہ نماز نہیں پڑھ رہا تو اس کی یہ نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۲۶۳

کلمات نماز اور آیات قرات کو بھی پے در پے بجالائے اور اگر عمداً ان میں اس قدر فاصلہ دے دے کہ اسے حالت نماز سے خارج کر دے تو بھی نماز باطل ہے مثلاً دیکھنے والے یہ نہ کہیں کہ حمد یا سورۃ یا تشہد پڑھ رہا ہے۔

قنوت

ہر واجبی اور مستحبی نماز میں قنوت پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۲۶۴

ہر نماز کی دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھا جاتا ہے۔ نماز وتر اگرچہ ایک رکعت ہے اس میں بھی قبل از رکوع قنوت پڑھنا مستحب ہے۔ نماز عیدین (عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی دونوں رکعتوں میں قنوت پڑھنا مستحب ہے چنانچہ پہلی رکعت میں پانچ اور دوسری رکعت میں چار قنوت ہیں۔ نماز آیات میں بعض علماء فرماتے ہیں کہ صرف دو قنوت مستحب ہیں۔ پہلا پانچویں رکوع سے پہلے اور دوسرا دسویں رکوع سے پہلے لیکن پانچویں رکوع سے پہلے قنوت کا مستحب ہونا معلوم نہیں بلکہ اقوئی اس میں پانچ قنوت ہیں۔ جو بالترتیب دوسرے، چوتھے، چھٹے، آٹھویں اور دسویں رکوع سے پہلے بجالائے جاتے ہیں۔

مسئلہ ۲۶۵

قنوت میں جو ذکر بھی پڑھے یا صرف صلواۃ ہی پڑھ دے کافی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اس دعا کو پڑھے

لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم لا الہ الا اللہ العلی العظیم سبحان اللہ رب السمٰوات السبع ورب الارضین السبع وما فیھن ومابینھن ورب العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین

تعقیبات نماز

مستحب موکد ہے کہ نمازی، نماز پڑھنے کے بعد کچھ دیر بیٹھ جائے اور دعا تلاوت کلام پاک یا کسی دوسرے نیک کام میں مشغول رہے اور تمام تعقیبات میں سے سب سے زیادہ فضیلت تسبیح جناب سیدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو حاصل ہے اور وہ تسبیح اس طرح پڑھے اللہ اکبر ۳٤ مرتبہ الحمد للہ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ

مبطلات نماز

جو چیزیں نماز کو باطل کر دیتی ہیں انھیں " مبطلات نماز کہتے ہیں۔ " اور وہ بارہ ہیں۔

۱۔ باوجود وقت کے وسیع ہونے کے، شرائط نماز میں سے کوئی شرط مفقود ہو جائے مثلاً نماز میں معلوم ہو جائے۔ مکان یا لباس غصبی ہے۔

۲۔ نماز کی حالت میں کوئی ایسی چیز صادر ہو جائے جس سے وضو یا غسل باطل ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ اختیار سے صادر ہو یا بغیر اختیار کے عمداً ہو یا بھول کر۔ جیسے ریح یا پیشاب وغیرہ کا صادر ہونا۔ البتہ جس شخص کو پیشاب یا ہوا خارج ہونے کی بیماری ہو اس کا علیحدہ حکم ہے جو گزر چکا ہے۔

۳۔ تکفیر یعنی ہاتھوں کا باندھنا جس طرح اہلسنت حضرات کرتے ہیں نماز کے باطل ہونے کا سبب ہے لہذا جان بوجھ کر ہاتھ باندھنا نماز کو باطل کر دیتا ہے لیکن بھول کر یا تقیہ کی حالت میں یا مجبور ہو کر ہاتھ باندھ کر نماز پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔

۴۔ جان بوجھ کر یا بھول کر قبلہ کی طرف پشت کر لینا یا دائیں طرف یا بائیں طرف ہو جانا۔ بلکہ اگر جان بوجھ کر (بھول کر نہیں) تھوڑا سا قبلہ کی دائیں یا بائیں جانب اس طرح ہو جائے اسے کہا جائے کہ وہ قبلہ کی طرف نہیں ہے۔ تو بھی نماز باطل ہے اور اگر

جان بوجھ کر نماز کی حالت میں صرف سر کو اتنا موڑ لے کہ پیچھے کی طرف دیکھ سکتا ہو تو بھی نماز باطل ہے لیکن اگر اس نے سہواً معمولی طور پر دائیں بائیں منہ پھیر لیا تو اس صورت میں نماز صحیح ہے ہاں بنا برااحتیاط مستحب اس کو ترک کرے۔

۵۔ جان بوجھ کر کلام کرنا اگرچہ وہ حرف مہمل اور بے معنی ہی کیوں نہ ہوں۔ یا ایک حرف بامعنی ہو۔ لہٰذا احتیاط لازم یہ ہے کہ ایک حرف بامعنی کے کہنے سے نماز باطل ہو جائے گی خواہ اس کے معنی کا قصد ہو یا نہ ؟

البتہ اگر ایک حرف بامعنی ادا کرے لیکن اس کے معنی کی طرف متوجہ نہ ہو تو نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۶۶

آدمی کا جان بوجھ کر کلام کرنا نماز باطل ہونے کا سبب ہے اگرچہ مجبوری کی بنا پر ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ ۲۶۷

نماز پڑھنے کی حالت میں کسی دوسرے پر سلام کرنا جائز نہیں ہے۔ لیکن سلام کا جواب دینا ہر حالت میں واجب ہے چاہے نماز ہی کیوں نہ پڑھ رہا ہو ـــــ البتہ نماز کی حالت میں سلام کا جواب اسی طرح دیا جائے گا جس طرح اس نے سلام کیا ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔

مسئلہ ۲۶۸

اگر کسی نے نماز پڑھنے والے پو غلط سلام کیا اگر وہ اس طریقہ سے تھا کہ سننے والے کہیں کہ یہ سلام کر رہا ہے تو نمازی کو چاہئے کہ اسکا جواب صحیح الفاظ میں دے۔

۶۔ جان بوجھ کر آواز سے ہنسنا۔ اور اگر سہواً اس طرح سے ہنسے جو اسے صورت نماز سے خارج کر دے تو نماز باطل ہو جائے گی۔ لیکن مسکرانے میں کوئی حرج

۷۔ دنیاوی کاموں کے لئے آواز سے رونا بلکہ آواز کے بغیر رونا بھی نماز کو باطل کر دیتا ہے البتہ خوف خدا سے رونے میں کوئی حرج نہیں بلکہ یہ سب عملوں سے بہتر عمل ہے۔

مسئلہ ۲۶۹

کسی حاجت دنیوی کی بر آوری کے لئے گڑگڑا کر رونا نماز کے لئے ضرر نہیں رکھتا۔

۸۔ نماز کی حالت میں ایسے کام کرنا جو نماز کی شکل و صورت کو ہی تبدیل کر دیں۔ ہوا میں چھلانگیں بھرنا۔ اچھلنا کودنا اور تالیاں بجانا البتہ وہ کام جو صورت نماز کے لئے مخل نہیں جیسے ہاتھ سے اشارہ کر دینا۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۷۰

اگر کوئی شخص جان بوجھ کر نماز میں اتنا سکوت اختیار کرلے کہ پھر نہ کہا جاسکے کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے تو اسکی بھی نماز باطل ہے۔ البتہ سہواً ایسا کرنے سے کوئی حرج نہیں۔

۹۔ اس مقدار میں کھانا پینا جو صورت نماز کو تبدیل کر دے۔ بلکہ نماز میں مطلقاً کھانا پینا جائز نہیں۔ اگرچہ اس سے صرف موالات ہی ختم ہو۔ البتہ غذا کے وہ ٹکڑے جو دانتوں میں یا منہ میں رہ گئے ہیں ان کے نگل لینے سے نماز پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

۱۰۔ جان بوجھ کر سورہ الحمد کے بعد آمین کہنا۔ البتہ بھول کر یا تقیہ کی وجہ سے کہہ دینے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۱۔ دو رکعتی یا تین رکعتی نماز میں شک کرنے۔ یا چار رکعتی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں شک کرنے سے بھی نماز باطل ہو جاتی ہے۔

مسئلہ ۲۷۱

نماز واجب کا توڑنا حرام ہے۔ لیکن مال کی حفاظت یا کسی ضرر کو دور کرنے کے لئے توڑنا جائز ہے۔

مسئلہ ۲۷۲
اگر کسی جان یا مال کی حفاظت کرنا واجب ہو گئی ہو تو ان کی حفاظت کرنے کے لئے نماز کو توڑنا بھی واجب ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۲۷۳
اگر نماز کا وقت وسیع ہے اور کسی نے نماز شروع کر دی اور اس کے قرض خواہ نے اس سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا ہو اس کی ادائیگی اگر نماز توڑنے پر موقوف ہو تو نماز توڑ کر اسکا قرض ادا کرے۔ اور اگر معصیت کی بنا پر نماز کو تمام کر دیا تو وہ نماز باطل نہیں۔

نماز آیات

مسئلہ ۲۷۴

چار چیزوں کی وجہ سے نماز آیات پڑھنا واجب ہوتی ہے۔
۱، ۲ سورج گرہن یا چاند گرہن کی وجہ سے
۳۔ زلزلہ کی وجہ سے اگرچہ اس سے کسی کو خوف بھی نہ ہو۔
۴۔ سیاہ و سرخ آندھی، بجلی کی گرج و کڑک یا اس قسم کی ایسی چیز جس سے عام لوگوں کے دل دہل جائیں۔ اگرچہ خوف کا سبب نہ بھی ہو پھر بھی نماز آیات کا پڑھنا بعید نہیں ہے۔

نماز آیات کا وقت

جب سورج گرہن یا چاند گرہن شروع ہو جائے اس وقت سے لے کر سورج یا چاند کے

مکمل طور پر چھوٹنے تک نماز کو ادا کی نیت سے پڑھ سکتا ہے۔ اور بہتر یہ ہے کہ احتیاطا اس وقت تک نماز پڑھنے میں دیر نہ کرے۔ جب سورج یا چاند چھوٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور اگر نماز پڑھنے میں اتنی دیر کر دے کہ وہ چھوٹنا شروع ہو جائیں تو نہ قضا کی نیت کرے اور نہ ادا کی اگر زلزلہ آندھی یا کڑک واقع ہو تو اسی وقت نماز پڑھنی واجب ہے، اگر کوئی شخص نہ پڑھے تو وہ گنہگار ہے ___ لیکن آخر عمر تک اس پر واجب ہے، جب بھی پڑھنا چاہے ادا کی نیت سے پڑھے۔

طریقہ:۔

نماز آیات دو رکعت ہوتی ہے۔ اور ہر ایک رکعت میں پانچ رکوع ہوتے ہیں اور دو سجدے ہوتے ہیں اس کے بجالانے کے کئی طریقے ہیں۔ لیکن یہاں پر اس کے صرف دو طریقے بیان کئے جاتے ہیں۔

۱۔ نیت کرنے کے بعد تکبیرۃ الاحرام اللہ اکبر کہے اور حمد و سورہ پڑھ لینے کے بعد رکوع میں جائے۔ ذکر رکوع پڑھ لینے کے بعد کھڑا ہو جائے۔ اور دوبارہ حمد و سورۃ پڑھے پھر رکوع میں جائے۔ اسی طرح پانچ رکوع مکمل کرے جب پانچوں رکوع مکمل کر لے سجدہ میں جائے۔

اور دو سجدے بجالانے کے بعد دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے۔ اور دوسری رکعت کو بھی پہلی رکعت ہی کی طرح بجالائے اور پانچویں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد سجدہ میں چلا جائے۔ اور دو سجدے بجالانے کے بعد تشہد اور سلام پڑھے۔

۲۔ نماز پڑھنے کا دوسرا مختصر طریقہ یہ ہے کہ نیت کے بعد تکبیرۃ الاحرام کہے۔ اور سورۃ الحمد پڑھے۔ اور کسی ایسی سورۃ کا پہلا حصہ پڑھے۔ جو پانچ حصوں میں تقسیم ہو سکتی ہو۔ اس کے بعد رکوع میں چلا جائے۔ اور جب رکوع سے اٹھے تو الحمد نہ پڑھے بلکہ مذکورہ سورۃ کا دوسرا حصہ پڑھے پھر رکوع میں جائے اسی طرح سورۃ بھی مکمل ہو

جائے گی۔ اور پانچ رکوع بھی تمام ہو جائیں گے ___ لہذا پہلی رکعت مکمل کرنے کے بعد سجدہ میں چلا جائے۔ اور دو سجدے مکمل کر لینے کے بعد دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے۔ اور پہلی رکعت کی طرح اسے بھی بجالائے۔ اور رکوع، سجود اور تشہد پڑھنے کے بعد نماز کو سلام سے تمام کرے۔

مسئلہ ۲۷۵

جو امور نماز یومیہ کے لئے لازمی ہوتے ہیں۔ وہی نماز آیات میں بھی معتبر ہیں۔

مسئلہ ۲۷۶

ہر رکوع سے پہلے اور بعد "اللہ اکبر" کہنا اور ہر رکعت کے پانچویں رکوع کے بعد "سمع اللہ لمن حمدہ" کہنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۲۷۷

اگر کسی شخص کو سورج گرہن، یا چاند گرہن کا علم ہو جائے اور وہ عمداً یا بھول کر نماز آیات بجا نہ لائے۔ تو اسے اس کی قضا ضرور بجا لانی ہو گی۔ اور نماز کو عمداً اپنے وقت میں بجا نہ لانے میں گنہگار ہو گا۔

مسئلہ ۲۷۸

اگر کسی شخص کو سورج یا چاند گرہن کا علم گرہن کے ختم ہو جانے کے بعد ہو اگر گرہن مکمل ہوا تھا تو اس کی نماز کی قضا واجب ہو گی۔ اگر جزوی ہوا تھا تو قضا واجب نہیں۔

مسئلہ ۲۷۹

اگر سورج یا چاند گرہن کے علاوہ کوئی اور سبب رونما ہو اور کسی شخص کو اس کا علم نہ ہوا ہو تو جب بھی اسے اس کا علم ہو جائے احتیاط واجب یہی ہے۔ کہ نماز آیات کو فوراً بجالائے۔

مسئلہ ۲۸۰

نماز آیات ان لوگوں پر واجب ہوتی ہے جو اس شہر میں ہوں۔ جس میں یہ علامات رونما ہوئی ہوں۔ اس کے علاوہ دوسرے شہروں کے لوگوں پر واجب نہیں ہوگی۔ لیکن اگر دوسرا شہر اس سے اس قدر متصل ہو کہ ایک جگہ شمار ہوں۔

مسئلہ ۲۸۱

جب عورت حیض یا نفاس کی حالت میں ہو اور کوئی سبب نماز آیات کا موجب ہو جائے تو اس پر اس وقت نماز پڑھنا واجب نہیں بلکہ پاک ہونے کے بعد بغیر ادا و قضا کی نیت کے اس کی قضا بجالانی ہوگی۔

نماز قضاء

جس شخص نے نماز واجب کو جان بوجھ کر یا بھول کر یا نادانی کی بنا پر یا مرض کی وجہ سے یا نیند کے سبب سے اپنے وقت میں نہیں پڑھا تو اس کی قضاء واجب ہے۔ اسی طرح اس نماز کی قضا کرنا بھی واجب ہے جس کے کسی جز کو مثل رکوع کے یا شرط مثل طہارت کے ترک کر دیا ہو اور اس کے وقت میں اس کا اعادہ بھی نہ کیا ہو۔

مسئلہ ۲۸۲

جو شخص تمام وقت نماز میں دیوانہ یا بے ہوش رہا ہو اس پر قضاء واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۸۳

(تنبیہ) مستحب ہے کہ سمجھ دار بچوں میں قضا نمازوں بلکہ ہر واجب اور مستحب نماز پڑھنے کی ہر عبادت، عمل صالح اور خوش خلقی کی عادت ڈالی جائے۔ اور ان کے سر پرستوں پر واجب ہے کہ انھیں ہر اس برے کام سے روکیں جو خود ان کے لئے یا دوسروں کے لئے ضرر کا باعث ہو۔ اور ہر اس کام سے جن سے شارع مقدس نے منع فرمایا ہے۔ مثلاً زنا لواطہ غیبت اور گانے بجانے جیسے افعال قبیحہ سے ان کو باز رکھیں اور انھیں ایسے مدارس میں تعلیم دلانا حرام ہے جن میں فاسق اور بے ایمان استاد تعلیم دیتے ہوں اور وہ تعلیم ان کے اخلاق اور عقیدہ کے بگاڑ دینے کا سبب ہو اور خصوصاً اس دور میں مسلمانوں کو اس چیز کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ اور جب تک ہر لحاظ سے مکمل طور پر مطمئن نہ ہو جائیں اپنے معصوم بچوں کو ایسے مدارس اور سکولوں میں ہر گز نہ بھیجیں۔ ورنہ اولاد بلکہ قیامت تک ہونے والی اولاد در اولاد کے عقائد بگڑنے کا وبال ان کی گردن پر ہو گا۔

نماز با جماعت

واجب نمازوں کو جماعت کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے۔ اور نماز پنجگانہ خصوصاً صبح، مغرب اور عشاء کی نمازیں جماعت سے ادا کرنے کی زیادہ تاکید ہے۔ اور اس کی فضیلت اور ترک کرنے کی مذمت میں اتنی اخبار و احادیث وارد ہوئی ہیں جو اسے واجب کے قریب کر دیتی ہیں۔

فضائل جماعت

ان لوگوں کو جو مسجد کے ہمسایہ ہیں اور اذان کی آواز سنتے ہیں۔ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ جب پیش نماز کے ساتھ ایک آدمی نماز با جماعت پڑھے تو اس کی ایک رکعت کا ثواب ایک سو پچاس نمازوں کے برابر ہے۔ اگر تین ہوں تو چھ سو کے اور جتنے آدمی زیادہ ہوتے جائیں گے ثواب میں بھی اسی قدر اضافہ ہوتا جائے گا۔ حتیٰ کہ جب دس آدمیوں سے بڑھ جائیں گے۔ تو ہر ایک رکعت کے ثواب کو اگر تمام آسمان کاغذ تمام دریا روشنائی اور تمام درخت قلم بن جائیں۔ اور تمام جن وانس اور ملائکہ لکھنے والے ہوں تو بھی نہیں لکھ سکتے۔

اور اسی حدیث میں ہے کہ پیش نماز کے ساتھ ایک تکبیر (اللہ اکبر) کا ثواب ساٹھ ہزار حج اور عمرہ سے بہتر اور ستر ہزار مرتبہ دنیا ومافیہا سے بڑھ کر ایک رکعت کا ثواب ایک لاکھ دینار راہ خدا میں صدقہ دینے سے افضل اور اس کا سجدہ سو غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ شرط یہ ہے کہ مومن ہو کوئی بھی مستحب نماز جماعت سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا۔

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تارک نماز جماعت کے ساتھ میل جول نہ رکھا جائے اس پر کسی قسم کا اعتماد و بھروسہ نہ کیا جائے۔ اسے رشتہ نہ دیا جائے جب تک کہ نماز جماعت میں حاضر نہ ہونے لگے۔ لہٰذا ایمان کا تقاضا یہی ہے کہ انسان بغیر کسی عذر کے نماز جماعت کو ترک نہ کرے بلکہ اسے پابندی کے ساتھ بجالائے حدیث میں ہے کہ شیطان جتنا وسوسہ نماز جماعت کے بارہ میں ڈالتا ہے اتنا کسی اور عبادت میں نہیں ڈالتا۔ لہٰذا پیش نماز کی عدالت یا اس کے علاوہ کوئی اور جہت پیش نظر رکھ کر جماعت کو ترک نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ شیطانی وسوسہ ہے۔

مسئلہ ۲۸۴

جو شخص تنگی وقت یا کسی اور سبب سے قرات نہیں سیکھ سکتا تو اس کے لئے احتیاط لازم یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو وہ جماعت کے ساتھ نمازیں پڑھا کرے۔

مسئلہ ۲۸۵

نماز پنجگانہ میں سے کسی بھی فرض نماز کو دوسری فرض نماز کی جماعت سے پڑھا جا سکتا ہے اسی طرح پیش نماز کی نماز قضا کے ساتھ ادا کو اور ادا کے ساتھ قضا کو بھی با جماعت پڑھا جا سکتا ہے مسافر مقیم کی اور مقیم مسافر کی اقتداء میں بھی نماز پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۸۶

مقتدی کو چاہئے کہ وہ نماز کی نیت کے علاوہ پیش نماز کی تعیین کر کے اس کی اقتداء کی نیت بھی کرے۔

مسئلہ ۲۸۷

مقتدی کو کوئی عذر یا کوئی ضروری کام درپیش ہو تو جہاں سے بھی چاہے فرادیٰ کی نیت کر سکتا ہے۔ لیکن آخری تشہد کے بعد اگرچہ اسے عذر بھی درپیش نہ ہو فرادیٰ کی نیت کر سکتا ہے اس کے علاوہ فرادیٰ کی نیت کرنا بہتر نہیں۔

مسئلہ ۲۸۸

اگر امام جماعت رکوع میں ہو تو تازہ آکر ماموم اس کی اقتدا کر کے رکوع میں چلا جائے۔ اور رکوع درک کر کے بعد میں فرادیٰ کی نیت کر سکتا ہے بوجہ کسی

عذر کے اگرچہ بہتر ہے کہ ایسا نہ کرے بناء بر احتیاط

مسئلہ ۲۸۹

اگر کوئی شخص مثلاً نماز ظہر کو جماعت کے ساتھ پڑھ رہا تھا دوران نماز میں اس نے فرادیٰ کی نیت کر کے نماز کو تمام کیا۔ اور عصر کی نیت کر کے پھر اسی جماعت کے ساتھ مل گیا تو اس کی یہ نمازیں صحیح ہیں۔

مسئلہ ۲۹۰

پیش نماز رکوع میں ہو اور کوئی شخص جماعت کی نیت کر کے اسے رکوع میں جا ملے اگرچہ وہ ذکر رکوع تمام کر چکا ہے اس کی نماز صحیح ہے اور اگر وہ رکوع میں پہنچا تھا اور پیش نماز رکوع سے سر اٹھا چکا تھا یا اٹھا رہا تھا تو اس صورت میں اس کی نماز صحیح نہیں۔ بناء بر احوط

مسئلہ ۲۹۱

جب تک کسی کو یہ یقین نہ ہو کہ میں پیش نماز کو رکوع میں مل جاؤں گا اس وقت تک احتیاط یہ ہے کہ اقتداء کی نیت نہ کرے۔

مسئلہ ۲۹۲

جب پیش نماز رکوع کی حالت میں ہو اور کوئی شخص نیت کر کے رکوع کو جھکے ابھی وہ رکوع کی مقدار کو نہ پہنچے کہ پیش نماز رکوع سے کھڑا ہو جائے تو اس شخص کے لئے احتیاط لازم یہ ہے کہ وہ اس وقت تک کھڑا رہے جب تک پیش نماز دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو۔ اور یہ اپنی پہلی رکعت پیش نماز کی اسی رکعت کے ساتھ شمار کرے۔ لیکن اگر

پیش نماز کا دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہونا اتنا طویل ہو جائے۔ کہ مقتدی کو یہ نہ کہا جا سکے کہ وہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے۔ تو اس صورت میں اسے چاہئے کہ وہ فرادی کی نیت سے نماز کو تمام کرے۔

شرائط نماز جماعت

نماز جماعت میں علاوہ مذکورہ شرائط کے چند اور شرطوں کا ہونا بھی ضروری ہے۔ جو حسب ذیل ہیں۔

۱۔ پیش نماز اور مقتدی کے درمیان کوئی دیوار یا پردہ وغیرہ حائل نہ ہو اور نہ ہی ان صفوں کے درمیان کوئی چیز حائل ہو جن کا اتصال پیش نماز تک ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی چیز حائل ہو تو جماعت باطل ہو گی۔ لیکن اگر پیش نماز مرد اور مقتدی عورت ہو تو حائل کے ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۲۔ پیش نماز کے کھڑے ہونے کی جگہ مقتدی کے کھڑے ہونے کی جگہ سے زیادہ بلند نہ ہو۔ لیکن اگر معمولی سی بلندی ہو تو کوئی حرج نہیں، اسی طرح اگر زمین میں تھوڑا سا نشیب و فراز ہو اور پیش نماز بلندی کی طرف ہو لیکن بلندی بہت زیادہ نہ ہو بلکہ باوجود اس بلندی کے پھر بھی زمین ہموار ہو تو بھی کوئی حرج نہیں۔

۳۔ مقتدی معمول سے زیادہ پیش نماز سے دور نہ ہو۔ اور نہ ہی ایک صف سے زیادہ دور ہو۔ اور احتیاط لازم یہ ہے کہ پیش نماز اور مقتدی کے درمیان یا مومنین کا آپس میں ایک قدم سے زیادہ فاصلہ نہ ہو۔ نیز اگلی صف کے کھڑے ہونے کی جگہ اور پچھلی صف کے سجدہ کی جگہ میں بھی ایک قدم سے زیادہ فاصلہ نہ ہو۔ اور احتیاطاً سجدہ کی حالت میں امام، ماموم یا صفوں کا فاصلہ آپس میں انسان کے جسم سے زیادہ نہ ہو۔

مسئلہ ۲۹۳

پیش نماز جب نیت کر کے تکبیر کہہ چکے اور پہلی صف والے انسان نیت کرنے کے لئے آمادہ ہو چکے ہوں تو پھر دوسری صف والے ایسی حالت میں نیت کر سکتے ہیں۔

مسئلہ ۲۹۴

اگر پہلی صف کے کچھ لوگ بلندی پر ہونے کی وجہ سے یا پیش نماز کے محراب کے اندر ہونے کی وجہ سے پیش نماز کو نہ دیکھ سکیں۔ تو بھی ان کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۲۹۵

اگر کوئی شخص بھول کر امام سے پہلے رکوع سے سر اٹھائے اور پیش نماز ابھی تک رکوع میں ہو تو اسے چاہئے کہ وہ پھر رکوع میں لوٹ جائے۔ اور پیش نماز کے ساتھ رکوع سے سر اٹھائے اور اگر وہ رکوع کی طرف لوٹے اور ابھی پورا رکوع نہ کر پایا تھا کہ پیش نماز نے رکوع سے سر اٹھایا۔ تو پھر اس کی نماز باطل ہوگی۔ اور اگر کوئی شخص بھول کر اپنا سر سجدہ سے اٹھالے۔ اور ابھی تک پیش نماز سجدہ میں ہو تو اسے بھی چاہئے کہ سجدہ کی طرف دوبارہ لوٹ جائے۔ اور پیش نماز کے ساتھ سر اٹھائے اس کی نماز صحیح ہوگی۔
جو شخص جان بوجھ کر پیش نماز سے پہلے رکوع یا سجدہ میں چلا جائے اس کے لئے جائز نہیں کہ دوبارہ سابقہ حالت میں لوٹ آئے۔ بلکہ اس صورت میں اس کی نماز صحیح ہے۔ لیکن پیش نماز کی اطاعت ترک کر دینے سے گنہگار ہوا ہے۔

مسئلہ ۲۹۶

اگر کوئی شخص غلطی سے پیش نماز سے پہلے رکوع میں جائے تو احتیاط لازم یہ ہے کہ پھر کھڑا ہو کر پیش نماز کے ساتھ رکوع کرے۔ اسی طرح اگر سجدہ میں چلا جائے تو بھی احتیاط لازم یہ ہے کہ پھر بیٹھ کر پیش نماز کے ساتھ سجدہ کرے۔ اور اگر جان بوجھ کر

ایسا نہ کرے اگرچہ اس کی نماز تو صحیح رہے گی مگر ترک اطاعت کر کے گنہگار ہو گا۔ اور یہاں زیادتی رکوع یا زیادتی سجدہ نماز کو باطل نہیں کرتی۔

مسئلہ ۲۹۷

اگر پیش نماز قرأت میں مشغول ہے اور مقتدی عمداً رکوع میں چلا جائے تو اس کی نماز باطل ہو گی۔ لیکن اگر غلطی سے ایسا کرے تو اس پر واجب ہے کہ سابقہ حالت پر لوٹ آئے۔ اور پیش نماز کے ساتھ رکوع کرے۔ اور اگر اس طرح نہیں کرے گا تو نماز تمام کرنے کے بعد احتیاط لازم یہ ہے کہ اس کا اعادہ بھی کرے۔

مسئلہ ۲۹۸

اگر مقتدی رکوع اور سجود کا ذکر واجب ادا کئے بغیر پیش نماز سے پہلے سر اٹھالے تو اس کی نماز باطل ہے۔

مسئلہ ۲۹۹

اگر کوئی شخص تیسری یا چوتھی رکعت میں پیش نماز کے ساتھ شریک ہو۔ تو اسے الحمد اور سورۃ خود پڑھنے ہوں گے۔ اور اگر وقت اتنا ہو کہ اس میں صرف الحمد ہی پڑھ سکتا ہے۔ تو صرف الحمد پڑھ کر ہی پیش نماز سے رکوع میں جا ملے۔ اور اگر رکوع میں نہیں مل سکتا تو سجدہ میں جا ملے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مسئلہ ۳۰۰

اگر کوئی شخص پیش نماز کے ساتھ تیسری یا چوتھی رکعت میں شریک ہونا چاہتا ہو اور اسے

علم ہو کہ وہ حمد اور سورۃ کو پڑھ کر پیش نماز کو رکوع میں نہیں پا سکے گا۔ تو احوط اسی میں ہے کہ اس قدر صبر کرے کہ پیش نماز رکوع میں چلا جائے۔ اور وہ اقتداء کی نیت کر کے اسی کے ساتھ شریک ہو جائے۔

پیش نماز کے شرائط

پیش نماز میں چند شرائط کا ہونا ضروری ہے۔

۱۔ بالغ ہو ۲۔ عقل مند ہو ۳۔ مومن یعنی شیعہ اثنا عشری ہو۔ ۴ عادل ہو ۵۔ حلال زادہ ہو۔ ۶۔ مرد ہو، اگر اس کے تمام یا بعض مقتدی مرد ہوں۔ عورتوں کی پیش نمازی اگرچہ عورت کرا سکتی ہے۔ لیکن یہ خلاف احتیاط ہے۔ البتہ نماز میت عورت کی اقتداء میں عورتیں پڑھ سکتی ہیں۔ ۷ بیٹھ کر نماز نہ پڑھتا ہو جبکہ اس کے مقتدی کھڑے ہو کر پڑھنے والے ہوں اور سو کر نہ پڑھتا ہو جبکہ مقتدی بیٹھ کر پڑھنے والے ہوں۔ ۸۔ اس کی قرات صحیح ہو پس اگر کوئی شخص حمد اور سورۃ کو صحیح طور پر نہ پڑھ سکتا ہو یعنی حروف کو مخارج سے ادا نہ کرتا ہو یا کسی حرف یا حرکت کو غلط طور پر ادا کرتا ہو تو اس کی اقتداء جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۰۱

اس پیش نماز کی اقتداء کی جا سکتی ہے جس کی عدالت پر وثوق و اطمینان ہو۔ اور وثوق ایک عادل کی گواہی دینے یا ایک نفر یا بہت سے لوگوں کی اس کی اقتداء کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

مسئلہ ۳۰۲

جب "قد قامت الصلوٰۃ" کہا جائے تو مستحب ہے کہ سب مقتدی کھڑے ہو جائیں۔

اور یہ بھی مستحب ہے کہ جب پیش نماز پہلی اور دوسری رکعت میں سورہ حمد پڑھ لے۔ تومقتدی "الحمدللہ رب العالمین" کہیں۔

شکیات نماز

مسئلہ ۳۰۳

اگر کسی شخص کو وقت گزرنے کے بعد شک ہوا کہ اس نے نماز کو پڑھا ہے یا نہ؟ تو پرواہ نہ کرے اور یہ سمجھے کہ نماز پڑھ لی ہے۔ اور اگر وقت کے دوران شک کرے کہ نماز پڑھی ہے یا نہ؟ تواسے وہ نماز پڑھنا چاہیے۔

مسئلہ ۳۰۴

کسی شخص کو نماز عصر کے دوران شک ہوا کہ نماز ظہر پڑھی ہے یا نہ؟ اگر نماز عصر کو اپنے مخصوص وقت میں پڑھ رہا ہے تو یہ سمجھے کہ نماز ظہر پڑھی جا چکی ہے۔ اور اگر مشترک وقت میں پڑھ رہا ہے تو اسی نماز عصر کو ظہر میں تبدیل کر کے باقی نماز کو ظہر کی نیت سے بجالائے۔ اور بعد میں عصر کی نماز بجالائے۔

مسئلہ ۳۰۵

اگر نماز پڑھنے کے دوران نماز کے کسی جز میں شک کرے کہ بجالائی گئی ہے یا نہ؟ ابھی دوسرے جز میں داخل بھی نہیں ہوا تو پہلے اس جز کو بجالائے۔ اور بعد میں اس کے بعد والے جز کو مثلاً سورۃ کو پڑھنے سے پہلے حمد کے پڑھنے میں شک کرے تو پہلے حمد کو بجالائے اور بعد میں سورہ کو۔

مسئلہ ۳۰۶

اگر دوران نماز کسی جز میں شک کرے کہ بجالایا ہے یا نہ؟ لیکن دوسری جز میں داخل ہوچکا ہے، تو اس شک کی پرواہ نہ کرے۔ مثلاً سورۃ پڑھنے کے دوران شک کرے کہ حمد پڑھی جاچکی ہے یا نہ؟ تو سمجھے کہ پڑھ لی ہے۔ بلکہ ایک آیت کے پڑھنے کے دوران اس سے پہلی آیت کے پڑھنے میں شک کرے۔ تو بھی اس شک کی پرواہ نہ کرے۔

مسئلہ ۳۰۷

ایک جز میں داخل ہونے کے بعد اس سے پہلے اجزاء میں شک کرے کہ صحیح بجالائے گئے ہیں یا نہ؟ تو انھیں صحیح بجالایا ہوا سمجھے اور اس کی نماز صحیح ہے۔ مثلاً سجدہ میں جانے کے بعد رکوع یا قرات یا ذکر وغیرہ کی صحت میں شک کرے۔

عدد رکعت میں شک

مسئلہ ۳۰۸

آٹھ شک ایسے ہیں جو نماز کے باطل ہونے کا سبب بنتے ہیں؟

۱۔ دو رکعتی نماز میں شک جیسے صبح کی نماز یا مسافر کی ظہر و عشاء کی رکعتوں میں شک ہو جانا۔

۲۔ تین رکعتی نماز میں شک ہو جانا (جیسے مغرب کی نماز)

۳۔ جس نماز میں ایک رکعت کے شک کا دخل ہو۔ مثلاً پہلی رکعت ہے یا دوسری پہلی یا تیسری، پہلی ہے یا چوتھی

۴۔ دوسری رکعت دونوں سجدوں کے تمام ہونے سے پہلے شک ہو کہ آیا یہ دوسری رکعت ہے یا تیسری تو نماز باطل ہے۔
۵۔ دوسری اور پانچویں یا اس سے زیادہ میں شک ہو۔
۶۔ تیسری اور چھٹی یا اس سے زیادہ میں شک ہو۔
۷۔ چوتھی اور چھٹی یا اس سے زیادہ میں شک ہو۔
۸۔ نماز کی رکعتوں میں اس طرح شک ہو کہ معلوم نہیں کتنی رکعت پڑھی ہیں۔

مسئلہ ۳۰۹

چار رکعتی نماز میں نو مقام ایسے ہیں کہ ان میں شک کرے تو نماز صحیح رہتی ہے۔
اول:۔ دوسری رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد شک کرے کہ یہ دوسری رکعت تھی یا تیسری رکعت تیسری سمجھے اور ایک رکعت اور پڑھ کر نماز کو تمام کرے اور اس کے بعد ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر یا دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر بجالائے۔
دوسرے:۔ تیسری اور چوتھی کے درمیان جہاں بھی شک واقع ہو۔ اسے چوتھی سمجھ کر نماز کو تمام کرے۔ اور اس کے بعد دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر یا ایک رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر بجالائے لیکن بہتر یہ ہے کہ دو رکعت بیٹھ کر ہی بجالائے۔
تیسرے:۔ دوسری رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد شک کرے کہ دوسری رکعت تھی یا چوتھی تو اسے چوتھی رکعت سمجھ کر تمام کرے۔ اور اس کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر بجالائے۔
چوتھے:۔ دوسرے سجدے کے بعد شک کرے کہ یہ دوسری رکعت تھی یا تیسری یا چوتھی تو اسے چوتھی رکعت سمجھ کر نماز کو تمام کرے۔ اور اس کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور دو رکعت بیٹھ کر بجالائے
پانچویں:۔ دوسرے سجدے کے بعد شک کرے کہ یہ چوتھی رکعت تھی یا پانچویں تو اسے چوتھی رکعت سمجھ کر نماز کو تمام کرے اور بعد میں صرف دو سجدہ سہو بجالائے

چھٹے :۔ اگر کھڑے ہونے کی حالت میں شک کرے کہ یہ چوتھی رکعت ہے۔ یا پانچویں تو چوتھی سمجھ کر فوراً بیٹھ جائے۔ اور تشہد و سلام پڑھ کر نماز کو تمام کرے۔ اور اس کے بعد دو رکعت نماز احتیاط بیٹھ کر یا ایک رکعت کھڑے ہو کر بجالائے اور قیام بے جا کے سبب سے دو سجدہ سہو بجالائے۔

ساتویں :۔ اگر کھڑے ہونے کی حالت میں شک کرے کہ یہ تیسری رکعت ہے یا پانچویں تو نماز کو چوتھی پر بنا رکھ کر فوراً بیٹھ جائے اور تشہد و سلام پڑھ کر نماز کو تمام کرے ۔ اور اس کے بعد دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر بجالائے۔ اور قیام بے جا کے سبب دو سجدہ سہو بھی ادا کرے۔

آٹھویں :۔ اگر کھڑا ہونے کی حالت میں شک کرے کہ یہ تیسری رکعت ہے یا چوتھی یا پانچویں تو چوتھی رکعت سمجھ کر بیٹھ جائے۔ اور تشہد و سلام پڑھ کر نماز کو تمام کرلے اور دو رکعت نماز احتیاط کھڑے ہو کر اور دو رکعت بیٹھ کر بجالائے اور قیام بے جا کے سبب دو سجدہ سہو بھی ادا کرے۔

نویں :۔ اگر کھڑے ہونے کی حالت میں شک ہو کہ یہ پانچویں رکعت ہے یا چھٹی تو اس کو چوتھی قرار دے کر بیٹھ جائے۔ اور تشہد و سلام پڑھ کر نماز کو تمام کرے۔ اور دو سجدہ سہو شک کے سبب اور دو سجدہ سہو قیام بے جا کے سبب بجالائے۔

مسئلہ ۳۱۰

دونوں سجدے اس وقت مکمل ہوتے ہیں جب دوسرے سجدہ کا ذکر واجب مکمل ہو جائے۔ لہٰذا اگر دوسری اور تیسری رکعت کے درمیان یا دوسری اور چوتھی رکعت کے درمیان یا دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت کے درمیان شک پیدا ہو۔ دوسرے سجدے کے ذکر واجب کے پورا ہونے کے بعد اور سر کو سجدہ سے اٹھانے سے پہلے احتیاط بہتر یہ ہے کہ احکام گزشتہ پر بھی عمل کرے اور بعد میں نماز کا اعادہ بھی کرے

مسئلہ ۳۱۱

جب انسان کو کوئی شک لاحق ہو تو فوراً نماز کی صحت یا بطلان پر عمل نہ کرے بلکہ اسے کچھ غور وفکر کرنا چاہئے کہ صحیح صورت حال سامنے آجائے۔ یا شک مستقر ہو جائے یا علم وگمان پیدا ہو جائے۔ اگر علم وگمان پیدا ہو جائے۔ تو اس پر عمل کرے۔ بلکہ احتیاط مستحب یہ ہے کہ شکوک باطلہ میں غور وفکر سے کام لے تاکہ علم وظن حاصل ہونے سے ناامید ہو جائے یا صورت نماز کو توڑ دے۔

نماز احتیاط

مسئلہ ۳۱۲

نماز احتیاط پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس نماز میں شک واقع ہوا ہے۔ اس کے تمام کرنے کے فوراً بعد کھڑا ہو جائے۔ اور نماز احتیاط کی نیت کر کے "اللہ اکبر" کہے۔ اس کے بعد صرف سورۃ الحمد پڑھے اور پھر رکوع میں چلا جائے۔ بعد ازاں دو سجدے بجالائے۔ اگر ایک رکعت ہے تو تشہد و سلام پڑھ کر تمام کرے۔ اور اگر دو رکعت ہے تو پھر کھڑا ہو جائے۔ اور پہلی رکعت کی طرح سورہ حمد اور رکوع و سجود بجا لائے۔ اور تشہد و سلام پڑھ کر اسے تمام کرے۔

بھولے ہوئے سجدہ اور تشہد کی قضاء

مسئلہ ۳۱۳

اگر کوئی شخص ایک سجدہ ادا کرنا یا پہلا تشہد پڑھنا بھول جائے اور دوسری رکعت کے رکوع میں جانے کے بعد یاد کرے تو اسے چاہئے کہ نماز ختم کرنے کے بعد ان کی قضا کرے اور بھول جانے کے سبب دو سجدہ سہو بھی بجالائے۔

موجبات سجدہ سہو

چند مقامات ایسے ہیں جہاں دو سجدہ سہو کرنے واجب ہوتے ہیں۔

۱۔ اگر دوران نماز بھول کر کوئی بات کرے۔

۲۔ اگر بھول کر بے جا سلام کہہ دے۔

۳۔ اگر نماز کا ایک سجدہ بھول جائے اور اس کے تدارک کا محل بھی گزر جائے۔

۴۔ اگر تمام یا بعض تشہد پڑھنا بھول جائے۔

۵۔ چوتھی اور پانچویں رکعت کے درمیان شک پیدا ہو جائے۔

۶۔ جہاں بیٹھنا ہوتا ہے۔ وہاں بھول کر کھڑا ہو جائے اور جہاں کھڑا ہونا واجب ہوتا ہے۔ وہاں بھول کر بیٹھ جائے بنا احتیاط لازم۔

مسئلہ ۳۱۴

سجدہ سہو بجا لانے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ نماز کے سلام کے فوراً بعد پیشانی کو سجدہ کی نیت سے اس چیز پر رکھے جس پر سجدہ کرنا صحیح ہوتا ہے۔ اور کہے

بسم اللہ وباللہ السلام علیک ایہاالنبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس کے بعد تشہد پڑھے اور تشہد کے بعد یہ سلام پڑھ دینا کافی ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز مسافر

ہر مسافر جب اس کے سفر میں آٹھ شرطیں پائی جائیں تو وہ نماز ظہر وعصر اور عشاء کو قصر پڑھے یعنی چار رکعت کے بجائے دو رکعت پڑھے۔

۱۔ اس کا سفر آٹھ فرسخ شرعی (تقریباً اٹھائیس انگریزی میل) سے کم نہ ہو خواہ یہ مقدار سفر ایک طرف کی ہو یا آنے اور جانے کی ہو، یعنی صرف جانے کے آٹھ فرسخ (۲۸ میل) ہوں یا چار فرسخ جانے کے اور چار فرسخ آنے کے. لیکن شرط یہ ہے کہ آنے اور جانے کی صورت میں ہر ایک سفر چار فرسخ (۱۴ میل) سے کم نہ ہو۔ پس اگر جاتے وقت تو سفر پانچ فرسخ ہو اور آتے وقت تین فرسخ تو اس صورت میں نماز قصر نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۳۱۵

اگر کسی کا سفر جاتے بھی چار فرسخ ہو اور آتے میں بھی چار فرسخ ہو اور درمیان میں دس دن رہنے کا قصد بھی نہ ہو۔ تو پھر بھی نماز کو قصر پڑھے گا اگرچہ نو دن کے بعد بھی کہ واپس آئے۔

۲۔ ابتداء ہی سے اس کا قصد آٹھ فرسخ (۲۸ میل) تک جانے کا ہو۔ پس اگر پہلے ایسی جگہ تک پہنچ جائے جو آٹھ فرسخ سے کم ہے لیکن وہاں پر پہنچنے کے بعد اس سے آگے جانے کا قصد کر لے۔ جو ابتداء سفر سے وہاں تک اب آٹھ فرسخ بنتا ہو تو اس صورت میں نماز کو پورا پڑھے۔ لیکن اگر وہاں سے آگے تک کا سفر چار فرسخ یا اس سے زیادہ ہو اور واپس آنے کا قصد بھی ہو تو نماز کو قصر پڑھے گا۔

مسئلہ ۳۱۶

ضروری نہیں کہ انسان مستقل آٹھ فرسخ کا قصد رکھے بلکہ اگر متابعت کی وجہ سے قصد ہو جائے مثلاً عورت اپنے شوہر کی متابعت میں یا نوکر اپنے مالک کی متابعت کی وجہ سے آٹھ فرسخ کا قصد کرلے تو اس کو چاہیئے کہ نماز قصر پڑھے۔

۳۔ مسافر اپنے آٹھ فرسخ سفر کے قصد پر برقرار بھی ہو۔ پس اگر چار فرسخ کے پہنچنے سے پہلے اپنے سفر کے قصد سے منحرف ہو جائے۔ یا تردو پیدا کرلے تو پھر نماز کو پورا پڑھے گا۔

۴۔ مسافر آٹھ فرسخ پر پہنچنے سے پہلے اپنے وطن سے بھی نہ گزرے۔ اور نہ ہی کسی ایسی جگہ پر پہنچے جہاں دس دن یا اس سے زیادہ رہنے کا قصد ہے اگر سفر کے دوران اپنے وطن سے گزرے یا وہاں پہنچے جہاں دس دن یا اس سے زیادہ رہنے کا قصد ہو تو نماز کو پورا پڑھے۔ بلکہ اگر تردو بھی ہو نماز کو تمام پڑھے۔

۵۔ مسافر کا سفر حرام بھی نہ ہو۔ پس اگر حرام سفر کرے تو نماز کو پورا پڑھے گا۔ خواہ وہ سفر خود حرام ہو۔ (جیسے جہاد سے بھاگ جانا۔ زوجہ کا اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر سفر کرنا یا بیٹے کا باپ کے منع کرنے کے باوجود ایسا سفر کرنا جس سے اس کو اذیت ہوئی ہو، خواہ وہ سفر کسی حرام کام کے لئے ہو (جیسے کسی نفس محترمہ کے قتل کرنے کے لئے جانا یا چوری یا ظالم کے ظلم میں امداد کرنے کے لئے سفر کرنا۔

۶۔ مسافر ان لوگوں میں سے نہ ہو جو صحرانشین ہوتے ہیں اور خانہ بدوشوں کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ کہ جنگلوں اور بیابانوں میں جہاں سبزہ پانی دیکھا وہاں پڑاؤ ڈال دیا۔

۷۔ سفر، اس کا شغل اور کاروبار بھی نہ ہو جیسے زکوٰۃ وغیرہ وصول کرنے والا ڈاکیا، ڈرائیور، چرواہا، ملاح اور شتربان، ایسے لوگوں کو اپنے سفر میں نماز بھی پوری پڑھنا ہو گی۔ اور روزہ بھی رکھنا ہو گا۔

مسئلہ ۳۱۷

جس مقدار سفر میں لوگ اسے کہیں کہ سفر اس کا شغل ہو گیا ہے تو اسی سفر ہی سے نماز کو

پورا پڑھے۔ اور سفر اس وقت شغل شمار ہوتا ہے جب تین یا اس سے زیادہ سفر کرے۔ چاہے اپنے وطن سے کرے یا کسی دوسری جگہ سے۔ اور پہلا سفر بھی شغل میں شمار ہو گا۔ جو اس قدر طولانی ہو جائے کہ لوگ کہیں کہ یہ سفر اس کا شغل اور کاروبار ہے۔

۸۔ مسافر حد ترخص تک بھی پہنچ جائے. یعنی وہ اس وقت سے نماز قصر پڑھنی شروع کرے گا۔ جب اپنے وطن یا دس دن کے رہنے کی جگہ سے اس قدر دور ہو جائے کہ اس کی اذان سنائی نہ دے۔ اور دیواریں آنکھوں سے اوجھل ہو جائیں۔

مسئلہ ۳۱۸

جب کوئی ایسی جگہ تک پہنچ چکا ہے جہاں دیواریں تو دکھائی نہیں دیتیں لیکن اذان سنائی دے رہی ہے یا اذان تو سنائی نہیں دے رہی لیکن دیواریں نظر آ رہی ہیں تو پھر اتنا صبر کرے کہ دونوں علامتیں حاصل ہو جائیں لیکن اگر وہ وہاں نماز پڑھنا چاہے تو قصر بھی پڑھے۔ اور پوری بھی۔

مسئلہ ۳۱۹

مسافر جب سفر سے اپنے وطن یا دس دن رہنے کی جگہ واپس پہنچ رہا ہے۔ تو حد ترخص (جو شرط نمبر ۸ میں بتائی گئی ہے) پر پہنچ جانے کے بعد نماز کو پورا پڑھنا شروع کر دے۔

مسئلہ ۳۲۰

وطن سے مراد وہ جگہ ہے جس کو انسان نے اپنے رہنے کے لئے اختیار کیا ہو اور لوگ

اسے کہیں کہ وہ یہاں کا ساکن ہے۔ خواہ یہ جگہ اس کا وطن اصلی ہو یعنی اس کے والدین کا مسکن اور اس کی جائے پیدائش ہو خواہ وہ وطن نہ ہو بلکہ کسی دوسری جگہ کو اپنا مسکن قرار دے چکا ہو۔ اور اس میں اتنی مدت سکونت اختیار کر لے کہ لوگ اسے وہاں کا باشندہ کہنے لگیں۔

مسئلہ ۳۲۱

ایک شخص کے دو یا دو سے زیادہ وطن بھی ہو سکتے ہیں مثلاً اگر کسی شخص کے دو شہروں یا دو دیہاتوں میں مکان بھی ہیں اور بال بچے بھی۔ تو وہ دونوں جگہیں اس کا وطن شمار ہوں گی۔

مسئلہ ۳۲۲

اولاد اپنے ماں باپ کے تابع ہو گی اور جب تک اپنے ماں باپ سے علیحدہ نہیں ہوتی۔
اس وقت تک ان کا وطن بھی وہی ہو گا جو ان کے والدین کا ہے۔

مسئلہ ۳۲۳

جو مسافر کسی جگہ دس دن رہنے کا قصد کر چکا ہو اور ایک یا زیادہ چار رکعتی نمازیں بھی پڑھ چکا ہو پھر وہ اپنے قصد میں تبدیلی پیدا کرے تو جب تک اس جگہ پر ہے نماز پوری پڑھتا رہے گا۔ لیکن اگر چار رکعتی نماز پڑھنے کے دوران ہی اپنے قصد سے منحرف ہو جائے تو ایسی نماز کو قصر پڑھے گا۔

مسئلہ ۳۲۴

اگر کوئی شخص دس دن کے قصد سے کسی جگہ رہے اور پھر دس دن کے بعد کسی ایسی جگہ جانے کا ارادہ کرلے جو چار فرسخ (۱۴ میل) سے کم اور یہ بھی ارادہ ہو کہ پھر واپس آکر پہلی جگہ پر دس دن رہے گا۔ تو وہ جب وہاں سے جائے اور واپس آئے نماز کو پورا پڑھے گا۔ اور واپسی پر آکر بھی نماز کو پورا پڑھے گا۔

ہاں اگر اس کا ارادہ واپسی پر دس دن رہنے کا نہ ہو اور سفر بھی چار فرسخ سے کم نہ ہو تو نماز کو قصر پڑھے گا۔ اور اگر چار فرسخ سے کم ہو تو پوری اور واپس لوٹنے کے وقت اور پہلی جگہ پر پہنچ جانے کے بعد قصر پڑھے گا۔ بشرطیکہ آٹھ فرسخ سفر کا قصد بھی ہو اور درمیان میں کہیں دس دن کی اقامت بھی اختیار نہ کرلے۔

مسئلہ ۳۲۵

اگر کوئی مسافر آٹھ فرسخ (۲۸ میل) طے کر چکنے کے بعد کسی شہر میں تیس روز تک اس تردد میں رہے کہ آج جانا ہے یا کل تو وہ شخص ان تیس دنوں میں تو نماز قصر پڑھتا رہے گا۔ لیکن جونہی تیس دن پورے ہو جائیں نماز کو پورا پڑھنا شروع کر دے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزہ

طلوع فجر صادق سے لے کر مغرب تک قربۃً الی اللہ کے قصد سے ان چیزوں سے پرہیز کرنا جن کی تفصیل بعد میں آئے گی "روزہ" کہلاتا ہے۔

مسئلہ ۳۲۶

ماہ مبارک رمضان کی پہلی رات سے پورے ماہ کے روزوں کی نیت کر کے اس پر باقی رہ سکتا ہے۔ اور ہردن کے روزہ کی علیحدہ نیت بھی کر سکتا ہے، لیکن ماہ مبارک رمضان کے روزوں کے علاوہ دوسرے واجب معین مثلاً قضا یا نذر کے روزوں کے لئے ہر روز علیحدہ نیت کرے خواہ وہ روزے کم ہوں یا زیادہ۔

روزے کو توڑ دینے والی چیزیں

مفطرات روزہ

مسئلہ ۳۲۷

جو چیزیں روزہ کو توڑ دیتی ہیں ان سے بچنا واجب ہے اور وہ چند چیزیں ہیں جن کا بیان ذیل میں آتا ہے۔

۱و۲۔ جان بوجھ کر کھانا پینا۔ چاہے وہ کھائی یا پی جانے والی چیز عام عادت کے مطابق کھائی یا پی جاتی ہو جیسے روٹی یا پانی اور چاہے یا عادتاً کھائی یا پی نہ جاتی ہو جیسے ریت، مٹی۔ خواہ کسی قدر کم ہی کیوں نہ ہو۔ جیسے کوئی شخص دھاگہ یا مسواک ایک مرتبہ منہ میں تر کر کے باہر نکالے اور پھر ڈال لے اور اس کی تری کو نگل لے تو اس کا روزہ باطل ہو جائے گا۔ بنابر احتیاط لازم ہے ایسی چیز سے اجتناب کرے، جو لعاب دہن میں مستہلک ہو جائے۔

۳۔ جماع کرنا بھی مرد اور عورت کے روزے کو باطل کرتا ہے، اگرچہ انزال نہ بھی ہو۔ لیکن جب آلہ تناسل ختنہ گاہ کی مقدار اندر چلا جائے جماع کرنا ثابت ہو جاتا ہے۔

۴۔ استمنا یعنی جان بوجھ کر ایسا کام کرنا جس سے اس کی منی باہر آجائے روزے کو توڑ دیتا ہے۔

مسئلہ ۳۲۸

جب کوئی شخص کوئی ایسا کام کرے جس سے اس کا قصد منی باہر لانے کا نہ ہو لیکن اس کی یہ عادت ہو چکی ہو کہ وہ کام کرنے سے اس کی منی باہر آجاتی ہے تو بھی اس کا روزہ باطل ہے، خواہ منی باہر نہ بھی آئے، بلکہ ایسا کام کرنے سے منی کے باہر آنے سے مامون ہو لیکن منی آجائے تو بھی روزہ باطل ہے۔

۵۔ خدا، پیغمبرؐ اور آئمہ معصومینؑ بلکہ بنابر احتیاط لازم حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھنے سے بھی روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

۶۔ غلیظ (گاڑھے) غبار کو حلق تک پہنچانے سے بھی روزہ باطل ہو جاتا ہے۔ بلکہ بنابر احتیاط اگر غبار غلیظ نہ بھی ہو پھر بھی روزہ باطل ہو جاتا ہے۔ خواہ وہ غبار ایسی چیز کا ہو جس کا کھانا حلال ہو جیسے آٹے وغیرہ کا یا ایسی چیز کا ہو جس کا کھانا حرام ہو جیسے مٹی وغیرہ کا۔ خواہ غبار پیدا کرنے کا سبب خود ہو یا کوئی دوسرا، بلکہ اگر ہوا وغیرہ کی وجہ سے غبار پیدا ہو اور وہ اس سے نہ بچے اور غبار حلق تک پہنچ جائے پھر بھی روزہ باطل ہو جائے گا۔

۷۔ سر کو ڈبو دینے سے بھی روزہ باطل ہو جاتا ہے۔ بنابر احتیاط لازم۔

مسئلہ ۳۲۹

تمام سر کو ایک ہی مرتبہ پانی میں ڈبو دینے سے روزہ باطل ہو جائے گا خواہ باقی بدن پانی سے باہر ہی رہے۔ لیکن، اگر آدھا حصہ سر کا ایک مرتبہ لے جائے اور آدھا دوسری مرتبہ تو روزہ باطل نہیں ہو گا۔

مسئلہ ۳۳۰

اگر سر کو پانی کے علاوہ کسی اور سیال چیز جیسے دودھ وغیرہ میں ڈبو دے۔ تو روزہ باطل نہیں ہو گا۔ اگرچہ احتیاط یہی ہے کہ ایسی چیزوں میں سر کو نہ ڈبوئے اور یہی احتیاط آب مضاف میں بھی ضروری ہے۔

مسئلہ ۳۳۱

اگر کوئی شخص بھول کر یا کسی کے زبردستی کرنے سے سر کو پانی میں ڈبو دے یا بے اختیار ہو کر پانی میں چلا جائے۔ تو اس کا روزہ باطل نہیں ہو گا۔

۸۔ اذان صبح تک جان بوجھ کر جنابت یا حیض یا نفاس پر باقی رہنے سے بھی روزہ باطل ہو جاتا ہے۔ چاہے روزہ ماہ رمضان المبارک کا ہو یا اس کی قضاء کا۔

مسئلہ ۳۳۲

اگر جنب شخص کسی عذر کی وجہ سے غسل نہیں کر سکتا تو وہ اذان صبح سے قبل تیمم کر کے روزہ رکھے اور یہ واجب نہیں کہ وہ صبح ہونے تک بیدار بھی رہے لیکن اگر تیمم بھی نہ کرے تو اس کا روزہ باطل ہے۔ اور اگر کوئی شخص غسل کر سکتا ہے لیکن نہ کرے اور اتنی تاخیر کر دے کہ وقت تنگ ہو جائے تو وہ تیمم کر کے روزہ رکھے اس کا روزہ صحیح ہے۔ اور اگر تیمم بھی نہ کرے تو روزہ باطل ہو گا۔

مسئلہ ۳۳۳

جو شخص ماہ رمضان کی رات کو جنب ہو لیکن اس کو اطمینان ہو کہ اگر وہ اسی حالت میں سو جائے تو وہ اذان صبح سے پہلے بیدار ہو کر غسل کر لے گا۔ یا اذان سے پہلے بیدار ہونے کی اس کو عادت ہو۔ مگر وہ اذان سے قبل بیدار نہ ہو سکے تو اس کا رزہ صحیح

ہو گا۔ اور اگر بیدار ہو کر پھر اس نیت سے سو جائے کہ قبل از اذان صبح بیدار ہو کر غسل کروں گا لیکن بیدار نہ ہو سکے تو اس روزہ کی قضاء اسے بجالانا ہو گی۔ اسی طرح اگر دوسری مرتبہ بیدار ہو کر پھر سو جائے اور اذان سے قبل بیدار نہ ہو سکے۔ تو بھی اسے اس روزہ کی صرف قضا بجالانا ہو گی کفارہ نہیں ہو گا بنا بر اقویٰ۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ احتیاطاً آخری دونوں صورتوں میں قضا بھی بجا لائے اور کفارہ بھی ادا کرے۔

مسئلہ ۳۳۴

جس عورت کو استحاضہ متوسطہ یا کثیرہ کا خون آ رہا ہے۔ اگر وہ دن کی نمازوں مثلاً صبح یا ظہر کے لئے واجب غسل نہ کرے۔ تو بنا بر احتیاط اس کا روزہ باطل ہے لیکن اگر اسے نماز ظہر و عصر پڑھ لینے کے بعد خون آجائے اور وہ غروب آفتاب تک غسل نہ کرے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔ اور روزہ کی صحت کے لئے شب آئندہ کے غسل کی شرط نہیں ہے کہ غسل کرے۔ لیکن اگر گزشتہ رات کو نماز مغرب و عشاء کے لئے غسل نہیں کیا تو صبح کو روزہ رکھنا باطل ہو گا۔ بنا بر احتیاط لازم، البتہ اگر طلوع فجر سے پہلے غسل کر لے تو پھر اس کا روزہ صحیح ہے اگرچہ غسل نماز صبح ہی کے لئے ہو۔ اور روزہ کے دیگر احکام استحاضہ پر عمل کرنا روزے کے صحیح ہونے کے لئے شرط نہیں ہے۔ مثلاً وضو کرنا۔ پنبہ رکھنا یا پٹی باندھنا۔

۹۔ بہنے والی چیز کے ساتھ حقنہ کرنے سے بھی روزہ باطل ہو جائے گا۔ اگرچہ ضرورت کے تحت ہی کیوں نہ ہو۔ البتہ شیاف (خشک چیز سے حقنہ) کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۰۔ جان بوجھ کر قے کرنے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ خواہ ضرورت کے تحت ہی کیوں نہ ہو۔ اگر بھول کر یا بے اختیار ہو کر قے کر لے تو روزہ باطل نہیں ہوتا۔ اور روزہ اس وقت ٹوٹتا ہے جب قے آجائے۔ لہٰذا اگر کوئی چیز قے کے بغیر باہر آجائے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۳۳۵

اگر کوئی شخص ڈکار لے اور کوئی چیز اس کے ساتھ باہر آجائے اور بے اختیاری سے پھر اندر چلی جائے۔ تو روزہ باطل نہیں ہوتا، لیکن اگر کوئی چیز منہ میں پہنچ جائے اور اسے وہ خود بخود نگل لے تو اس کا روزہ باطل ہو گا۔ اس کی قضاء بھی ہو گی اور کفارہ بھی۔ بلکہ اگر وہ کوئی ایسی چیز ہو جس کا نگلنا حرام ہے تو اس کی وجہ سے "کفارہ جمع" واجب ہو جائے گا۔

قضاء اور کفارہ

مسئلہ ۳۳۶

جو مفطرات روزے کو باطل کر دیتی ہیں اور قضاء اور کفارہ کا باعث ہو جاتی ہیں۔ بشرطیکہ اپنے ارادہ و اختیار اور بغیر کسی کے مجبور کرنے کے انجام دیا جائے اور اس حکم میں تمام مفطرات برابر ہیں۔ حتیٰ کہ خدا و معصومینؑ پر جھوٹ باندھنے، حقنہ کرنے اور قے کرنے میں بھی کوئی فرق نہیں، لیکن جب جنابت کی حالت میں نیند سے ایک مرتبہ بیدار ہو کر سو جائے یا دو مرتبہ بیدار ہو کر تیسری مرتبہ سو جائے اس میں بھی احوط یہ ہے کہ کفارہ واجب نہیں۔ اگرچہ احتیاطاً کفارہ دے سکتا ہے

مسئلہ ۳۳۷

ماہ رمضان کے روزہ کا کفارہ ان تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں دے سکتا ہے۔ بنابر اقویٰ

۱۔ ایک غلام آزاد کرنا۔ ۲۔ متصل دو ماہ روزے رکھنا۔ ۳۔ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا۔

انسان کو اختیار ہے کہ ان تین صورتوں میں سے کسی ایک پر عمل کرے۔ لیکن احتیاط یہ ہے کہ ترتیب کا لحاظ کرے۔ اور اگر روزے کسی حرام چیز کے ذریعے توڑ دے تو تینوں کفارے ادا کرے یعنی ایک غلام بھی آزاد کرے دو ماہ متصل روزے بھی رکھے اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا بھی کھلائے۔ مثلاً روزہ کی حالت میں نعوذباللہ کسی سے زنا کرے۔ یا حیض کی حالت میں جماع کرے یا شراب پی لے یا غصبی مال کھا لے۔

مسئلہ ۳۳۸

چند مقامات ایسے ہیں۔ جہاں روزہ کی صرف قضا بجالانی واجب ہوتی ہے۔ کفارہ نہیں۔

۱۔ جب جنابت کی حالت میں ایک مرتبہ نیند سے بیدار ہو پھر سو جائے یا دو مرتبہ بیدار ہو کر تیسری مرتبہ سو جائے۔

۲۔ روزہ تو رکھا ہے لیکن اس کی نیت نہیں کی لوگوں کو دکھانے کے لئے روزہ رکھا ہے یا روزے کو توڑ دینے کا قصد کر لیا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ مغرب تک روزے کو کسی دوسرے مفطر (توڑنے والی چیز) سے نہ توڑا ہو۔ ورنہ قضا اور کفارہ دونوں واجب ہو جائیں گے۔

۳۔ فجر صادق کی تحقیق کئے بغیر کوئی ایسا کام کرنا جو روزہ کو توڑ دیتا ہے لیکن بعد میں معلوم ہو کہ اس دوران میں فجر طلوع ہو چکی تھی۔ خواہ وہ تحقیق کرنے کی قدرت رکھتا تھا یا نہ؟ مثلاً نابینا یا قیدی یا وہ شخص جو طلوع فجر کو نہیں پہچان سکتا۔

۴۔ کسی شخص کے اس قول پر اعتماد کرتے ہوئے کہ ابھی تک فجر طلوع نہیں ہوئی روزے کو توڑنے والا کام بجالائے. لیکن بعد میں معلوم ہو کہ اس وقت فجر طلوع ہو چکی تھی۔

۵۔ جب کوئی شخص کہہ دے کہ صبح طلوع ہو گئی ہے لیکن اس خیال سے اس کے کہنے

پر یقین نہ کرے کہ وہ مذاق کر رہا ہے۔ یا جھوٹ بول رہا ہے۔

کوئی مفطر (روزہ کو توڑنے والا کام) انجام دے دے اور بعد میں معلوم ہو کہ اس وقت صبح ہو چکی تھی۔

۶۔ نابینا اس قسم کا کوئی دوسرا معذور شخص کسی کے کہنے پر افطار کر لے یا کوئی شخص ایک یا دو عادل آدمیوں کے کہنے پر افطار کر لے لیکن بعد میں معلوم ہو کہ بوقت افطار مغرب نہیں ہوئی تھی۔ مذکورہ صورتوں کے علاوہ اگر کوئی کسی کے کہنے پر افطار کر لے تو اس پر قضاء کے علاوہ کفارہ بھی واجب ہو جائے گا۔ بنابر اقویٰ۔

۷۔ جب مطلع صاف ہو لیکن اندھیرا چھا جانے کی وجہ سے یقین حاصل کر لے کہ مغرب ہو چکی ہے اور روزہ افطار کر لے لیکن بعد میں معلوم ہو کہ ابھی مغرب نہیں ہوئی تھی۔ تو اس روزہ کی قضا بجالانی واجب ہے لیکن اگر یقین کی بجائے شک یا گمان کی بناء پر روزہ افطار کرے گا تو اس پر قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہوں گے۔

مسئلہ ۳۳۹

اگر مطلع بادل وغیرہ کی وجہ سے صاف نہ ہو اور کوئی شخص اس گمان پر کہ مغرب ہو چکی ہے روزہ افطار کر لے اور بعد میں معلوم ہو کہ مغرب نہیں ہوئی تھی۔ تو اس پر نہ قضا واجب ہے اور نہ کفارہ۔

۸۔ جو شخص ٹھنڈک حاصل کرنے کی غرض سے منہ میں پانی ڈالے یا بلاوجہ کلی کرے اور پانی بے اختیار اندر چلا جائے تو اس صورت میں اس روزہ کی صرف قضا بجالانا واجب ہے۔ لیکن اگر وضو کی غرض سے کلی کر رہا تھا اور پانی بے اختیار اندر چلا گیا تو اس صورت میں قضا بھی واجب نہیں۔

مسئلہ ۳۴۰

اگر روزہ دار ظہر کے بعد سفر اختیار کرے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔ اسی طرح اگر ظہر سے پہلے اپنے وطن میں اس جگہ پہنچ جائے جہاں اسے دس دن رہنا ہے اور اس دن روزہ کو توڑنے والا ابھی کوئی کام انجام نہ دیا ہو اور روزہ کی نیت کر لے تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

زکوٰۃ کے احکام

وجوب زکوٰۃ ضروریات دین اسلام میں ہے اس کا منکر باوجود اس کے جاننے کے کافر ہے۔ بلکہ روایات میں ہے کہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا کافر ہے۔ زکوٰۃ کے بیشمار فوائد و مصالح ہیں جو بہت سے مفاسد کو روکتے ہیں۔ جامعۃ المسلمین کی بقاء کا سبب ہے اور امور عامہ کے منظم ہونے میں کارفرما ہے۔ افراد عامہ میں الفت و محبت کا موجب ہے۔ دینی شعائر کو برقرار رکھنے کا باعث ہے۔ رفاہ عامہ اور لوگوں کی آسائش کا سبب ہے، اموال کی محافظ اور نگہبان ہے۔ شریعت اسلام میں اس کے بارے میں کافی تاکید و ترغیب کی گئی ہے۔ اور احادیث میں اس کے ادا نہ کرنے والے کی کافی مذمت کی گئی ہے اور اسے عذاب سے بہت حد تک ڈرایا گیا ہے۔

جن چیزوں پر زکوٰۃ واجب ہے

زکوٰۃ نو چیزوں پر واجب ہے!

اونٹ گائے گوسفند سونا چاندی گندم جو خرما کشمش (انگور)

چار چیزوں پر مستحب ہے۔

۱۔ گندم اور جو کے علاوہ باقی تمام غلوں میں خواہ ناپے جاتے ہوں یا تولے جاتے ہوں۔ جیسے چاول، ماش، نخود، اور مسور وغیرہ، تمام پھلوں میں سیب، ناشپاتی اور زرد آلو وغیرہ لیکن سبزی جات مثلاً بینگن، کھیرے، اور خربوزوں وغیرہ پر کوئی

زکوٰۃ نہیں ہے۔

۲۔ مال تجارت میں۔

۳۔ گھوڑیوں پر، لیکن گھوڑوں، خچروں، اور گدھوں پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔

۴۔ جن املاک سے نفع حاصل کیا جاتا ہے جیسے باغات، دکانیں۔ اور مسافر خانے وغیرہ۔

زکوٰۃ کا نصاب

مذکورہ نو چیزوں میں زکوٰۃ کے واجب ہونے کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ نصاب کی مقدار میں ہوں۔

مسئلہ ۳۴۱

گوسفند کے لئے پانچ نصاب ہیں۔

۱۔ نصاب چالیس کا ہے اور اس کی زکوٰۃ ایک گوسفند ہے۔

۲۔ نصاب ایک سو اکیس کا ہے اور اسکی زکوٰۃ دو گوسفند ہیں۔

۳۔ نصاب دو سو ایک کا ہے اور اس کی زکوٰۃ تین گوسفند ہیں۔

۴۔ نصاب تین سو ایک کا ہے اور اس کی زکوٰۃ چار گوسفند ہیں۔

۵۔ نصاب چار سو یا اس سے زیادہ کا ہے۔ کہ ان کو سو پر تقسیم کر کے ہر سو کے اوپر ایک گوسفند زکوٰۃ میں دی جائے گی۔

مسئلہ ۳۴۲

گائے کے دو نصاب ہیں۔

۱۔ نصاب تیس کا ہے۔ اور اس کی زکوٰۃ ایک بچھڑا (نر یا مادہ) ہے جو دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو۔

۲۔ نصاب چالیس کا ہے اور اس کی زکوٰۃ ایک گائے ہے جو تیسرے سال میں داخل ہو چکی ہو۔ اور جب گائیں چالیس سے زیادہ ہو جائیں۔ تو ان کو تیس پر تقسیم کر کے زکوٰۃ دے یا چالیس پر ان میں سے جو بھی عدد برابر برابر تقسیم ہو اگر برابر تقسیم نہ ہو سکتا ہو تو ایسے عدد پر تقسیم کرے جس سے کم باقی بچیں۔

مسئلہ ۳۴۳

اگر کسی مال میں چند آدمی شریک ہوں اور ہر ایک کا حصہ نصاب تک پہنچ چکا ہو تو سب پر زکوٰۃ واجب ہے اور اگر بعض کا حصہ تو نصاب تک پہنچ چکا ہو اور بعض کا نہیں تو ان لوگوں پر زکوٰۃ ہوگی۔ جن کا حصہ نصاب کو پہنچ چکا ہے۔

مسئلہ ۳۴۴

جب کسی آدمی کا مختلف مقامات پر وہ مال موجود ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اگر ان سب مقامات کا مال نصاب تک پہنچ جاتا ہے تو اس پر ان کی زکوٰۃ دینا واجب ہوگی۔

مسئلہ ۳۴۵

گائے اور گوسفند کی زکوٰۃ میں شرط ہے کہ وہ سارا سال جنگل و بیابان میں گھاس چرتی رہیں۔ پس اگر سال کے دوران ایک مہینہ یا ایک ہفتہ یا اس سے کم کی مدت میں انھیں گھاس کاٹ کر دیا جائے۔ یا مزروعہ زمین میں انھیں چرایا جائے تو ان پر زکوٰۃ نہیں، لیکن اگر سال میں ایک دو دن مالک کے پاس گھاس چارہ کھالیں تو احتیاط لازم یہی ہے کہ ان کی زکوٰۃ ادا کی جائے۔

دوسرے یہ کہ یہ حیوان پورا سال بیکار رہیں، تیسرے یہ کہ پورا سال اپنے مالک کی ملکیت میں رہیں، چوتھا یہ کہ ان پر گیارہ ماہ گزر جائیں لہٰذا بارھویں مہینہ میں داخل ہوتے ہی ان پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔ اور یہ ضروری نہیں کہ یہ بارھواں مہینہ بھی پورا ہو جائے۔

سونے چاندی کی زکوٰۃ

سونے چاندی کی زکوٰۃ میں عمومی شرائط (جن کی تفصیل بڑی بڑی کتابوں میں درج ہے) پہلی شرط نصاب ہے اور سونے کے دو نصاب ہیں۔

۱۔ پہلا نصاب بیس مثقال شرعی ہے اور ایک مثقال اٹھارہ نخود کا ہوتا ہے پس جب کسی کے پاس سونا بیس مثقال شرعی بمطابق پندرہ مثقال عام مروج ہو تو اسے اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ دینا ہوگی کہ نو نخود بنتے ہیں، اور اگر کسی کے پاس سونا۔ بیس مثقال شرعی سے کم ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۲۔ چار مثقال شرعی جو تین مثقال عام مروج کے برابر ہوتے ہیں یعنی جب پندرہ مثقال عام مروج پر تین مثقال اور زیادہ ہو جائیں تو مجموعا اٹھارہ مثقال کی زکوٰۃ چالیسواں حصہ دینی ہوگی۔ اور اگر تین مثقال سے کم پندرہ مثقال عام مروج سونے پر کچھ زیادہ ہو جائے۔ تو پھر اسے صرف پندرہ مثقال کی ہی زکوٰۃ چالیسواں حصہ دینی ہوگی۔ اور جو تین مثقال سے کم اس کے پاس سونا ہے اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔ اسی طرح ہر تین مثقال عام مروج کے اضافہ پر زکوٰۃ واجب ہوتی جائے گی۔

اور چاندی کے بھی دو نصاب ہیں۔

۱۔ پہلا نصاب دو سو درہم ہے۔ جو ایک سو پانچ مثقال عام مروج کے برابر ہیں اس پر بھی چالیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے، جو دو مثقال نخود عام مروج بنتے ہیں، اور اس سے کم پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۲۔ دوسرا نصاب چالیس درہم ہیں۔ جو اکیس مثقال عام مروج کے برابر ہیں یعنی جب

۱۰۵ مثقال پر اکیس مثقال اور زیادہ ہو جائیں تو پھر تمام ایک سو چھبیس مثقال پر چالیسواں حصہ زکوٰۃ دینا ہوگی۔ اور اگر اکیس مثقال سے کم کا اضافہ ہو تو پھر صرف ایک سو پانچ مثقال پر زکوٰۃ ہوگی۔

اسی طرح ہر اکیس مثقال کی زیادتی پر زکوٰۃ واجب ہوتی جائے گی۔ پس اگر کوئی شخص تمام سونا یا چاندی کا چالیسواں حصہ دے دے تو جو بھی زکوٰۃ اس پر واجب تھی ادا کر چکے گا۔ بلکہ بعض صورتوں میں تو مقدار واجب سے بھی کچھ زیادہ ادا کر دے گا۔

دوسری شرط یہ ہے کہ سونا چاندی رائج الوقت سکہ ہوں، خواہ وہ سکہ ختم ہو چکا ہو یا باقی ہو۔ بلکہ احتیاط لازم یہ ہے کہ اگر سونا یا چاندی سکہ تو نہ ہوں لیکن ان سے معاملہ صحیح نہ ہو تو پھر بھی ان کی زکوٰۃ دے۔ یا یہ کہ معاملہ کے لئے سکہ ڈھالا گیا ہو مگر اس سے معاملہ نہ کیا گیا ہو پھر بھی اس پر زکوٰۃ ہے۔

تیسری شرط یہ ہے کہ سونا چاندی گیارہ ماہ تک مالک کی ملکیت میں بھی رہیں لہٰذا گیارہ ماہ گزرنے کے بعد جب بارھواں مہینہ آئے گا تو ان کی زکوٰۃ دینا واجب ہو جائے گی۔

گندم، جو، خرما اور کشمش کی زکوٰۃ!

گندم، جو خرما اور کشمش کی زکوٰۃ میں علاوہ اور شرائط کے دو شرطیں یہ بھی ہیں۔

شرط اول:

یہ ہے کہ وہ نصاب معین تک پہنچ جائیں اور ان میں سے ہر ایک ۴۵ مثقال کم ایک سو چالیس من شاہی ہے۔ اور ایک من شاہی ۱۲۸۰ مثقال مروج ہے۔ اور من تبریزی کے لحاظ سے ۴۵ مثقال کم ۲۸۸ من ہے اور ہمارے وزن کے لحاظ سے بیس من ۲۷ سیر ۵۴ تولہ ہے۔

شرط دوم:

یہ ہے کہ وہ زکوٰۃ کے وقت تعلق سے پہلے انسان کی ملکیت میں بھی ہوں۔ خواہ زراعت کے ذریعہ ملکیت میں ہوں یا کسی اور جائز ذریعہ سے۔

غلات اربع کی زکوٰۃ

مسئلہ ۳۴۶

جیسا کہ مشہور ہے کہ گندم اور جو کی زکوٰۃ اس وقت سے واجب ہو جاتی ہے، جب ان میں دانہ پڑ چکے۔ یا دانہ محکم ہو جائے ___ اور خرما میں اس وقت سے واجب ہو جاتی ہے۔ جب اس کا رنگ سرخ یا زرد ہو جائے۔ اور کشمش میں اس وقت سے واجب ہو جاتی ہے جب انگور میں دانے پڑ جائیں۔ لیکن بعض علماء فرماتے ہیں کہ ان میں زکوٰۃ اس وقت سے واجب ہو جاتی ہے کہ ان کو گندم یا جو یا خرما یا انگور کہا جانے لگے۔ اور احتیاط واجب یہ ہے کہ مذکورہ اقوال میں سے جو قول بھی قرین احتیاط ہو اس پر عمل کرے۔ مثلاً اگر کوئی شخص گندم یا جو کے دانہ پڑ جانے کے بعد اور گندم یا جو کہے جانے سے پہلے ان کا مالک ہو جائے تو قول دوئم پر عمل کر کے ان کی زکوٰۃ دے۔

اور اگر گندم یا جو کا مالک دانہ پڑ جانے کے بعد فوت ہو جائے اور اس کے ورثاء میں سے ہر ایک کا حصہ نصاب سے کم ہو تو قول اول پر عمل کریں، یعنی جو زکوٰۃ متوفی پر فرض ہو چکی تھی وہ ادا کریں۔

مسئلہ ۳۴۷

گندم۔ جو خرما اور کشمش، اگر نہر، یا بارش یا زمین کی نمی سے سیراب ہوں تو ان کی زکوٰۃ دسواں حصہ دی جائے گی۔ اور اگر ان کو ڈول یا کنوئیں وغیرہ سے سیراب کیا جائے تو ان کی زکوٰۃ بیسواں حصہ ہو گی۔ اور اگر دونوں ذریعوں سے سیراب ہوں تو پھر آدھی کی زکوٰۃ

دسواں حصہ اور آدمی کی زکوۃ بیسواں حصہ دینا ہو گی۔

مسئلہ ۳۴۸

وہ مصارف جو گندم یا جو یا خرما یا کشمش حاصل کرنے کے لئے کئے ہیں۔ ان کو منہا کرنے کے بعد اگر نصاب معین سے کم ہو جائیں تو بنابر احتیاط لازماً۔ بقیہ کی زکوۃ دینا واجب ہو گی۔ خواہ وہ مصارف زکوۃ کے واجب ہو جانے سے پہلے کئے ہوں یا اس کے بعد۔

البتہ جو مصارف معمول کے مطابق ہوتے ہیں۔ وہ عین ہی سے نکالے جائیں گے، جیسے بعض مقامات پر باغ کے رکھوالے کو اجرت میں انگور یا کشمش دیئے جاتے ہیں۔ یا خروار صاف کرنے والے یا مال کرایہ پر دینے والے کو اجرت خروار سے دی جاتی ہے۔ اب ان مصارف کے منہا کرنے کے بعد اگر نصاب کی مقدار سے کم ہو جائے تو پھر زکوۃ واجب نہیں ہو گی۔

مستحقین زکوٰۃ

زکوۃ کو آٹھ مقام پر خرچ کیا جاسکتا ہے

۱۔ زکوۃ کا پہلا مستحق فقیر ہے۔ اور فقیر سے مراد وہ شخص ہے جس کے پاس اپنے اور اپنے اہل و عیال کے سال کے اخراجات نہ ہوں۔ لیکن جس شخص کے پاس کوئی ہنر یا سرمایہ ہو کہ وہ انہی سے سال کے اخراجات پورے کر سکتا ہو وہ مستحق زکوۃ نہیں۔

۲۔ دوسرا مستحق مسکین ہے۔ اور مسکین سے مراد وہ شخص ہے جو فقیر سے سخت تر زندگی گزار رہا ہو۔

مسئلہ ۳۴۹

جو شخص علوم دینی کے حاصل کرنے میں مشغول ہے اور اس وجہ سے اس کے پاس اتنا وقت نہیں کہ وہ کوئی کاروبار کر سکے تو اسے بھی زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

مسئلہ ۳۵۰

جو شخص اپنے آپ کو فقیر بتائے، اگر اس کے قول کو سچائی کا گمان حاصل ہو جائے تو بھی اس کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

۳۔ تیسرا مستحق وہ شخص ہے جو امام علیہ السلام یا امام کی موجودگی میں ان کے نائب خاص یا امامؑ کی غیبت کے زمانہ میں ان کے نائب عام یعنی فقیہ جامع الشرائط کی طرف سے مقرر کیا گیا ہو کہ وہ زکوٰۃ کو اکٹھا کر کے امام یا نائب امام تک پہنچائے یا خود فقراء پر خرچ کرے۔

۴۔ چوتھا مستحق وہ کافر ہے کہ اگر اسے زکوٰۃ ملے تو وہ اسلام کی طرف مائل ہو جائے گا۔

۵۔ پانچواں مصرف غلاموں کو زکوٰۃ سے خرید کر آزاد کر دینا ہے۔

۶۔ چھٹا مستحق وہ مقروض ہے جو اپنے قرض کے ادا کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو۔ اگرچہ اس کے پاس سال کے مصارف بھی ہوں۔ بشرطیکہ وہ قرض کو خدا کی نافرمانی میں خرچ نہ کرتا ہو۔

۷۔ ساتواں مصرف زکوٰۃ "اللہ کی راہ" ہے۔ اور اس سے مراد ہر وہ کار خیر اور عمل نیک ہے جس کے متعلق شارع مقدس اسلام نے رغبت اور شوق دلایا ہے مثلاً پل کی تعمیر کرانا یا مسافرین اور زائرین کے لئے مسافر خانے بنوا دینا یا مسجد یا مدرس علوم دینیہ اور یتیم خانے تعمیر کرانا۔ یا شعائر اللہ کی عظمت میں خرچ کرنا یا حاجیوں اور زائروں کی امداد کرنا یا مومن کو ظالم کے پنجہ ستم سے آزاد کرانا۔ یا آپس کے جھگڑوں کو مٹانا۔ یا مسلمانوں کو فتنہ وشر سے نجات دلانا۔ یا طلباء کی اعانت کرنا یا احکام و معارف اسلامی کی نشرو اشاعت کرنا۔ فائدہ مند مذہبی کتابوں کو شائع کرنا۔ خلاصہ کہ اس حصہ کو ہر اس کام میں صرف کیا جا سکتا ہے، جو خدا کے تقرب کا سبب ہو۔

۸۔ آٹھواں مستحق "ابن السبیل" ہے۔ اور اس سے مراد ہر وہ مسافر ہے۔ جس کا سفر

خرچ ختم ہو گیا ہو اور بغیر خرچ کے اپنے وطن تک نہ پہنچ سکتا ہو اور قرض لے کر یا کوئی چیز فروخت کر کے بھی خرچ مہیا کرنا اس کے لئے ناممکن ہو گیا ہو۔

مسئلہ ۳۵۱

زکوٰۃ چاہے مالی ہو یا زکوٰۃ فطرہ ادا کرتے وقت زکوٰۃ کی نیت سے اور قربتہً الی اللہ کے قصد سے ادا کی جائے۔

زکوٰۃ فطرہ

مسئلہ ۳۵۲

ہر اس شخص پر جو عیدالفطر کی رات کے غروب آفتاب کے وقت بالغ عاقل، ہوشیار، غنی اور آزاد ہو اپنا فطرہ نکالنا واجب ہے۔ اور ان لوگوں کا بھی جو اسی رات غروب آفتاب کے وقت اس کے عیال میں داخل ہیں۔ یا اس کے پاس کھانا کھارہے ہیں۔

مسئلہ ۳۵۳

اگر کوئی شخص سال کے خرچ سے زیادہ یا قرض ادا کرنے سے زیادہ رکھتا ہو تو اس کو زکوٰۃ فطرہ دیا جا سکتا ہے۔ اور ضروری نہیں ہے کہ سال بھر کے مخارج یا قرض ادا کرنے کے لئے بہ مقدار زکوٰۃ فطرہ رکھتا ہو۔

مستحقین فطرہ

مسئلہ ۳۵۴

سید ہاشمی کا غیر سید سے فطرہ لینا حرام ہے۔ البتہ سادات آپس میں ایک دوسرے کا فطرہ لے سکتے ہیں۔

مسئلہ ۳۵۵

فطرہ اس چیز سے دیا جائے۔ جو عام طور پر لوگوں کی غذا ہے۔ مثلاً گندم، جو، کھجوریں، کشمش، چاول، دودھ وغیرہ لیکن احتیاط مستحب یہ ہے کہ گندم، جو، خرما، کشمش سے دیا جائے۔ اور اگر آٹا۔ کھجوریں روٹی، ماش، یا مسور بھی فطرہ میں دیئے جائیں پھر بھی کافی ہے۔

افضل یہ ہے کہ خرما یا اس کے بعد کشمش دے۔ لیکن سب سے بہتر یہ ہے کہ جو جنس فقیر کے فائدہ میں ہو وہ دے۔

مسئلہ ۳۵۶

ہر انسان پر اپنی اور اپنے عیال کی طرف سے ایک صاع فی کس کے حساب سے فطرہ نکالنا واجب ہے۔ صاع تقریباً سوا تین سیر بنتا ہے اور اگر احتیاطاً ساڑھے تین سیر دے دے تو عائد شدہ فرض سے کچھ مقدار زیادہ ادا ہو جائے گی۔

مسئلہ ۳۵۷

فطرہ عید کی رات سے واجب ہو جاتا ہے۔ اگر نماز عید پڑھنا چاہتا ہے تو احتیاط لازم یہ ہے کہ نماز عید کے وقت تک ادا کر دے اگر نماز عید نہیں پڑھی تو اسی دن کی ظہر تک بھی

دے سکتا ہے۔

مسئلہ ۳۵۸

جب کسی جگہ مستحق موجود ہوں تو احتیاط لازم اسی میں ہے کہ فطرہ کو دوسری جگہ نہ لے جائے۔ اگر وہاں مستحق موجود نہیں ہیں تو پھر دوسری جگہ لے جاسکتا ہے. جہاں مستحق موجود ہوں۔ اور بہتر یہ ہے کہ جہاں اس پر فطرہ واجب ہوا ہے اسی جگہ کے مستحقین کو ہی دے اگرچہ اس کا وطن کسی دوسری جگہ ہو۔

مسئلہ ۳۵۹

احتیاط لازم یہ ہے کہ فطرہ شیعہ اثنا عشری ہی کو دیا جائے۔ اور ان لوگوں کو فطرہ دینا جائز نہیں جو اسے فسق وفجور میں خرچ کریں۔

خمس

سات چیزوں پر خمس دینا واجب ہے

۱۔ جو غنیمت کفار سے جنگ کرنے کے بعد حاصل ہو۔ ۲۔ معدن ۳۔ گنج (خزینہ) ۴۔ غوطہ لگا کر حاصل کیے ہوئے جواہرات ۵۔ حلال مال جو حرام سے مل جائے۔ ۶۔ جو زمین کافر ذمی نے مسلمان سے خریدی ہو۔ ۷۔ منافع کسب وصنعت و زراعت بلکہ ہر فائدہ۔ اگرچہ از منافع کسب نہ بھی ہو۔

مسئلہ ۳۶۰

معدن:۔ جب کوئی شخص معدن (کان) سے سونا چاندی یا تانبا یا سکہ یا تیل، یاقوت یا فیروزہ یا عقیق یا گندھک یا تارکول یا نمک یا کوئی اور دھات نکالے تو اس پر خمس نکالنا واجب ہے، بشرطیکہ وہ حد نصاب کو پہنچ جائے۔

مسئلہ ۳۶۱

معدنیات پر اس وقت خمس واجب ہوتا ہے جب اس کے نکالنے اور صاف کرنے کے مخارج وضع کرنے کے بعد پندرہ مثقال مروج عام سونا یا اس کی قیمت کے برابر یا اس سے زیادہ باقی رہ جائے۔

گنج اور غوطہ

مسئلہ ۳۶۲

گنج۔ یعنی خزینہ سے مراد ہر وہ مال ہے جو زمین یا پہاڑ یا دیوار یا کسی اور جگہ میں چھپا ہوا ہو اور جو کوئی شخص اسے دریافت کرلے۔ وہ اسی کا مال ہے اور اس میں خمس واجب ہے۔

مسئلہ ۳۶۳

جب کوئی شخص ایسی زمین سے گنج دریافت کرے۔ جو کسی سے خریدی ہو اور اسے علم ہو کہ یہ گنج زمین بیچنے والے کا نہیں ہے تو یہ گنج دریافت کرنے والے کی ملکیت ہو گا اور اس پر خمس دینا واجب ہو گا۔

مسئلہ ۳۶۴

گنج کا نصاب ۱۰۵ مثقال چاندی یا ۱۵ مثقال سونا ہے. یعنی جب کوئی خزینہ دریافت ہو اور اس کے نکالنے پر جو مصارف ہوئے ہیں ان کے وضع کرنے کے بعد مقدار مذکور یا اس سے زیادہ باقی رہ جائے تو اس پر خمس دینا واجب ہو گا۔

مسئلہ ۳۶۵

غوطہ:

جب کوئی شخص سمندر یا دریا وغیرہ سے لولو، مرجان یا کوئی دوسرے جواہرات غوطہ لگا کر نکالے اور اس پر جو خرچ آیا ہے وہ نکالنے کے بعد اگر اٹھارہ نخود طلاء یا اس سے زیادہ قیمت کے برابر ہو جائے تو اس کا خمس دینا واجب ہے۔ لیکن اگر اٹھارہ نخود طلاء کی قیمت سے کم ہو تو پھر خمس دینا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۶۶

اگر کوئی شخص پانی میں کئی مرتبہ غوطے لگا کر جواہرات نکالے اور ان تمام کو ملا کر ایک نصاب پورا ہو جائے تو احتیاط واجب یہی ہے کہ اس سے خمس ادا کرے۔ اگرچہ ہر مرتبہ نکالنے میں مقدار نصاب سے کم ہو۔

مال مخلوط، منافع کسب

مسئلہ ۳۶۷

حلال مال جب حرام سے مل جائے اور اس کی مقدار اور مالک بھی معلوم نہ ہو تو اس کا خمس ادا کر دینا چاہیے تاکہ وہ حلال و پاک ہو جائے۔

مسئلہ ۳۶۸

جب کوئی مال خود خمس یا زکوۃ سے مل جائے۔ لیکن اس کی مقدار معلوم نہ ہو تو اس مال کا خمس ادا کر دینا کافی نہیں بلکہ یہ خمس و زکوۃ ایسے مال کے حکم میں ہیں جن کا مالک معین ہے۔ لہٰذا اس صورت میں احتیاط سے کام لے یعنی حاکم شرع سے مصالحت کر کے اپنے کو بری الذمہ قرار دے۔

مسئلہ ۳۶۹

جو زمین کافر ذمی کسی مسلمان سے خریدے خواہ وہ زمین زرعی ہو یا سکنی اس کا خمس ادا کرنا کافر ذمی پر واجب ہے۔ خمس چاہے اس زمین کی عین سے دے یا اس کی قیمت سے ادا کر دے۔

مسئلہ ۳۷۰

منافع کسب کا مطلب یہ ہے کہ انسان کا کوئی ایسا کسب یا کاروبار خواہ تجارت ہو یا صنعت یا ملازمت وغیرہ کہ جس سے اپنے اور اپنے اہل و عیال کا سال بھر کا خرچ پورا کر سکتا ہے تو اس پر واجب ہے کہ جب سال بھر کے خرچ سے کوئی چیز بچ جائے۔ تو اس کا خمس ادا کرے۔

مسئلہ ۳۷۱

اگر کوئی مال بغیر کاروبار کے کسی کے ہاتھ آئے جیسے کوئی مال اسے ہبہ یا ہدیہ یا انعام کی صورت میں یا کوئی مال وصیت کے ذریعے ہاتھ آئے تو سال کے مخارج نکالنے کے بعد اس کا خمس بھی واجب ہو گا۔

مسئلہ ۳۷۲

عورت کو جہیز ملتا ہے یا وارث کو جو میراث ملتی ہے۔ ان پر بھی خمس نہیں۔ البتہ اس میراث کا خمس ادا کرنا ہو گا جس کے ملنے کی توقع نہیں تھی اور اچانک مل گئی۔

مسئلہ ۳۷۳

جو مال خمس یا زکوٰۃ کی صورت میں کسی مستحق کو ملے سال کے مخارج کے بعد اگر کوئی چیز اس سے بچ جائے پھر بھی خمس واجب نہیں۔

مسئلہ ۳۷۴

ایسا مال کہ جس سے مقصود تجارت اور قیمت کی ترقی ہو تو زیادہ قیمت اس کے منافع کی جز ہو گی۔ اور اگر مخارج سال سے زیادہ آجائے تو اس کا خمس دینا واجب ہے۔ اگر بیچنا اور اس کی قیمت سال کے تمام ہونے کے بعد ممکن ہو۔

مسئلہ ۳۷۵

جب کوئی شخص دوران سال میں اپنے کاروبار کی منفعت سے اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے خوراک، لباس، گھر کا سامان، رہنے کے لئے مکان، دوستوں اور رشتہ داروں کی ملاقات، مہمانوں کی خاطر تواضع، خیرات اور دیگر اس قسم کے خرچ یا جو حقوق

اس پر واجب ہو چکے ہوں، جیسے نذر و کفارہ وغیرہ ان کی ادائگی یا شادی بیاہ، لڑکی کے جہیز اور علاج معالجہ وغیرہ پر خرچ و اخراجات اس کی عزت و شان کے مطابق ہوں یہ اس کے سال کے مخارج شمار ہوتے ہیں، جن پر خمس واجب نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۳۷۶

جو اخراجات کاروبار اور منفعت حاصل کرنے کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ مثلاً دکان کا کرایہ اور شاگرد کی اجرت، ملازمین کی تنخواہ وغیرہ بھی سال کے مخارج میں شمار ہوتے ہیں۔ ان پر بھی خمس نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۷۷

جو اسباب و اوزار صنعت یا کاروبار کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ مثلاً بڑھئی کا کام کرنے کے اوزار یا سلائی کی مشین یا ترازو وغیرہ یہ سال کے مخارج میں شمار نہیں ہوتے، بلکہ ان کو خمس نکالے ہوئے مال سے خریدنا چاہئے۔ لیکن اگر ان میں سے کوئی چیز خمس ادا کرنے کے بعد ضائع ہو جائے تو اس کو مخارج سال میں شمار کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۳۷۸

اگر کوئی شخص سال کے اخراجات کے لئے کچھ رقم اصل سرمایہ سے اٹھالے اور اسی سال ہی میں منافع سے پھر اصل سرمایہ کو پورا کر دے تو جائز ہے اور اس پر خمس بھی نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۷۹

جب کسی کو کسی سال میں منفعت حاصل نہ ہوئی ہو تو اس سال کے اخراجات اس کے بعد والے اس سال سے نہیں نکال سکتا جس میں منفعت حاصل ہوئی ہے۔

مسئلہ ۳۸۰

جو رقم حج پر خرچ کی جائے وہ بھی اس سال کے اخراجات میں شمار ہو گی جس سال میں حج کیا ہے۔ لہٰذا اس رقم پر بھی خمس نہیں ہو گا۔ اور اگر حج کو نہ جا سکے اور سال گزر جائے تو خمس منافع کا ادا کرے۔

مسئلہ ۳۸۱

اگر کوئی شخص چند سال کی بچت سے جمع کیے ہوئے مال سے مستطیع ہو جائے۔ تو جس سال کی بچت سے استطاعت مکمل ہوئی ہے اس سے پہلے سالوں کی بچت کا خمس نکالے۔ لیکن جس سال کی بچت ملا کر استطاعت حاصل ہوئی ہے اس بچت پر خمس نہیں ہو گا۔

خمس کی تقسیم اور مستحقین خمس

مسئلہ ۳۸۲

خمس کو چھ سہم (حصوں) میں تقسیم کیا جائے گا۔ تین سہم (حصے) سادات کا حق ہے اور تین سہم (حصے) امام زمان عجل اللہ فرجہ کا، سہم سادات اس سید کو دیا جائے گا جو فقیر ہو یعنی جس کے پاس سال بھر کا خرچ نہ ہو یا یتیم یا مسافر ہو اور اس کا سفر خرچ ختم ہو چکا ہو۔ اگرچہ وہ اپنے وطن میں غنی ہو اور سہم امام علیہ السلام ان کی غیبت کے زمانہ میں مجتہد جامع الشرائط کو دیا جائے گا۔ یا اس جگہ پر خرچ کیا جائے گا جہاں مجتہد

جامع الشرائط کی اجازت ہو۔

مسئلہ ۳۸۳

جو سید کسی شخص کا واجب النفقہ ہو یعنی کسی کے ذمہ سید کو نان و نفقہ دینا واجب ہو تو احتیاط واجب یہی ہے کہ وہ شخص اس سید کو نان و نفقہ کی غرض سے خمس نہ دے۔ البتہ غیر واجب نفقہ مثلاً اس سید کے اہل و اعیال کے خرچ کی غرض سے اسے خمس دے سکتا ہے۔

مسئلہ ۳۸۴

اگر کوئی سید کسی کا واجب النفقہ ہو لیکن وہ اسے نان و نفقہ نہ دیتا ہو خواہ از روئے معصیت کے نہ دیتا ہو خواہ بوجہ ناداری کے تو اس سید کو دوسرے آدمی خمس دے سکتے ہیں۔

مسئلہ ۳۸۵

احتیاط واجب یہی ہے کہ ایک سید کو ایک سال سے زیادہ خمس نہ دیا جائے۔

مسئلہ ۳۸۶

انسان سہم سادات کو مجتہد جامع الشرائط کی اجازت کے بغیر بھی مستحقین تک پہنچا سکتا ہے۔ لیکن پھر بھی مستحب یہی ہے کہ مجتہد جامع الشرائط کو دے یا اس کی اجازت سے مستحقین تک پہنچائے۔

خرید و فروخت کے احکام

مسئلہ ۳۸۷

پانچ چیزیں خرید و فروخت میں مستحب ہیں!

۱۔ خرید و فروخت کے احکام کو یاد کرنا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جو شخص خرید و فروخت کرنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ وہ اس کے احکام یاد کرے۔ اور اگر احکام یاد کر لینے سے پہلے خرید و فروخت میں مشغول ہو جائے تو باطل یا شبہ والا معاملہ کرنے کے سبب ہلاکت میں جا گرے گا۔

۲۔ جنس کی قیمت میں تمام مسلمان خریداروں میں فرق نہ کرے۔

۳۔ جنس کی قیمت میں سختی سے کام نہ لے۔

۴۔ جب بیچے تو زیادہ دے اور جب خریدے تو کم لے۔

۵۔ جب کوئی شخص معاملہ اور خرید کرنے پر پشیمان ہو جائے اور وہ واپس کرنا چاہے تو واپس کر لے۔

مسئلہ ۳۸۸

جب کسی کو علم نہ ہو کہ جو معاملہ کیا ہے وہ صحیح ہے۔ یا باطل؟ تو جو مال اس نے لیا ہوا ہے اس میں تصرف نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۳۸۹

جب کسی آدمی کے پاس مال نہ ہو اور اسے بیوی بچوں وغیرہ کے اخراجات دینے

بھی واجب ہوں تو ایسے آدمی کو کاروبار و تجارت کرنا ضروری ہے البتہ مستحب کاموں مثلاً اہل و عیال کی وسعت یا فقراء و مساکین کی امداد و اعانت کے لئے تجارت کرنا مستحب ہے۔

مکروہ معاملے

مسئلہ ۳۹۰

چند معاملے مکروہ ہیں!

۱۔ جائیداد بیچنا ۲۔ قصابی کرنا۔ ۳۔ پست لوگوں سے معاملہ کرنا۔ ۴۔ اذان صبح اور طلوع آفتاب کے درمیان معاملہ کرنا۔ ۵۔ کفن فروشی کرنا۔ ۶۔ گندم نما جو فروش بننا۔ ۷۔ جب کوئی شخص کوئی چیز خرید رہا ہو اس کے معاملہ میں داخل ہو کر اس چیز کو خریدنا۔

حرام معاملے

مسئلہ ۳۹۱

پانچ قسم کی خرید و فروخت حرام ہے۔

۱۔ عین نجس کو خریدنا یا بیچنا جیسے پیشاب، پاخانہ انسان کا ہو یا حیوان کا۔

۲۔ ان چیزوں کی خرید و فروخت کرنا جو مال نہیں مثلاً درندوں کو بیچنا۔ یا خرید کرنا۔

۳۔ ان چیزوں کی خرید و فروخت کرنا جن کی منفعت معمولی فقط حرام ہو جیسے آلات قمار (جوئے کے آلات۔)

۴۔ وہ خرید و فروخت جس میں سود ہو۔

۵۔ ملاوٹ کرنا۔ یعنی اس چیز کا بیچنا جس کو کسی دوسری چیز کے ساتھ ملایا جائے۔ اور اس کی ملاوٹ ظاہر و عیاں نہ ہو اور خریدار کو بھی اس کا پتہ نہ چل رہا ہو اور بیچنے والا بھی اسے نہ بتائے۔ مثلاً گھی میں چربی (یا دودھ میں پانی یا مرچوں میں لکڑی کا برادہ۔) ملا کر فروخت کرنا۔ اور ملاوٹ کو عربی میں "غش" کہتے ہیں۔ اور "غش" کے متعلق رسول خدا صلی اللہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں۔ (یعنی میرا امتی نہیں) جو خرید و فروخت میں مسلمانوں کے ساتھ غش (ملاوٹ) کرتا ہے۔ یا ان کو ضرر پہنچاتا ہے۔ یا ان کے ساتھ مکروہ حیلہ کرتا ہے۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ غش (ملاوٹ) کرتا ہے خداوند عالم اس کی روزی سے برکت اٹھالیتا ہے۔ اور اس پر کسب و معاش کی راہیں بند کر دیتا ہے اور اسے اپنے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔

غش (ملاوٹ) اگرچہ حرام ہے لیکن معاملہ صحیح ہے۔ اور خریدار کو اختیار حاصل ہے جب بھی چاہے معاملہ کو فسخ کر سکتا ہے اور جس صورت میں معاملہ باطل ہے اس کا بیان بعد میں آئے گا۔

مسئلہ ۳۹۲

ایسی پاک چیز کا بیچنا جو نجس ہو چکی ہے لیکن اس کا پاک کرنا ممکن ہے کوئی اشکال نہیں رکھتا، لیکن اگر بیچنے والے کو معلوم ہو کہ خریدار اس کو وہاں استعمال کرے گا جہاں طہارت شرط ہے، جیسے اس کپڑے میں نماز پڑھے گا تو پھر بیچنے والے پر احتیاط واجب ہے کہ اس کا نجس ہونا خریدار کو بتادے۔

مسئلہ ۳۹۳

ایسی پاک چیز کا بیچنا جو نجس ہو چکی ہے اور اس کا پاک کرنا ممکن نہیں ہے جیسے گھی، تیل وغیرہ کا ایسے کاموں کے لئے بیچنا حرام ہے جن میں پاک ہونا شرط ہے۔ مثلاً کھانے پینے وغیرہ کے لئے۔ لیکن اگر ایسے کاموں کے لئے بیچا جائے جن میں پاک ہونا شرط نہیں ہے جیسے تیل کو چراغ جلانے کے لئے بیچا جائے تو پھر جائز ہے۔

مسئلہ ۳۹۴

نجس دواؤں کی خرید و فروخت حرام ہے۔ البتہ اگر رقم دوائی کی شیشی کی قیمت یا دوا فروش کا حق زحمت سمجھ کر دی جائے تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۳۹۵

روغن دار چیزیں، بہنے والی دوائیں، گھی یا تیل یا عطر وغیرہ جو غیر اسلامی ملکوں سے آتی ہیں اور ان کا نجس ہونا معلوم نہ ہو تو ان کی خرید و فروخت میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ جو چربی وغیرہ حیوان کی روح نکل جانے کے بعد لی جاتی ہے اور وہ حیوان بھی جو خون جہندہ رکھتا ہو جب اسے کافروں کے شہر میں کسی کافر کے ہاتھ سے خریدا جائے تو وہ نجس سمجھی جائے گی۔ اور اس کی خرید و فروخت بھی باطل ہے۔

مسئلہ ۳۹۶

لومڑی کو جب شرعی طریقہ سے ذبح نہ کیا گیا ہو یا وہ خود بخود مر جائے تو اس کی کھال کی خرید و فروخت حرام اور باطل ہے۔

مسئلہ ۳۹۷

جو گوشت یا چربی یا چمڑا غیر اسلامی ملکوں سے آتے ہیں یا انہیں کافر کے ہاتھ سے لیا جائے تو ان کی خرید و فروخت باطل ہے۔ بناء بر احتیاط لازم ہے۔ البتہ اگر کسی کو معلوم ہو کہ یہ چیزیں ایسے حیوان سے لی گئی ہیں جس کو شرعی طریقہ سے ذبح کیا گیا ہے تو پھر ان کی خرید و فروخت میں کوئی اشکال نہیں۔

مسئلہ ۳۹۸

گوشت یا چربی یا چمڑے کو جب کسی مسلمان کے ہاتھ سے خریدا جائے تو پھر کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر یہ معلوم ہو کہ اس مسلمان نے کافر کے ہاتھ سے خریدا ہے۔ اور یہ تحقیق بھی نہیں کی کہ اس حیوان کو شرعی طریقہ سے ذبح کیا گیا ہے۔ یا نہ؟ تو پھر یہ چیزیں اس مسلمان سے بھی خریدنا حرام اور معاملہ باطل ہے۔

مسئلہ ۳۹۹

نشہ آور چیزوں کی خرید و فروخت حرام ہے اور معاملہ باطل ہے۔

مسئلہ ۴۰۰

غصبی مال کا بیچنا باطل ہے اور اس کے بیچنے والے نے جو رقم لی ہے وہ خریدار کو واپس کر دے۔

مسئلہ ۴۰۱

جب کسی خریدار کا قصد ہو کہ جو جنس خرید رہا ہے اس کی رقم ادا نہیں کرے گا۔ لیکن معاملہ کا قصد ہو تو یہ معاملہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۴۰۲

جب کسی خریدار کا مقصد یہ ہو کہ اس شے کی قیمت کی ادائگی بعد میں حرام مال سے کرے گا تو اس کی خرید تو صحیح ہے لیکن اسے چاہئے کہ جتنی قیمت اس نے بعد میں دینی ہے وہ حلال مال ہی سے ادا کرے۔ اور اگر حرام مال سے دے دے تو ادائگی ساقط نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۴۰۳

لہو و لعب کے آلات کی خرید و فروخت حرام ہے. جیسے سارنگی اور ساز وغیرہ حتیٰ کہ چھوٹے چھوٹے آلات کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۴۰۴

اگر کسی چیز سے حلال منفعت حاصل کی جاتی ہے. لیکن اس قصد سے بیچے کہ اس منفعت کو حرام کے کام میں لایا جائے تو ایسا معاملہ حرام اور باطل ہے. جیسے انگور کو اس قصد سے فروخت کرے کہ اس کی شراب بنائی جائے۔

مسئلہ ۴۰۵

بنابر احتیاط مجسمہ کی خرید و فروخت حرام ہے۔ لیکن جس صابون پر جسم دار ٹھپہ لگا ہوا ہو جب مقصد صرف صابون خریدنا ہو تو جائز ہے۔

مسئلہ ۴۰۶

جو چیز جوا یا چوری یا باطل معاملہ کی وجہ سے کسی کے پاس موجود ہو تو اس کا خریدنا حرام ہے۔ اگر کوئی اسے خرید لے تو اسے چاہئے کہ وہ چیز اس کے اصلی مالک کو واپس کر دے۔

مسئلہ ۲۰۷

اگر کوئی شخص چربی ملا ہوا گھی کسی کو فروخت کرے۔ اگر وہ معین کر دے اور مثلاً کہہ دے کہ "یہ ایک من گھی تمہیں بیچ رہا ہوں" تو اس صورت میں جتنی مقدار اس میں چربی ہے۔ اتنی مقدار میں معاملہ باطل ہے۔ لہٰذا بیچنے والے نے جو رقم چربی کے مقابل گھی بنا کر لی ہوئی ہے وہ خریدار کو واپس کر دے اور چربی جو گھی بنا کر دی تھی واپس لے لے۔ اور خریدار چاہے تو سارا معاملہ بھی فسخ کر سکتا ہے۔ لیکن اگر بیچنے والے نے گھی کو معین کر کے نہیں دیا۔ بلکہ یہ کہا کہ "ایک من گھی تمہیں بیچ رہا ہوں" اور اس کے بعد چربی ملا گھی دے دیا۔ اب خریدار کو اختیار ہے کہ ایسا گھی واپس کر دے اور خالص گھی کا مطالبہ کرے۔

مسئلہ ۲۰۸

جو چیز ناپ یا تول کر بیچی جاتی ہو اگر کوئی شخص اس کو اس کی جنس کے مقابلہ میں بیچے اور کچھ مقدار زیادہ لے لے تو یہ سود ہو گا۔ اور معاملہ حرام ہو گا۔ مثلاً ایک من گندم کو ڈیڑھ من گندم سے بیچا جائے تو حرام ہے۔

سود کے ذریعے کمائے ہوئے ایک درہم کا گناہ ستر مرتبہ اپنے محرم (ماں بہن) کے ساتھ زنا کرنے کے گناہ سے زیادہ ہے۔ بلکہ دونوں جنسوں میں سے ایک سالم اور دوسری ناقص یا ایک صحیح اور دوسری معیوب یا ایک مہنگی اور دوسری سستی ہو تو بھی جب ایک کو اس کی اسی قسم کی جنس سے فروخت کرے گا اور کچھ مقدار زیادہ لے گا تو یہ بھی سود ہو جائے گا اور معاملہ حرام ہو گا۔ لہٰذا ایک من اعلیٰ گندم کے مقابلہ میں ایک ہی

من گھٹیا گندم لے سکتا ہے اس سے زیادہ نہیں ورنہ سود ہو جائے گا اور معاملہ حرام۔ اسی طرح اگر اعلیٰ تانبہ کو ہلکے تانبہ سے بیچے گا تو اسے چاہئے کہ وہ ہلکے تانبہ کی بھی اتنی ہی مقدار لے جو اعلیٰ تانبے کی تھی اس سے زیادہ لینا سود ہو گا اور معاملہ حرام۔ یا باسمتی چاول کم دے اور اس کے مقابلہ میں بھوجی چاول زیادہ لے۔ یا سونے کے بنے ہوئے زیورات دے کر ناساختہ سونا زیادہ لے لے تو بھی یہ سود ہو گا اور معاملہ حرام۔

مسئلہ ۴۰۹

جب کسی چیز کے عوض میں اسی جنس کی چیز بھی لے اور کوئی دوسری چیز زیادہ بھی لے۔ تو اس صورت میں بھی سود ہو جائے گا اور معاملہ حرام ہو گا۔ مثلاً ایک من گندم کے مقابلہ میں ایک من گندم اور ایک روپیہ لے تو یہ بھی سود ہو گا اور معاملہ حرام ہو گا۔ بلکہ اگر اسی جنس کے عوض میں کوئی چیز تو نہیں لے رہا ہے لیکن کسی کام کی شرط لگا رہا ہے تو بھی سود ہو گا اور معاملہ حرام ہے۔ مثلاً ایک من گندم دے کر ایک من گندم بھی لے اور کرتا سینے یا کوئی اور کام کرنے کی بھی شرط لگا دے۔

مسئلہ ۴۱۰

جو شخص اس جنس کے ساتھ جو کم دی جا رہی ہے۔ کوئی اور چیز اس کے ساتھ ملا کر دے تو پھر سود نہیں ہوتا اور معاملہ بھی جائز ہے۔ مثلاً ایک سیر چینی اور ایک رومال کو ملا کر ڈیڑھ سیر چینی کے عوض فروخت کر دے تو کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح اگر دونوں طرف سے بیچنے اور خریدنے والا کوئی چیز زیادہ کر دیں تو پھر بھی سود نہیں ہو گا۔ مثلاً ایک سیر چینی اور ایک رومال کو ڈیڑھ سیر چینی اور ایک رومال کے ساتھ فروخت کرے تو بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۳۱۱

اگر کوئی چیز کپڑے وغیرہ کی طرح گزوں یا ہاتھوں سے ناپ کر فروخت کی جاتی ہے یا گن گن کر بیچی جاتی ہے، جیسے انڈے، اخروٹ وغیرہ۔ ان میں سے جب ایک جنس کو اس کی اپنی جنس کے ساتھ فروخت کریں اور ایک طرف کم اور دوسری طرف زیادہ ہوں تو بھی کوئی حرج نہیں۔ مثلاً دس انڈے دے کر گیارہ انڈے لئے جائیں تو سود نہیں ہو گا اور معاملہ بھی جائز ہے۔

مسئلہ ۳۱۲

جب ایک جنس بعض شہروں میں ناپ یا تول کر فروخت ہوتی ہے۔ اور بعض میں گن کر تو اس صورت میں احتیاط لازم یہ ہے کہ جب اسے اپنی جنس کے ساتھ بیچا جائے تو اس میں کمی زیادتی نہ کی جائے۔

مسئلہ ۳۱۳

جب ایک جنس کو کسی دوسری جنس کے مقابلہ میں بیچا جائے تو اس میں زیادتی یا کمی لینے میں کوئی حرج نہیں۔ لہذا اگر ایک من چاول کو دو من گندم سے خریدا جائے تو جائز ہے۔ کیونکہ جنس مختلف ہے۔

مسئلہ ۳۱۴

جب کسی جنس کو کسی دوسری ایسی چیز سے فروخت کرے کہ دونوں کی اصل ایک ہو یعنی ایک چیز سے تیار ہوئی ہوں تو ان میں کمی و زیادتی لینا جائز نہیں۔ مثلاً

ایک من گھی کو ڈیڑھ من پنیر (جو دودھ سے بنائی جاتی ہے) سے فروخت کرے تو یہ سود ہے اور حرام ہے۔ بلکہ احتیاط واجب اس میں ہے کہ پکے ہوئے میوے کو کچے میوے کے ساتھ کم یا زیادہ فروخت نہ کرے۔

مسئلہ ۲۱۵

گندم اور جو سود کے معاملہ میں ایک جنس ہیں، پس اگر ایک من گندم کا سودا ڈیڑھ من جو سے کرلے تو یہ ناجائز ہوگا۔ کیونکہ یہ سود ہے بلکہ اگر آج دس من جو دے گندم کی فصل آنے پر دس من گندم لے تو بھی سود ہوگا۔ چونکہ جو نقد اور گندم ادھار ہے اور اس مدت کی زیادتی بھی شرعاً ایک زیادتی تصور ہوتی ہے۔

مسئلہ ۲۱۶

نوٹ (کرنسی) چونکہ نہ تو ناپے جاتے ہیں اور نہ ہی تولے جاتے ہیں اگر ان کو کم دے کر زیادہ کرلیا جائے۔ اگرچہ اس میں سود معاملی نہیں ہے لیکن "سود قرضی" ہے اور سود قرضی بھی حرام ہوتا ہے۔

مسئلہ ۲۱۷

اگر مسلمان ایسے کافر سے جو اسلام کی پناہ میں نہیں ہے سود لے تو کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح باپ، بیٹا اور شوہر بیوی بھی ایک دوسرے کو سود دے سکتے ہیں۔ سود ان کے لئے حرام نہیں (کیونکہ مذکورہ بالا تین مقامات سود کی حرمت سے مستثنیٰ ہیں۔

بیچنے اور خریدنے والے کے شرائط

مسئلہ ۴۱۸

کسی چیز کے خریدنے اور بیچنے والے میں چھ شرطیں ہونی چاہیں۔
۱۔ بالغ ہوں ۲۔ عاقل ہوں ۳۔ سفیہ نہ ہوں یعنی اپنے مال کو بیہودہ کاموں میں خرچ نہ کرتے ہوں۔ ۴۔ خریدنے اور بیچنے کا شعور بھی رکھتے ہوں۔ پس اگر ان میں سے کوئی ہنسی مذاق میں کہہ دے کہ میں نے اپنا مال بیچا تو معاملہ باطل ہے۔
۵۔ خریدنے یا بیچنے پر کسی کی طرف سے مجبور نہ کئے گئے ہوں۔
۶۔ بیچنے والا اس چیز کا جو دے رہا ہے اور خریدنے والا اس چیز کا جو اس کے عوض میں دے رہا ہے مالک ہوں۔ ان شرائط کے احکام مندرجہ ذیل مسائل میں بیان کئے جاتے ہیں۔

خریدار اور بیچنے والے کے فرائض

مسئلہ ۴۱۹

نابالغ بچہ کے ساتھ معاملہ خرید و فروخت کرنا باطل ہے۔ اگرچہ اس بچہ کو اس کے باپ دادا نے اجازت دے بھی رکھی ہو۔ البتہ اگر بچہ صرف واسطہ ہو کہ رقم بیچنے والے کو دے آئے اور مال اس سے لے کر خریدار کو پہنچائے۔ یا مال کو خریدار کو دے اور اس سے رقم لے کر بیچنے والے کو پہنچائے تو یہ معاملہ صحیح ہے کیونکہ اصل معاملہ کرنے والے بالغ ہیں اور بچہ صرف مال لانے اور لے جانے میں واسطہ ہے۔ لیکن ایسا معاملہ کرنے والوں کو یہ یقین ہونا چاہئے کہ وہ بچہ مال یا اس کی قیمت کو اصل مالک تک پہنچائے گا۔

مسئلہ ۴۲۰

اگر کوئی نابالغ سے کوئی چیز خریدے یا کوئی چیز اس کے ہاتھوں فروخت کرے۔ اسے چاہئے کہ مال یا روپیہ جو بھی اس سے لیا ہے اس کے کسی قریبی شخص کو واپس کر دے یا اس مال کے مالک سے اجازت لے لے۔ اور اگر اس مال کے مالک کو نہ جانتا ہو اور اسے معلوم کرنے کا کوئی وسیلہ بھی نہ ہو تو جو چیز بچے سے لے چکا ہے وہ اس کے مالک کی طرف سے صدقہ کر دے۔

مسئلہ ۴۲۱

جب کوئی شخص کسی دوسرے کا مال اس کی اجازت کے بغیر بیچ ڈالے اگر مال کا مالک اس سودے پر راضی نہ ہو اور اس کی اجازت نہ دے تو یہ معاملہ باطل ہے۔

مسئلہ ۴۲۲

اگر کوئی شخص کسی کا مال غصب کر کے بیچ ڈالے اور اس کے بعد مال کا اصل مالک راضی ہو کر اپنے لئے اجازت دے دے تو یہ معاملہ صحیح ہے اور معاملہ کے دن ہی سے مال اور اس کی منفعت خریدار کا اور قیمت اور اس کا منافع مالک مال (نہ کہ غاصب) کا ملک سمجھے جائیں گے۔

مسئلہ ۴۲۳

بچے کے مال کو اس کا باپ، دادا یا اس کے باپ یا دادا کا وصی فروخت کر سکتا ہے۔ اسی طرح مجتہد عادل بھی دیوانے، یتیم بچے یا غائب شخص کے مال کو فروخت کر

سکتا ہے۔ جب کہ ان کا باپ یا دادا یا باپ یا دادے کا وصی موجود نہ ہو۔

جنس اور اس کے عوض کے شرائط

مسئلہ ۲۲۵

جو جنس فروخت کی جائے اور جو چیز اس کے عوض لی جائے اس میں پانچ شرطیں ہیں۔

۱۔ اس چیز کی مقدار یا وزن یا پیمائش یا تعداد معلوم ہونی چاہئے۔

۲۔ اس چیز کو خریدار کے حوالے بھی کیا جا سکتا ہو بنا بریں ایسے گھوڑے کا فروخت کرنا جو بھاگ گیا ہو صحیح نہیں ہے۔ البتہ بھاگے ہوئے گھوڑے کو ایسی چیز کے ساتھ ملا کر بیچے جو ادا کر سکتا ہے۔ مثلاً اس کے ساتھ فرش یا کوئی اور چیز ملا کر بیچے تو یہ معاملہ صحیح ہے اگرچہ گھوڑا بعد میں نہ بھی مل سکے۔

۳۔ وہ خصوصیات جس کی وجہ سے لوگوں کا میلان چیزوں کے بیچنے یا خریدنے میں فرق کرتا ہے معین کرے۔

۴۔ کوئی دوسرا شخص جنس یا اس کی قیمت میں حق نہ رکھتا ہو مثلاً کوئی چیز کسی کے پاس گروی رکھی ہو تو اسے بغیر اس کی اجازت کے فروخت نہیں کر سکتا۔

۵۔ خود جنس کو فروخت کرے نہ کہ اس کی منفعت کو۔ مثلاً اگر کوئی شخص اپنے ایک سال کی منفعت کو فروخت کرے تو یہ معاملہ صحیح نہ ہو گا، لیکن اگر خریدار بھی بجائے رقم کے اپنے مال کی منفعت دے دے۔ مثلاً اسے فرش کا عوض دے کر جو کسی سے خرید رہا ہے اس سے گھر کی ایک سال کی منفعت لے لے تو یہ معاملہ صحیح ہو گا۔

مسئلہ ۴۲۶

اگر کسی معاملہ میں شرائط مذکورہ میں سے کوئی ایک شرط نہ ہو تو وہ معاملہ باطل ہو گا۔ لیکن اس کے باوجود اگر خریدار اور بیچنے والا اپنے مال میں ایک دوسرے کے تصرف کرنے پر راضی ہو جائیں تو وہ تصرف کر سکتے ہیں۔

خرید و فروخت کا صیغہ

مسئلہ ۴۲۷

لازم نہیں ہے کہ خرید و فروخت کا صیغہ عربی میں پڑھا جائے۔ بلکہ فارسی، اردو یا کسی بھی زبان میں پڑھا جا سکتا ہے۔ مثلاً بیچنے والا اردو زبان میں کہے کہ "میں نے اس مال کو اس رقم کے عوض بیچا اور خریدار کہے کہ قبول کیا" تو بھی معاملہ صحیح ہے۔ البتہ اس صورت میں خریدنے اور بیچنے والے کا قصد انشاء ہونا ضروری ہے۔ یعنی ان کا ان الفاظ کے کہنے سے مقصود خرید و فروخت ہو۔

مسئلہ ۴۲۸

اگر معاملہ کرتے وقت کسی زبان میں بھی صیغہ نہ پڑھا جائے لیکن بیچنے والے نے اپنا مال اس مال کے مقابلہ میں جو خریدنے والے سے لیا ہے اس کا ملک قرار دے دے۔ اور خریدنے والا اس سے لے لے تو بھی یہ معاملہ صحیح ہے۔ اور وہ دونوں ایک دوسرے کے مال کے مالک قرار پائیں گے۔

پھلوں کی خرید و فروخت

مسئلہ ۴۲۹

جس میوہ کے پھول گر چکے ہوں اور دانے بن چکے ہوں اسے چننے سے پہلے بیچنا جائز ہے۔ اسی طرح غورہ یعنی کچے پھل کو درخت کے اوپر ہوتے ہوئے بھی بیچنا جائز ہے۔

مسئلہ ۴۳۰

بینگن، کھیرے یا اس قسم کی سبزیاں جو سال میں کئی مرتبہ پھل دیتی ہیں۔ جب ظاہر اور نمایاں ہو جائیں تو ان کا بیچنا اس صورت میں جائز ہے۔ جب یہ معین کر دیا گیا ہو کہ خریدار سال میں کتنی مرتبہ ان کو چنے گا۔

مسئلہ ۴۳۱

گندم اور جو کی بالیوں (خوشوں) کو جب کہ ان میں دانہ پڑ چکا ہو گندم اور جو کے علاوہ کسی اور چیز کے ساتھ فروخت کر سکتے ہیں۔

نقد و ادھار

مسئلہ ۴۳۲

جب کسی جنس کو نقد بیچا جائے تو سودا ہو جانے کے بعد خریدار اور بائع (بیچنے والا) جنس اور رقم کا ایک دوسرے سے مطالبہ کر کے اپنی اپنی تحویل میں لے سکتے ہیں، یعنی خریدار جنس کو اور بیچنے والا رقم کو اپنے قبضے میں کر سکتا ہے۔ مکان، زمین اور ان جیسی چیزوں کا قبضہ یہ ہے کہ بیچنے والا اسے خریدار کے حوالے کر دے۔ تاکہ وہ اس میں جیسے چاہے تصرف کرے۔ اور فرش و لباس اور ان جیسی چیزوں کا قبضہ یہ ہے کہ بیچنے والا

اسے خریدار کے اختیار میں اس طرح دے دے کہ وہ جہاں چاہے اسے لے جائے اور وہ ایسا کرنے سے مانع نہ ہو۔

مسئلہ ۴۳۳

ادھار والے معاملہ میں مدت صحیح طور پہ معین کر دینی چاہئے۔ پس اگر یہ کہے کہ یہ چیز بیچتا ہوں اور اس کی قیمت فصل کی کٹائی پر لوں گا۔ چونکہ اس معاملہ میں مدت بطور کامل معین نہیں ہے۔ لہٰذا یہ معاملہ باطل ہو گا۔

مسئلہ ۴۳۴

جب کسی مال کو ادھار پر فروخت کر چکا ہو تو اس مال کی قیمت مدت معینہ سے پہلے طلب نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر خریدار اس مدت سے پہلے مر جائے اور وہ اپنا مال چھوڑ جائے تو بیچنے والا وقت سے پہلے اپنی رقم کا اس کے وارثوں سے مطالبہ کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۴۳۵

مدت معینہ کے ختم ہو جانے کے بعد خریدار سے انسان اپنی رقم کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ اس وقت ادا نہ کر سکتا ہو تو اسے مہلت دے دینی چاہئے۔

مسئلہ ۴۳۶

ادھار کی ادائیگی کی مدت معینہ کے ختم ہونے سے پہلے رقم کم کر کے باقی کو نقد کی صورت لے سکتا ہے۔ بشرطیکہ ادھار دیئے ہوئے کچھ مدت گزر چکی ہو۔

مسئلہ ۴۳۷

معاملہ سلف سے مراد یہ ہے کہ رقم نقد دی جائے اور جنس کچھ مدت کے بعد لی جائے۔ مثلاً کوئی شخص کسی کو رقم دے اور کہے کہ اتنی مقدار جنس چھ ماہ تک لوں گا۔ اور دوسرا آدمی بھی رقم لے کر اسے قبول کرلے یا بیچنے والا یہ کہے کہ فلاں جنس اتنی مقدار میں میں نے بیچ دی ہے چھ ماہ کے بعد تمہارے حوالے کر دوں گا۔ تو یہ معاملہ صحیح ہے۔

مسئلہ ۴۳۸

اگر کسی جنس کو "سلف" کے طریقہ پر بیچ دے اور اس کے بدلے کوئی دوسری جنس یا نقدی لے تو بھی یہ معاملہ صحیح ہے۔ لیکن بہتر یہی ہے کہ احتیاطاً جنس کو جنس کے بدلے نہ لے بلکہ جنس کو نقدی کے بدلے لے۔

مسئلہ ۴۳۹

معاملہ سلف کے شرائط چھ ہیں۔

۱۔ جنس کی ان خصوصیات کو کہ جن کی وجہ سے اس کی قیمت مختلف ہو جاتی ہے۔ معین کرے۔ لیکن بہت باریکی کی بھی ضرورت نہیں۔ بلکہ صرف اتنا کافی ہے کہ عام لوگ کہہ سکیں کہ اس کی خصوصیات معلوم ہو چکی ہیں۔ لہٰذا ایسی چیزوں کو "سلف" کے طور پر بیچنا باطل ہو گا جن کی خصوصیات کو کامل طور پر معین نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً روٹی، گوشت، اور چمڑا وغیرہ۔

۲۔ بیچنے والے اور خریدار کے ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے خریدار تمام قیمت ادا کر دے۔ یا جس قدر رقم کا جنس بیچنے والے سے قرض خواہ ہو اتنا اپنے قرض میں جمع

کر لے اور باقی نقد دے، بشرطیکہ بیچنے والا بھی اس کو قبول کر لے ورنہ جو رقم نقد دی گئی ہے اس کی مقدار میں تو معاملہ صحیح ہو گا اور باقی میں باطل اور اس صورت میں بیچنے والا چاہے تو سارے معاملہ کو بھی فسخ کر سکتا ہے۔

۳۔ مدت کو صحیح طور پر معین کیا جائے اور مبہم نہ رکھا جائے۔ لہٰذا اگر جنس بیچنے والا یہ کہے کہ اس جنس کو فصل کی کٹائی پر دے دوں گا تو یہ معاملہ باطل ہے کیونکہ مدت صحیح طور پر معین نہیں ہے۔

۴۔ ایسا وقت جنس کے دینے کے لئے مقرر کیا جائے جس میں وہ جنس عام مل سکتی ہو اور اس قدر کمیاب نہ ہو کہ بیچنے والا اسے ادا ہی نہ کر سکے۔

۵۔ جنس دیئے جانے کی جگہ بھی معین کر دی جائے ہاں اگر ان کی باتوں میں اس جگہ کا معلوم ہونا ظاہر ہو رہا ہو تو پھر اس جگہ کا نام لینا ضروری نہیں ہے۔

۶۔ وزن یا پیمانہ بھی اس کا معین کر دینا چاہئے۔ اور جس جنس کو عموماً دیکھ کر ہی خریدا یا بیچا جاتا ہو اسے "سلف" کے طریقہ پر بیچا جائے تو بھی معاملہ صحیح ہے لیکن بعض قسموں جیسے انڈے یا اخروٹ وغیرہ کے اقسام میں تفاوت اتنا کم ہو کہ عام لوگ اس کی پرواہ نہ کرتے ہوں تب تو "معاملہ سلف" صحیح ہو گا۔ ورنہ صحیح نہیں ہو گا۔

مسئلہ ۲۰۴۰

جس شخص نے کسی جنس کو "سلف" کے طریقہ پر خرید کر رکھا ہو وہ اسے اس کی مدت آنے سے پہلے نہیں بیچ سکتا۔ ہاں اس کی مدت ختم ہو جانے کے بعد فروخت کر سکتا ہے۔ اگرچہ اسے ابھی تک وصول نہ بھی کیا ہو۔ البتہ اس صورت میں غلات گندم وغیرہ کو وصول کرنے سے پہلے بیچنا مکروہ ہے۔

مسئلہ ۲۰۴۱

جب بیچنے والا مدت معینہ کے ختم ہونے پر جنس خریدار کو دینا چاہے تو اس پر لازم ہے

کہ فوراً اسے لے لے اور اگر اس جنس سے بہتر دے تو بھی اسے لے لینا چاہئے، جبکہ یہ اسی جنس سے ہو جس کا خریدنا قرار پایا تھا۔

مسئلہ ۲۴۴۲

جو جنس دینا معاملہ میں قرار پائی تھی اگر بیچنے والا اس کی پست اور گھٹیا قسم دینا چاہے تو خریدار کو اختیار ہے کہ وہ اسے قبول نہ کرے۔

مسئلہ ۲۴۴۳

جو جنس دینا معاملہ میں قرار پائی تھی اگر بیچنے والا اس کی بجائے کوئی دوسری جنس دے دے اور خریدار بھی اس پر راضی ہو جائے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۴۴۴

جو جنس "سلف" کے طور پر بیچی جا چکی تھی اگر وہ مقررہ مدت تک نایاب ہو جائے اور بیچنے والا بھی اس کے مہیا کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو تو خریدار کو اختیار ہے کہ چاہے تو صبر کرے تاکہ وہ یہ جنس مہیا کر کے اس کو دے اور چاہے تو معاملہ کو فسخ کر کے اپنی رقم اس سے واپس لے لے۔

مسئلہ ۲۴۴۵

اگر کوئی شخص کسی جنس کو فروخت کرے اور اس کی ادائیگی کی مدت قرار دے دے اور رقم لینے کی بھی مدت قرار دے تو یہ معاملہ باطل ہو گا۔

خیار

مسئلہ ۴۳۶۴

معاملہ کو ختم کر دینے کا نام "خیار" ہے (جسے اردو میں "سودے کو واپس کر دینا کہتے ہیں) خریدار اور بیچنے والے کو اختیار ہے کہ وہ ان گیارہ صورتوں میں سودے کو واپس پھیر دیں۔

۱۔ خیار مجلس جس جگہ پر بیٹھے ہوئے معاملہ کیا گیا ہے۔ متفرق ہونے سے پہلے وہیں بیٹھے ہی معاملہ کو ختم کر دیں۔ اسے عربی میں "خیار مجلس" کہتے ہیں۔

۲۔ خیار غبن ان میں سے کوئی مغبون ہو۔ اسے "خیار غبن" کہتے ہیں۔

نوٹ:۔ خیار غبن کا معنی یہ ہے کہ خریدار بازار کے بھاؤ سے کسی چیز کو بہت زیادہ قیمت پر خریدے یا بیچنے والا بازار کے بھاؤ سے بہت کم قیمت پر بیچ ڈالے۔

۳۔ خیار شرط۔ معاملہ کرتے وقت ایک مدت معین تک دونوں یا کوئی ایک واپس کر دینے کی شرط قرار دیں۔ اسے "خیار شرط" کہتے ہیں

۴۔ خیار تدلیس۔ خریدار یا بیچنے والا اپنے مال کو اس سے بہتر بنا کر دکھائے جو حقیقت میں اس سے کم ہے تاکہ اس کی قیمت لوگوں کی نظر میں زیادہ ہو۔ دوسرے فریق کو معاملہ ختم کر دینے کا اختیار ہے۔ اسے "خیار تدلیس" کہتے ہیں۔

۵۔ خیار تخلف۔ خریدار یا بیچنے والا شرط کر دے۔ دوسرا فریق کوئی خاص کام کر دے یا یہ شرط کر لے کہ جو مال میں لے رہا ہوں اسکی فلاں خاص قسم ہو اور وہ فریق اس شرط پر عمل نہ کرے اسے "خیار تخلف" کہتے ہیں۔

۶۔ خید عیب۔ جنس یا اس کے عوض میں کوئی عیب نکل آئے اسے "خید عیب" کہتے ہیں۔

۷۔ خیار شرکت۔ سودا کر لینے کے بعد معلوم ہو کہ فروخت شدہ مال کی کچھ مقدار کسی دوسرے کی ملک تھی۔ اور وہ مالک اس سودے کی اجازت بھی نہ دے تو خریدار کو اختیار ہے کہ تمام سودا ختم کر دے یا اتنی مقدار کی قیمت بیچنے والے سے واپس لے لے۔ اسی طرح اگر معلوم ہو کہ جو چیز مال کے عوض میں لی گئی ہے، اس کی کچھ مقدار کسی دوسرے کا ملک تھی۔ اور وہ مالک بھی اس پر راضی نہ ہو تو بیچنے والے کو اختیار ہے کہ وہ تمام سودا ختم کر دے۔ اسے "خیار شرکت" کہتے ہیں۔

۸۔ خیار رویت۔ بیچنے والا اپنی جنس کی صفات خریدار کے سامنے بیان کرے جس کو خریدار نے نہیں دیکھا اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ صفات اس جنس میں نہیں ہیں تو خریدار کو معاملہ ختم کر دینے کا اختیار ہے۔ اسی طرح عوض دینے والا بیچنے والے کے سامنے اپنی چیز کی صفات بیان کرے جسے اس نے نہیں دیکھا اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ صفات اس میں نہیں تو بیچنے والے کو اختیار ہے کہ وہ معاملہ ختم کر دے اسے "خیار رویت" کہتے ہیں۔

۹۔ خیار تاخیر۔ خریدار نے جس جنس کو خریدا تھا جب تین دن تک اس کی قیمت ادا نہ کرے اور مالک مال بھی تین دن اسے جنس نہ دے جبکہ خریدار نے عوض دینے میں تین دن کی شرط نہیں کی تھی تو بیچنے والے کو اختیار ہے کہ ایسا معاملہ ختم کر دے۔ لیکن اگر جنس ایسی ہو کہ ایک دن میں خراب ہو جائے گی۔ جیسے بعض میوے وغیرہ اگر خریدار رات تک اس کی قیمت نہ دے آیا اور اس نے قیمت تاخیر سے ادا کرنے کی شرط بھی نہیں کی تھی تو بیچنے والا اسی رات کو معاملہ ختم کر سکتا ہے۔ اسے "خیار تاخیر" کہتے ہیں۔

۱۰۔ خیار حیوان۔ جب کسی نے کوئی حیوان خریدا ہو تو اسے اختیار ہے کہ تین دن کے اندر اس معاملہ کو ختم کر سکتا ہے۔ اور اگر حیوان کے بدلے بھی حیوان دیا گیا ہو تو بیچنے والے کو بھی تین دن تک معاملہ ختم کر دینے کا اختیار ہے اسے خیار حیوان کہتے ہیں۔

۱۱۔ خیار تعذر تسلیم۔ جو جنس بیچنے والے نے خریدار کو دی ہے۔ وہ اس کو نہ دے سکتا ہو مثلاً کسی شخص نے بھاگے ہوئے گھوڑے کو کسی کے ہاتھوں فروخت کر دیا ہو تو خریدار کو اختیار ہے کہ ایسے سودے کو ختم کر دے اسے "تعذر تسلیم" کہتے ہیں۔

بیع شرط

مسئلہ ۲۴۴۷

معاملہ "بیع شرط" صحیح ہے۔ اور اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص ہزار روپے کی قیمت کا مکان یا کوئی اور چیز کسی کے ہاتھوں دو سو روپے میں فروخت کر دے۔ اور ساتھ ہی یہ شرط بھی لگا دے کہ فلاں مدت تک اگر میں ہزار روپیہ ادا کر دوں تو یہ سودا ختم ہو جائے گا، یعنی فروخت شدہ چیز میری ہو جائے گی تو ایسا معاملہ اس وقت صحیح ہے جب ان کی نیت خرید و فروخت کی ہو۔

مسئلہ ۲۴۴۸

معاملہ "بیع شرط" میں جب بیچنے والے کو یہ اطمینان ہو کہ اگر میں نے خریدار کو مقررہ مدت تک روپیہ واپس نہ کیا تو بھی وہ میری چیز کو واپس کر دے گا۔ تو بھی معاملہ صحیح ہے، لیکن اگر اس نے معیاد مقررہ تک خریدار کو روپیہ واپس نہ کیا تو پھر اسے کوئی حق حاصل نہیں کہ وہ خریدار سے اپنی سابقہ ملکیت کا مطالبہ کرے، اور اگر خریدار مر جائے تو اس کے ورثاء سے بھی مطالبہ نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۲۴۴۹

جب کوئی مال بیچنے والا اپنی خرید کردہ جنس کو کسی خریدار کے پاس بیان کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہئے کہ ہر وہ چیز کہ جس کی وجہ سے اس مال کی قیمت کم یا زیادہ ہو سکتی ہے۔ بیان کرے اگرچہ بعد میں اسی قیمت پر بیچے یا اس سے کم پر۔ مثلاً کہے کہ میں نے نقد اتنے میں خریدی ہے یا ادھار اتنے میں۔

مسئلہ ۴۵۰

جب کوئی شخص کسی کو جنس دے اور کہے کہ اس مال کو میں نے تیرے پاس فروخت کر دیا ہے۔ اور دوسرا آدمی اسے قبول کر لے تو بعد میں جو بھی اس مال کی زیادہ قیمت ملے گی وہ دوسرے شخص کی ہوگی۔ لیکن اگر صرف جنس کی قیمت معین کر دے اور کہے کہ اس مال کو اتنے میں بیچ ڈال اور اس مقررہ قیمت سے جو زیادہ ملے تو وہ بعنوان انعام تیرا ہے، چنانچہ وہ مقررہ قیمت سے زیادہ پر اس جنس کو بیچ ڈالے تو جو زیادتی ہوگی وہ "دلال" کا حق ہوگی۔ نہ کہ صاحب مال کا۔

مسئلہ ۴۵۱

جب کوئی قصاب نر حیوان کا گوشت بیچے اور اس کی جگہ مادہ حیوان کا گوشت دے تو وہ گنہگار ہے۔ پس اگر گوشت کو معین کر کے بیچا ہو مثلاً کہے کہ نر کا گوشت دے رہا ہوں۔ لیکن حقیقت میں وہ مادہ کا ہو تو گاہک کو اختیار ہے کہ وہ اسے گوشت واپس کر کے اپنے پیسے لے لے۔ اور اگر اس نے گوشت کو معین نہ کیا ہو اور گاہک بھی اس گوشت پر راضی نہ ہو تو قصاب کو لازم ہے کہ اسے نر کا گوشت دے۔

مسئلہ ۴۵۲

جب گاہک بزاز کو کہے کہ پکے رنگ والا (رنگ نہ اترنے والا) کپڑا چاہتا ہوں، لیکن بزاز اسے کچے رنگ والا کپڑا دے تو گاہک کو اختیار ہے کہ بزاز کو کپڑا واپس کر کے اس سے اپنے پیسے لے لے۔

مسئلہ ۴۵۳

سودے میں سچی قسم کا کھانا مکروہ اور جھوٹی قسم کا کھانا حرام ہے۔

صلح کے احکام

مسئلہ ۴۵۴

صلح کا مقصد یہ ہے کہ کوئی انسان اپنا کچھ مال یا مال کا منافع کسی دوسرے شخص کو دے دے یا اپنے اس قرض یا حق سے دستبردار ہو جائے جو کسی دوسرے شخص پر تھا۔ اور وہ شخص بھی اس کے بدلے میں اپنا مال یا منافع اسے دے دے یا اس قرض یا حق سے دستبردار ہو جائے جو اس پہلے شخص پر تھا۔ بلکہ کوئی شخص بغیر عوض لئے اپنا مال یا منافع کسی کو دے دے۔ یا اپنے قرض یا حق سے دستبردار ہو جائے۔ ایسی تمام صورتوں میں صلح جائز اور صحیح ہے۔

مسئلہ ۴۵۵

جو دو شخص آپس میں صلح کر رہے ہیں وہ بالغ اور عاقل بھی ہوں۔ اور کسی نے ان کو صلح پر مجبور بھی نہ کیا ہو اور ان کا صلح کا قصد بھی ہو۔

مسئلہ ۴۵۶

یہ لازم نہیں ہے کہ صلح کا صیغہ عربی ہی میں ادا کریں بلکہ جس زبان میں بھی صلح کر لیں صحیح ہے۔

مسئلہ ۴۵۷

جب کوئی شخص اپنے قرض یا حق سے دستبرداری کرنے پر صلح کر رہا ہے تو یہ تب صحیح ہو گا کہ جب دوسرا شخص بھی اسے قبول کرنے پر تیار ہو۔ لیکن اگر وہ اپنے قرض یا حق کو معاف کرنا چاہتا ہے تو دوسرے شخص کا قبول کرنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۵۸

جب کسی شخص کو کسی سے کوئی چیز ایک معین مدت تک لینی ہو اگر وہ اس کے ساتھ اس مقدار سے کم پر صلح کر کے مدت معینہ سے پہلے نقدی کسی امر پر لے لے تو صلح صحیح ہے۔

مسئلہ ۴۵۹

جب دو آدمی آپس میں صلح کر چکیں تو وہ ایک دوسرے کی رضامندی کے ساتھ اس کو ختم بھی کر سکتے ہیں۔ یا ان دو میں سے کسی ایک نے یا دونوں نے صلح کرتے وقت اسے ختم کر دینے کی شرط بھی قرار دے دی تھی تو بھی وہ شخص جسے ختم کرنے کا حق حاصل ہے، صلح کو ختم کر سکتا ہے۔

اجارہ (کرایہ) کے احکام

مسئلہ ۴۶۰

کوئی چیز کرایہ پر دینے والے اور کرایہ پر لینے والے کو بالغ، عاقل با اختیار اور اپنے مال میں تصرف کر سکنے والا ہونا چاہئے۔ پس وہ سفیہ جو اپنے مال کو بے ہودہ کاموں پر خرچ کرتا ہے کوئی چیز کرایہ پر لے یا دے تو یہ اجارہ (کرایہ) پر لینا اور دینا باطل ہو

گا۔

مسئلہ ۴۶۱

بچے کا ولی یا وہ شخص جو اس کے مال کی حفاظت کے لئے شرعاً معین کیا گیا ہے، بچہ کے مال کو کرایہ پر دے سکتا ہے۔ یا خود بچے کو کسی کام کو اجرت پر بجالانے کے لئے بھی دے سکتا ہے۔ اور اگر اس کے بالغ ہونے کی کچھ مدت بھی اجارہ کی مدت میں داخل کر دے۔ تو بچے کو بالغ ہونے کے بعد یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ بلوغ والی مدت میں اجارہ ختم کر دے، خصوصاً جب اس کی بلوغ کی مدت کو اجارہ میں داخل رکھنا خود بچے کے لئے مصلحت رکھتا ہو۔

مسئلہ ۴۶۲

ایسے نابالغ بچہ کو جس کا شرعاً کوئی ولی نہ ہو تو مجتہد کی اجازت کے بغیر اس سے مزدوری نہیں کرائی جا سکتی اور اگر مجتہد تک رسائی نہ ہو سکتی ہو تو پھر چند عادل مومنین کی اجازت کے بعد اسے اجارہ (مزدوری) پر لیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ ۴۶۳

کوئی چیز کرایہ پر لینے یا دینے کے لئے ضروری نہیں ہے کہ عربی زبان میں صیغہ پڑھا جائے۔ بلکہ اگر مالک کسی بھی زبان میں کہہ دے کہ میں نے اپنی چیز کو تمہیں کرایہ پر دیا ہے اور کرایہ پر لینے والا کہہ دے کہ میں نے اسے قبول کیا ہے تو بھی اجارہ صحیح ہے، بلکہ مالک اگر کوئی بات بھی نہ کرے بلکہ اپنی چیز کو کرایہ پر دینے کے لئے کسی کے ہاتھ میں دے دے۔ اور لینے والا کرایہ پر لینے کے قصد سے اسے لے لے۔ تو بھی یہ اجارہ (کرایہ) صحیح ہے۔

مسئلہ ۴۶۴

جب کوئی انسان کسی کا اجیر (مزدور) بننا چاہے تو جب وہ اس کام میں مشغول ہو جائے گا۔ اس کی مزدوری صحیح ہو جائے گی۔ اجارہ کا صیغہ پڑھنا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۴۶۵

عورت اپنا دودھ کسی بچے کو کرایہ پر پلا سکتی ہے اور یہ لازم نہیں ہے کہ وہ اس بارہ میں اپنے شوہر سے بھی اجازت لے۔ البتہ اگر دودھ پلانے سے شوہر کا حق تلف ہوتا ہو تو پھر اس کی اجازت کے بغیر نہیں پلا سکتی۔

مسئلہ ۴۶۶

جس چیز کو کرایہ پر دیا جارہا ہے۔ اس سے فائدہ حاصل کرنے کی چار شرطیں ہیں۔

۱۔ یہ کہ فائدہ اس مال سے لیا جائے جو حلال ہو۔ لہٰذا دکان کو شراب فروشی (یا شراب رکھنے) کے لئے اور حیوان (یا گاڑی) کو لانے۔ لے جانے کے لئے کرایہ پر دینا حرام ہے۔

۲۔ یہ کہ وہ فائدہ ایسا ہو کہ اس کے مقابلہ میں پیسے دینا لوگوں کی نظر میں بےہودہ اور لغو نہ ہو۔

۳۔ یہ کہ جس مال سے کئی فائدے اٹھائے جا سکتے ہوں۔ تو ان میں سے اس فائدہ کو معین کرنا ضروری ہے۔ جس کے لئے کرایہ پر دیا جا رہا ہے۔ مثلاً جب کسی حیوان پر سواری بھی کی جا سکتی ہو اور بوجھ بھی لادا جا سکتا ہو تو پھر کرایہ کے وقت معین کیا جائے۔ کہ وہ سواری کے لئے کرایہ پر دیا جارہا ہے۔ یا بار برداری کے لئے یا تمام کاموں کے لئے۔

۴۔ یہ کہ فائدہ حاصل کرنے کی مدت بھی معین کی جائے۔ لیکن اگر مدت تو معین نہ کی جائے لیکن عمل معین کیا جائے تو بھی کافی ہے۔ مثلاً لباس معین کو مخصوص طریقہ پر سینے کے لئے درزی کو کرایہ پر لیا جائے۔

مسئلہ ۴۶۷

ایسے مسافر خانے جن میں مسافر یا زائر لوگ آکر ٹھہرتے ہیں اور انہیں معلوم بھی نہیں کہ کتنے روز رہیں گے۔ اگر مالک کے ساتھ یہ قرار پائے کہ ہر رات کا کرایہ مثلاً ایک روپیہ ہے تو وہ اس جگہ رہ سکتے ہیں۔ لیکن اگر مدت معین نہ کی جائے۔ تو اجارہ باطل ہو گا۔ اور مالک جب بھی چاہے انہیں باہر نکال سکتا ہے۔ اور جتنے دن وہ رہ چکے ہیں۔ ان دنوں کا کرایہ ان سے وصول کر لے۔ اور وہ بھی جب چاہیں چلے جا سکتے ہیں اور جتنے دن وہاں رہ چکے ہیں ان کا کرایہ ادا کر دیں۔

مسئلہ ۴۶۸

جب کوئی شخص کسی چیز کو کرایہ پر لے چکا ہو اور وہ چیز ضائع ہو جائے اگر اس نے اس چیز کی حفاظت میں کوتاہی بھی نہ کی ہو اور فائدہ حاصل کرنے میں زیادہ روی سے بھی کام نہ لیا ہو تو وہ اس کا ضامن نہیں ہے۔ اسی طرح اگر مثلاً درزی کو جب کوئی کپڑا سینے کے لئے دیا جائے اور وہ اس کی حفاظت کرنے میں کوتاہی نہ برتے۔ لیکن پھر بھی وہ کپڑا ضائع ہو جائے تو اس درزی پر اس کپڑے کا معاوضہ دینا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۶۹

جب کوئی کاریگر کوئی چیز لے اور وہ ضائع کر دے تو وہ اس کا ضامن ہو گا۔

حوالہ (ڈرافٹ) کے احکام

مسئلہ ۲۰۷۴

اگر انسان اپنے قرض خواہ کو حوالہ دے کہ وہ اپنا قرض فلاں شخص سے جا کر لے لے۔ اور قرض خواہ بھی اس حوالہ کو قبول کر لے بعد اس کے کہ حوالہ درست ہو جائے۔ تو اب وہ شخص جس کے نام حوالہ دیا گیا ہے قرض خواہ کا مقروض ہو جائے گا۔ اور قرض خواہ اپنے پہلے مقروض سے اب کسی قسم کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۲۰۷۱

قرض خواہ، مقروض اور وہ شخص جس کے نام حوالہ دیا گیا ہے بالغ اور عاقل ہوں اور کسی نے ان کو مجبور بھی نہ کیا ہو اور سفیہ یعنی اپنے مال کو بے ہودگیوں میں خرچ کرنے والے بھی نہ ہوں۔

مسئلہ ۲۰۷۲

جس شخص کے نام حوالہ دیا جا رہا ہے اگر وہ اسے قبول کر لے تو حوالہ صحیح ہو جائے گا خواہ وہ حوالہ دینے والے کا مقروض ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ ۲۰۷۳

جب حوالہ درست ہو جائے تو اس کے بعد حوالہ دینے والا اور وہ شخص جس کے نام

حوالہ دیا گیا ہے۔ اس حوالہ کو ختم نہیں کر سکتے۔ اور جب وہ شخص جس کے نام حوالہ دیا گیا ہے۔ حوالہ دینے کے وقت تو فقیر نہیں تھا لیکن بعد میں فقیر ہو جائے تو قرض خواہ اس حوالہ کو ختم نہیں کر سکتا۔

اسی طرح جب وہ شخص جس کی طرف حوالہ دیا جا رہا ہے حوالہ دینے کے وقت فقیر ہو اور قرض خواہ کو بھی اس کا علم ہو اس کے باجود اس حوالہ کو قبول کر لے پھر فقیر بھی ختم نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر حوالہ دینے کے وقت اسے معلوم نہ ہو کہ جس کی طرف حوالہ دیا جا رہا ہے وہ فقیر ہے لیکن اگر اسے بعد میں اس کا علم ہو کہ حوالہ دینے کے وقت وہ امیر ہو چکا تھا۔ پھر بھی وہ اس حوالہ کو ختم کر کے اپنی طلب حوالہ دینے والے سے وصول کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۷۴

اگر حوالہ دینے والا یا جس کے نام حوالہ دیا جا رہا ہے۔ یا جس کو حوالہ دیا جا رہا ہے ان سب نے یا کسی ایک نے حوالہ کو ختم کرنے کا اختیار لے رکھا ہو تو حسب اقرار اس حوالہ کو ختم کر سکتے ہیں۔

رہن (گروی) کے احکام

مسئلہ ۲۷۵

رہن (گروی) اسے کہتے ہیں کہ مقروض کچھ مال اپنے قرض خواہ کے پاس رکھ دے کہ اگر اس نے اس کا قرض ادا نہ کیا تو وہ قرض خواہ اپنا قرض اس سے وصول کر لے۔

مسئلہ ۲۷۶

رہن کے لئے صیغہ پڑھنے کی ضرورت نہیں، بلکہ مقروض جب گروی کے قصد سے اپنا مال قرض خواہ کے پاس رکھے اور وہ بھی اسے اسی قصد سے لے لے تو رہن صحیح ہے۔

مسئلہ ۴۷۷

گروی دینے والا اور گروی لینے الا ہر دو بالغ اور عاقل ہوں اور بااختیار ہوں اور سفیہ نہ ہوں یعنی مال کو بے ہودہ کاموں میں صرف نہ کرتے ہوں اور کسی نے ان کو مجبور بھی نہ کیا ہو۔

مسئلہ ۴۷۸

ایسی چیز کو گروی رکھا جا سکتا ہے جس میں اس کا مالک شرعاً تصرف کر سکتا ہو۔ لہٰذا کسی دوسرے کے مال کو گروی رکھنا تب صحیح ہو گا۔ جب اس کا اصل مالک اجازت دے دے۔

مسئلہ ۴۷۹

ایسی چیز کو گروی رکھا جا سکتا ہے، جس کی خرید و فروخت صحیح ہوتی ہے۔ لہٰذا شراب یا اس جیسی حرام چیزوں کو گروی رکھنا صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۸۰

گروی رکھی ہوئی چیز کا منافع اصلی مالک کا حق ہے۔

مسئلہ ۲۸۱

مقروض اور قرض خواہ گروی رکھے ہوئے مال کو ایک دوسرے کی رضامندی کے بغیر نہ تو کسی کو بخش سکتے ہیں اور نہ ہی اسے بیچ سکتے ہیں۔ لیکن اگر اصل مالک بیچ یا بخش دے اور گروی رکھنے والا بھی اس پر راضی ہو جائے۔ تو پھر کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۲۸۲

اگر قرض خواہ گروی چیز کو مقروض کی اجازت سے بیچ ڈالے تو اس کی قیمت بھی اصل مال کی طرح گروی ہو گی۔

مسئلہ ۲۸۳

جب قرض کی ادائیگی کا وقت معین آپہنچے اور قرض خواہ مقروض سے اپنے قرض کا مطالبہ کرے لیکن وہ ادا نہ کرے تو اس وقت قرض خواہ گروی رکھی ہوئی چیز کو فروخت کر کے اپنا قرضہ لے سکتا ہے۔ اور قرضہ کی رقم لے لینے کے بعد جو کچھ بچے تو وہ بقیہ رقم مال کے مالک کو دے دے۔ لیکن اگر اس کی حاکم شرع تک رسائی ہو سکتی ہے۔ تو اسے چاہئے کہ حاکم شرع سے اجازت لے کر اس مال کو فروخت کرے۔

ضامن ہونے کے احکام

مسئلہ ۲۸۴

جب کوئی شخص کسی مقروض انسان کے لئے ضامن ہو تو اس کی یہ ضمانت تب صحیح ہو

سکتی ہے جب اس کے قرض خواہ کو کسی بھی زبان میں یہ کہے کہ "میں ضامن ہوں کہ تم نے جو قرضہ اس سے لینا ہے میں ادا کروں گا" اور قرض خواہ بھی اس پر رضامندی کا اظہار کر دے۔ البتہ مقروض کا اس میں راضی ہونا ضروری نہیں۔

مسئلہ ۴۸۵

ضامن اور قرض خواہ دونوں بالغ اور عاقل ہوں اور انہیں کسی نے مجبور بھی نہ کیا ہو۔ اور سفیہ بھی نہ ہوں یعنی اپنے مال کو بے ہودہ کاموں میں صرف نہ کرتے ہوں، لیکن یہ شرائط مقروض میں ہونا ضروری نہیں۔ لہٰذا اگر کوئی بچے یا دیوانے کی ضمانت دے دے، تو بھی یہ ضمانت صحیح ہے۔

مسئلہ ۴۸۶

اگر کسی کے لئے ضامن ہونے میں شرط قرار دے مثلاً کہے کہ "اگر اس نے قرض نہ دیا تو میں ضامن ہوں کہ اس کا قرض ادا کروں گا۔ تو یہ ضمانت باطل ہے۔

کفالت کے احکام

مسئلہ ۴۸۷

"کفالت" کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اس بات کی ضمانت دے کہ جب بھی قرض خواہ اپنے مقروض کو طلب کرے گا میں اسے اس کے ہاتھ میں دے دوں گا۔ اور جو شخص اس قسم کی ضمانت دے رہا ہے اسے "کفیل" کہتے ہیں۔

مسئلہ ۴۸۸

کفالت اس وقت صحیح ہے کہ جب کفیل، قرض خواہ کو کسی بھی زبان میں یہ کہے کہ "میں ضامن ہوں کہ جب بھی تجھے اپنے مقروض کی ضرورت ہوگی۔ تیرے پیش کروں گا" اور قرض خواہ بھی اسے قبول کرلے۔

مسئلہ ۴۸۹

کفیل کو بالغ اور عاقل ہونا چاہئے اور اسے کفیل بننے میں مجبور بھی نہ کیا گیا ہو۔ اور مقروض کو حاضر کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہو۔

مسئلہ ۴۹۰

ان پانچ چیزوں میں سے اگر کوئی ایک بھی حاصل ہو جائے تو کفالت ختم ہو جاتی ہے۔

۱۔ کفیل، مقروض کو قرض خواہ کے حوالے کردے۔

۲۔ قرض خواہ کا قرض دے دیا جائے۔

۳۔ قرض خواہ اپنے قرض کو معاف کردے۔

۴۔ مقروض مرجائے۔

۵۔ قرض خواہ کفیل کو کفالت سے آزاد کردے۔

مسئلہ ۴۹۱

جو شخص زبردستی کسی مقروض کو اس کے قرض خواہ سے چھڑا دے اور قرض خواہ پھر اس کے پالینے پر قدرت بھی نہ رکھتا ہو تو جس شخص نے اسے چھڑایا تھا۔ اسے چاہئے کہ وہ

مقروض کو قرض خواہ کے حوالے کرے۔

جو مال انسان کو کہیں پڑا ہوا ملے

مسئلہ ۴۹۲

جب کسی کو کوئی ایسا مال ملے جس میں کوئی ایسی علامت یا نشانی نہ ہو جس سے اس کے اصل مالک کو معلوم کیا جاسکے۔ تو وہ شخص اسے اٹھالے اور یہ مال اسی کا ہو جائے گا۔ لیکن احتیاط لازم یہ ہے کہ اگر ایک درہم یا اس سے زیادہ ہو تو اسے اس کے اصلی مالک کی طرف سے صدقہ کردے۔

مسئلہ ۴۹۳

جب انسان کو کوئی ایسا مال پڑا ہوا ملے جس پر کوئی ایسی علامت ہو جس سے اس کا مالک معلوم کیا جاسکتا ہے۔ اگر اس مال کی قیمت ایک درہم ۱۲/۶ سکہ دار چاندی سے کم ہو اگر اس کا مالک معلوم ہو لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ وہ اس کے اٹھالینے پر راضی بھی ہے یا نہ؟ تو پھر اس کی اجازت کے بغیر وہ شخص اس چیز کو نہیں اٹھاسکتا۔ اور اگر اس کا مالک معلوم نہ ہو تو اسے اس قصد سے اٹھاسکتا ہے کہ وہ اس کی ملک ہو جائے۔ لیکن احتیاط لازم یہ ہے کہ جب بھی اس چیز کا مالک مل جائے اسے اس چیز کا معاوضہ ادا کرے۔

مسئلہ ۴۹۴

جب کسی کو کوئی ایسی چیز ملے جس پر کوئی ایسی علامت ہو کہ جس سے اس کے مالک کی شناخت ہو سکتی ہو۔ اور اس چیز کی قیمت بھی ۱۲/۶ نخود سکہ دار چاندی تک بن جاتی ہو تو اگرچہ اسے یہ علم ہو کہ اس کا مالک غیر مذہب والا ہے یا وہ کافر ہے جو اسلام کی پناہ میں

ہے۔ تو اسے چاہئے کہ وہ چیز کے حاصل ہونے کے دن سے لے کر ایک سال تک لوگوں کے اجتماع میں اس ترتیب کے ساتھ پہلے دن سے لے کر ایک ہفتہ تک روزانہ دو مرتبہ اس کے بعد ایک ماہ تک ہفتہ میں ایک بار اور اس کے بعد ایک سال تک مہینہ میں ایک مرتبہ اعلان کرتا رہے۔

مسئلہ ۴۹۵

اگر کوئی شخص خود اعلان نہیں کرنا چاہتا تو وہ دوسرے ایسے آدمی کو اس کام کے لئے مقرر کر سکتا ہے جس پر اسے اعتماد ہو کہ وہ اعلان کرتا رہے گا۔

مسئلہ ۴۹۶

جب ایک سال تک مسئلہ نمبر ۴۹۴ میں بتائی ہوئی ترتیب کے ساتھ اعلان کرتا رہا ہو پھر بھی اس کا مالک نہ مل سکا ہو تو وہ شخص اس چیز کو اپنے پاس اس مقصد سے رکھ سکتا ہے کہ جب بھی وہ ملے گا اسے یہ چیز ادا کر دی جائے گی۔ یا اپنے لئے اس قصد سے بھی لے سکتا ہے کہ جب اس کا مالک مل جائے گا اس کا معاوضہ ادا کر دوں گا۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ احتیاطاً اسے مالک کی طرف سے صدقہ کر دے۔

مسئلہ ۴۹۷

ایک سال تک اعلان کرنے کے باوجود بھی اس چیز کا مالک نہ مل سکا اور اس نے وہ چیز حفاظت سے رکھ دی پھر وہ چیز تلف ہو گئی اگر تو اس نے اس چیز کی حفاظت میں کوتاہی اور لاپرواہی نہ برتی ہو تو وہ اس چیز کا ضامن نہیں ہو گا۔ اور اگر وہ چیز اپنے لئے لے لی یا مالک کی طرف سے صدقہ کر دیا پھر اس کا مالک بھی مل جائے۔ اور وہ صدقہ پر راضی نہ ہو تو وہ اس چیز کا ضامن ہو گا۔ لہٰذا یا تو اسے اس جیسی چیز دے یا اس کی قیمت

ادا کرے۔

مسئلہ ۴۹۸

جب کسی کو کوئی مال مل جائے اور ایک سال تک مسئلہ نمبر ۴۹۴ میں بتائی ہوئی ترتیب کے ساتھ اعلان نہ کرے تو وہ گنہگار تو ہے ہی، اس پر واجب ہے کہ پھر ایک سال تک اعلان کرے۔

مسئلہ ۴۹۹

جو شخص سال کے دوران کسی مال کے متعلق اعلان کرتا رہا تھا مگر وہ مال ضائع ہو گیا اور مالک بھی مل گیا۔ تو اگر اس کی کوتاہی اور لاپرواہی سے ضائع ہوا ہے تو اسے اس کا معاوضہ مالک کو ادا کرنا ہو گا۔ اور اگر کوتاہی یا لاپرواہی کی وجہ سے ضائع نہیں ہوا تو اس پر کوئی چیز واجب نہیں۔

مسئلہ ۵۰۰

جب کوئی شخص کسی کا جوتا اٹھا لے جائے اور کوئی دوسرا جوتا اس کی جگہ پر چھوڑ جائے اگر اس کو علم ہو کہ یہ جوتا اس شخص کا ہے جو میرا جوتا اٹھا لے گیا تو وہ اسے اپنے جوتے کے عوض لے سکتا ہے، لیکن اگر اس جوتے کی قیمت اس اٹھائے ہوئے جوتے سے زیادہ ہو تو جب بھی اس کا مالک ملے وہ زیادہ قیمت اسے ادا کر دے۔ لیکن اگر اس کے مالک کے ملنے سے ناامید ہو جائے تو حاکم شرع سے اجازت لے کر وہ زیادہ قیمت مالک کی طرف سے صدقہ کر دے۔

اور اگر اسے یہ احتمال ہو کہ جو جوتا پڑا ہوا ہے وہ اس کا نہیں جو میرا اٹھا کر لے گیا ہے اگر تو اس کی قیمت ۱۲/۶ نخود سکہ دار چاندی سے کم ہو تو وہ جوتا اپنے لئے لے سکتا

ہے۔ لیکن اگر اس سے زیادہ ہو تو ایک سال تک اس کا اعلان کرنا چاہیے اگر اس دوران میں مالک نہ ملے۔ تو احتیاطاً اس کی طرف سے صدقہ دے دے یا اپنے لئے لے لے اور اگر مالک مل جائے اور اس کا مطالبہ کرے تو وہی جوتا اسے دے دے۔ یا اس کی قیمت دے دے۔

نکاح (شادی بیاہ) کے احکام

مسئلہ ۵۰۱

عقد نکاح کے ذریعہ سے عورت، مرد، پر حلال ہو جاتی ہے، اور عقد کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) عقد دائمی (۲) عقد غیر دائمی۔

عقد دائمی اسے کہتے ہیں جس میں ازدواج کی مدت معین نہ ہو۔ اور جس عورت کے ساتھ یہ عقد کیا گیا ہے اسے "زوجہ دائمہ" اور اس عقد کو "عقد نکاح" کہتے ہیں۔

عقد غیر دائمی اسے کہتے ہیں جس میں ازدواج کی مدت معین کی گئی ہو۔ مثلاً عورت سے ایک گھنٹہ یا ایک دن یا ایک مہینہ یا ایک سال یا اس سے کم و بیش کے لئے عقد کرے۔ اور جس عورت سے یہ عقد کیا گیا ہے اسے "ممتوعہ" اور اس عقد کو "متعہ" یا "صیغہ" کہتے ہیں۔

مسئلہ ۵۰۲

ازدواج کے لئے خواہ وہ دائمی ہو یا غیر دائمی متنوعہ عقد پڑھا جانا ضروری ہے۔ صرف مرد اور عورت کا آپس میں راضی ہونا کافی نہیں۔ اور صیغہ عقد مرد اور عورت خود پڑھیں یا کسی کو وکیل بنائیں جو ان کی طرف سے صیغہ عقد پڑھے۔

مسئلہ ۵۰۳

فریقین کی طرف سے وکیل ہو کر ایک آدمی بھی صیغہ پڑھ سکتا ہے۔ خواہ وہ عقد دائمی ہو خواہ غیر دائمی۔ اسی طرح مرد جس عورت کے ساتھ عقد کر رہا ہے اس کی طرف سے بھی وکیل ہو سکتا ہے یعنی اس کا وکیل ہو کر اپنے ساتھ عقد کا صیغہ پڑھ سکتا ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو احتیاطاً صیغہ عقد دو آدمی پڑھیں۔

عقد کے شرائط

مسئلہ ۵۰۴

عقد ازدواج کی چند شرطیں ملاحظہ فرمایئے۔

۱۔ عقد کے صیغے صحیح عربی میں پڑھے جانے چاہئیں اور اگر مرد و عورت خود صحیح عربی میں صیغے نہ پڑھ سکتے ہوں تو اگر ممکن ہو سکے تو بہتر یہ ہے کہ احتیاطاً انہیں ایسا وکیل مقرر کرنا چاہیے جو صحیح عربی میں صیغہ ادا کر سکتا ہو، لیکن اگر کوئی ایسا آدمی بھی ممکن نہ ہو سکے۔ تو پھر وہ خود غیر عربی زبان میں صیغے پڑھ سکتے ہیں لیکن انہیں ایسے لفظ استعمال کرنے چاہئیں جو (زوجت) اور (قبلت) کے معنی ادا کر رہے ہوں۔

۲۔ صیغہ پڑھنے والے کا "قصد انشاء" ہو۔ یعنی اگر عورت خود اپنا صیغہ پڑھ رہی ہے تو اس کا (زوجتک) نفسی کے کہنے کے وقت یہ قصد ہو کہ "میں نے اپنے آپ کو تیری بیوی بنایا" اور مرد کا (قبلت التزویج) کے کہنے کے وقت یہ قصد ہو کہ "میں نے تجھے اپنی بیوی ہونا قبول کیا۔" اور اگر زن و مرد کے وکیل صیغہ پڑھ رہے ہیں۔ تو ان کا یہ قصد ہو کہ "یہ مرد اور عورت ایک دوسرے کے میاں بیوی ہوں۔

۳۔ صیغہ پڑھنے والا بالغ اور عاقل ہو۔ (خواہ اپنے لئے صیغہ پڑھ رہا ہو یا کسی کا وکیل ہو کر)

۴۔ جب عورت اور مرد کے وکیل یا ولی صیغہ پڑھ رہے ہوں تو صیغہ پڑھتے وقت مرد اور عورت ایک دوسرے کے ساتھ عقد میں راضی ہوں۔ ہاں اگر عورت بظاہر ناپسندیدگی سے اجازت دے لیکن اس کا دل سے راضی ہونا معلوم ہو۔ تو بھی عقد صحیح ہے۔

عقد دائمی (نکاح) کے صیغے

مسئلہ ۵۰۵

جب مرد اور عورت اپنا نکاح آپ پڑھ رہے ہوں تو پہلے عورت کے

زوجتک نفسی علی الصداق المعلوم

(میں نے اپنے آپ کو تیری زوجہ بنایا مہر متعین پر) پھر فوراً بلافاصلہ مرد کے

قبلت التزویج

(میں نے قبول کیا تیرے زوجہ ہونے کو) اتنا کہہ دینے سے عقد صحیح ہے اور اگر دونوں کی طرف سے ان کے وکیل عقد نکاح پڑھیں اور مثلاً مرد کا نام احمد اور عورت کا نام ہند ہو۔ تو پہلے عورت کا وکیل کہے

زوجت موکلتی هند موکلک احمد علیٰ الصداق المعلوم

(میں نے اپنی وکیل کرنے والی (ہند) کا نکاح کیا تیرے وکیل کرنے والے (احمد) کے ساتھ مہر متعین پر) پھر فوراً بلا فاصلہ۔ مرد کا وکیل کہے

قبلت لموکلی احمد علی الصداق

(میں نے اپنے وکیل کرنے والے (احمد) کے لئے ازدواج مہر معین پر قبول کیا) اتنا کچھ صیغہ پڑھ لینے سے عقد صحیح ہو جاتا ہے۔ اور احتیاط واجب یہی ہے کہ مرد یا اس کے وکیل کو عورت یا اس کے وکیل کے الفاظ کے مطابق الفاظ لانا چاہئے مثلاً اگر عورت زَوَّجْتُ کہے تو مرد جواب میں قبلت التزویج کہے قبلت النکاح نہ کہے۔

عقد غیر دائمی (متعہ) کے صیغے

مسئلہ ۵۰۶

اگر مرد اور عورت عقد غیر دائم (متعہ) کے صیغے خود پڑھنا چاہیں تو مدت عقد اور مہر معین کر لینے کے بعد اس طرح پڑھیں۔ پہلے عورت کہے۔

زوجتک نفسی فی المدة المعلومة علی المهر المعلوم

(میں نے تیرے ساتھ مدت معین تک ازدواج کیا مہر معلوم پر) پھر مرد فوراً بلا فاصلہ کہے۔ قبلت (میں نے تیری زوجیت کو قبول کیا۔) اتنا کہہ دینے سے عقد متعہ صحیح ہو جاتا ہے۔ اور اگر مرد اور عورت کے وکیل نے ان کا صیغہ پڑھنا ہو تو۔ پہلے عورت کا وکیل کہے

متعت موکلتی موکلک فی المدة المعلومة علی المهر المعلوم

(میں نے اپنی وکیل کرنے والی کا ازدواج متعہ کیا تیرے وکیل کرنے والے کے ساتھ مدت معین تک مہر معین پر) پھر فوراً بلا فاصلہ مرد کا وکیل کہے

قبلت لموکلی هکذا

میں نے اپنے وکیل کرنے والے کے لئے ازدواج کو اسی طرح قبول کیا)

عقد کے احکام

مسئلہ ۵۰۷

اگر عقد کے صیغوں میں ایک حرف بھی غلط پڑھا جائے کہ جس کی وجہ سے معنی بدل جائے تو عقد باطل ہے۔

مسئلہ ۵۰۸

جو شخص عربی زبان کے دستور سے واقفیت نہ رکھتا ہو لیکن اس کی قرائت صحیح ہو اور عقد کے ہر ہر کلمہ کا معنی جانتا ہو اور ہر ہر لفظ کا قصد بھی کرے تو پھر وہ عقد پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ ۵۰۹

باپ یا دادا اپنے نابالغ یا دیوانہ لڑکے یا لڑکی کی کسی سے شادی کر سکتے ہیں اور بچہ کے بالغ اور دیوانہ کے عاقل ہونے کے بعد اگر یہ شادی ان کے لئے کوئی مفسدہ (خرابی) رکھتی ہو تو وہ اس عقد کو ختم کر سکتے ہیں۔

مسئلہ ۵۱۰

جب لڑکی بالغہ راشدہ (یعنی اپنی مصلحتوں کو جان سکتی ہو) اور کنواری بھی ہو اگر وہ کسی سے شادی کرنا چاہے بنابر احتیاط اپنے باپ یا دادا سے اجازت لے کر شادی کرے. لیکن ماں اور بھائی کی اجازت ضروری ہے۔

مسئلہ ۵۱۱

اگر باپ یا داد غائب ہوں یا عورت کنواری نہ ہو تو پھر باپ یا دادا کی اجازت بھی ضروری نہیں ہے۔

حرام عورتیں

جن عیوب کی وجہ سے عقد کو ختم کیا جاسکتا ہے

مسئلہ ۵۱۲

جب مرد کو عقد کرنے کے بعد معلوم ہو جائے کہ عورت میں ان سات عیوب میں سے کوئی عیب موجود ہے تو وہ اس عقد کو ختم کر سکتا ہے۔

۱۔ دیوانہ ہو۔ ۲۔ خورہ (جذام) کی مریض ہو ۳۔ نابینا ہو ۴۔ زمین گیر (لولی، لنگڑی) ہو۔ ۵۔ اس کے پیشاب اور حیض کا مقام یا حیض اور پاخانہ کا مقام ایک ہو چکا ہو۔ ۶۔ اس کی فرج (مقام مخصوص) میں کوئی ایسی ہڈی یا گوشت ہو جو مجامعت سے روکتے ہوں۔ ۷۔ برص کی مریض ہو۔

مسئلہ ۵۱۳

اگر عورت کو عقد کرنے کے بعد معلوم ہو کہ اس کا شوہر دیوانہ ہے یا اس کا آلہ تناسل نہیں ہے۔ یا اس کو کوئی ایسی بیماری ہے جس کی بنا پر وہ دخول پر قادر نہیں ہے۔ یا اس کے خصیتیں نکالے جاچکے ہوں تو وہ عورت نکاح کو ختم کر سکتی ہے۔

مسئلہ ۵۱۴

اگر شادی کے بعد مرد دیوانہ ہو جائے تو عورت اس نکاح کو ختم کر سکتی ہے لیکن اگر عورت شادی کے بعد دیوانہ ہو جائے تو مرد نکاح کو ختم نہیں کر سکتا۔

جن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے

مسئلہ ۵۱۵

جب انسان کسی عورت سے نکاح کرلے اگرچہ اس سے مجامعت نہ بھی کرے پھر بھی اس پر اس عورت کی ماں۔ نانی۔ اور دادی اور ان سے اوپر کا ہر سلسلہ اس کا محرم ہو جائے گا۔ یعنی ان سے نکاح کرنا حرام ہو گا۔

مسئلہ ۵۱۶

جب انسان کسی عورت سے نکاح کرلے اور اس سے مجامعت بھی کرلے تو پھر اس پر اس عورت کی لڑکی اور اس کے لڑکے کی لڑکیاں اور ان سے نیچے کا سب سلسلہ اس کا محرم ہو جائے گا۔ خواہ وہ بوقت عروسی موجود ہوں یا بعد میں پیدا ہوں۔ سب اس پر حرام ہو جائیں گی۔

مسئلہ ۵۱۷

جب کسی عورت سے نکاح کرلے لیکن اس کے ساتھ مجامعت نہ کرے تو جب تک وہ عورت اس کے نکاح میں رہے گی اس عورت کی لڑکی اس پر حرام ہے. لیکن اگر مجامعت کرنے سے پہلے اسے طلاق دے دے۔ یا اگر عورت ممنوعہ ہے اور اس کے متعہ کی مدت تمام ہو جائے تو پھر اس کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۵۱۸

باپ کی پھوپھی اور خالہ، دادا کی پھوپھی اور خالہ، ماں کی پھوپھی اور خالہ، نانی کی پھوپھی اور خالہ اور ان کے اوپر کا سلسلہ سب کا سب انسان کا محرم ہے ان سے عقد نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۵۱۹

شوہر کا باپ، نانا اور دادا اور ان کے اوپر کا سلسلہ اور شوہر کی اولاد اور اولاد در اولاد سب عورت کے محرم ہیں، خواہ یہ اولاد بوقت عروسی موجود ہو یا بعد میں پیدا ہو۔

مسئلہ ۵۲۰

اپنی بیوی کی اجازت کے بغیر اس کی بہن یا بھائی کی لڑکی کے ساتھ عقد نہیں کر سکتا۔ البتہ اگر بیوی کی اجازت لئے بغیر ان سے عقد کر لے اور بعد میں بیوی اس عقد پر راضی ہو جائے تو پھر یہ عقد صحیح ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۵۲۱

کافر مرد کے ساتھ مسلمان عورت کا عقد نہیں ہو سکتا۔ اور اسی طرح مسلمان مرد بھی کافر عورت سے عقد دائمی تو نہیں کر سکتا۔ البتہ اہل کتاب یعنی یہودی و نصرانی عورتوں کے ساتھ عقد متعہ کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۵۲۲

اگر کوئی شخص اس عورت کے ساتھ زنا کرلے جس کا شوہر نہ ہو اور وہ عدۃ میں بھی نہ

ہو۔ تو پھر وہ شخص اس عورت کے ساتھ عقد کر سکتا ہے لیکن پھر بھی احتیاط یہی ہے کہ اتنی دیر صبر کرے کہ اسے حیض آجائے اور حیض سے پاک ہو جائے۔ تو پھر نکاح کرے۔ بلکہ اگر زانی کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس عورت سے عقد کرنا چاہتا ہے تو اسے بھی اتنی دیر صبر کرنا چاہئے۔

مسئلہ ۵۲۳

لواطہ کرانے والے کی ماں، بہن اور بیٹی لواطہ کرنے والے پر حرام ہیں خواہ یہ لواطہ کرنے کے وقت بالغ ہوں یا نابالغ۔ البتہ اگر دخول کا یقین نہیں ہے۔ گمان ہو یا شک ہو کہ دخول ہوا تھا یا نہ ؟ تو پھر حرام نہیں ہوں گی۔

مسئلہ ۵۲۴

اگر کسی کی ماں، بہن یا لڑکی کے ساتھ نکاح کرنے کے بعد اس سے (نعوذ باللہ) لواطہ کرے تو پھر یہ مذکورہ عورتیں اس پر حرام نہیں ہوں گی۔ البتہ اگر عقد اور شادی کی مدت کے دوران یہ فعل قبیح بجالائیں تو احتیاط واجب یہی ہے کہ اس سے اجتناب کرے۔

مسئلہ ۵۲۵

متعہ والی عورت کے اخراجات اگرچہ وہ حاملہ بھی ہو جائے اس کے شوہر پر واجب نہیں۔

مسئلہ ۵۲۶

متعہ والی عورت شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر جا سکتی ہے۔ لیکن اگر اس کے باہر

جانے سے شوہر کے حقوق ضائع ہوتے ہوں تو پھر اس کا باہر جانا حرام ہے۔

مسئلہ ۵۲۷

متعہ والی عورت ہمخوابی کا حق نہیں رکھتی اور نہ ہی شوہر کی میراث سے حصہ لے سکتی ہے۔ اور نہ شوہر اس کی میراث سے حصہ لے سکتا ہے۔

مسئلہ ۵۲۸

جب کسی عورت کا باپ یا دادا اپنے نابالغ بچے کے ساتھ صرف محرم ہونے کی غرض سے ایک یا دو گھنٹہ کے لئے عقد متعہ پڑھ دیں تو بھی یہ عقد صحیح ہے۔ اسی طرح وہ اپنی نابالغ لڑکی کا عقد کسی سے محرم ہونے کی غرض سے عقد متعہ پڑھ دے تو بھی صحیح ہے، بشرطیکہ یہ عقد لڑکی کے لئے کوئی مفسدہ (خرابی) نہ رکھتا ہو۔

مسئلہ ۵۲۹

جو کوئی شخص متعہ والی عورت کو مدت معینہ بخش دے اگر اس کے ساتھ جماع کر چکا ہے تو اسے پورا حق مہر دینا ہوگا۔ اور اگر جماع نہیں کیا۔ تو نصف مہر دینا ہوگا۔

مسئلہ ۵۳۰

جس نے کسی عورت کے ساتھ متعہ کیا ہو ابھی اس کے متعہ کی مدت ختم نہ ہوئی ہو تو وہ اس کے ساتھ نکاح دائمی بھی کر سکتا ہے۔

نگاہ کرنے کے احکام

مسئلہ ۵۳۱

مرد کا نامحرم عورت اور اس لڑکی کے بدن کو دیکھنا حرام ہے، جس کے ابھی نو سال تو پورے نہیں ہوئے لیکن وہ اچھائی اور برائی کو سمجھتی ہے۔ بلکہ ان کے بالوں کو بھی دیکھنا حرام ہے۔ خواہ لذت کا قصد ہو یا نہ ہو اسی طرح ان کے منہ اور ہاتھوں کو بھی لذت کے قصد سے دیکھنا حرام ہے۔ بلکہ اقویٰ یہی ہے کہ بغیر قصد لذت کے بھی نہ دیکھے اور عورت کا نامحرم مرد کے بدن کو دیکھنا بھی حرام ہے۔ نیز عورت کا مرد کے بدن کو دیکھنا بھی حرام ہے۔!

مسئلہ ۵۳۲

عورت کو اپنا بدن اور بال نامحرم مرد سے چھپانے چاہئیں۔ بلکہ احتیاط لازم یہ ہے کہ ایسے نابالغ لڑکے سے بھی چھپائے۔ جو اچھائی اور برائی کو سمجھتا ہو۔

مسئلہ ۵۳۳

کسی دوسرے آدمی کی شرم گاہ کو دیکھنا حرام ہے، حتیٰ کہ اس بچے کی شرمگاہ کو دیکھنا بھی حرام ہے جو اچھائی اور برائی کو سمجھتا ہو۔ خواہ شیشے کے پیچھے سے دکھائی دے یا آئینہ یا پانی یا اس جیسی کسی اور چیز میں۔ ہاں میاں بیوی ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھ سکتے ہیں۔

مسئلہ ۵۳۴

مرد کا مرد کے بدن کو اور عورت کا عورت کے بدن کو بقصد شہوت دیکھنا حرام ہے۔

مسئلہ ۵۳۵

مرد نامحرم عورت کا فوٹو بھی نہیں اتار سکتا ___ اور اگر کسی نامحرم عورت کو پہچانتا ہو تو اس کے فوٹو کو بھی نہیں دیکھ سکتا ہے۔ خاص کر جبکہ فوٹو دیکھنے میں فساد ہو۔

مسئلہ ۵۳۶

جب کوئی مرد کسی نامحرم عورت کے معالجہ کے لئے مجبور ہو کہ اسے دیکھے یا ہاتھ لگائے۔ تو پھر کوئی حرج نہیں لیکن اگر فقط نگاہ کرنے سے علاج ہو سکتا ہے تو ہاتھ نہ لگائے یا ہاتھ لگانے سے ہو سکتا ہے تو نگاہ نہ کرے۔

مسئلہ ۵۳۷

اگر کوئی شخص کسی کا علاج کرنے کے لئے مجبور ہو کر اس کی شرمگاہ کی طرف نگاہ کرے تو اس کے لئے احتیاط واجب یہی ہے کہ شرمگاہ کے سامنے آئینہ رکھ کر اس میں نگاہ کرے۔ لیکن اگر شرمگاہ کو دیکھے بغیر علاج نہ ہو سکتا ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

ازدواج کے مختلف مسائل

مسئلہ ۵۳۸

جب کسی شخص کو شادی نہ کرنے کی وجہ سے حرام میں مبتلا ہونے کا خوف ہو تو اس پر واجب ہے کہ وہ شادی کرے۔

مسئلہ ۵۳۹

جب شوہر نے شرط لگائی ہو کہ لڑکی باکرہ (کنواری) ہونا چاہئے۔ لیکن عقد کے بعد معلوم ہو کہ لڑکی باکرہ نہیں تھی تو وہ اس عقد کو توڑ سکتا ہے۔

مسئلہ ۵۴۰

نامحرم مرد و زن کا ایسی خلوت کی جگہ میں رہنا حرام ہے۔ جہاں نہ کوئی شخص انہیں دیکھ سکتا ہو اور نہ ہی کوئی وہاں آسکتا ہو۔ خواہ وہاں ذکر خدا میں مشغول ہوں یا کسی اور کام میں۔ سوئے ہوئے ہوں یا بیدار۔ بلکہ ان کا وہاں نماز پڑھنا بھی حرام ہے۔ بناء بر اقوی البتہ اگر وہ جگہ ایسی ہو جہاں کوئی دوسرا آدمی آسکتا ہو یا اچھائی، برائی کو سمجھنے والا بچہ ان کے پاس موجود ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۵۴۱

اگر عورت مرد کے ساتھ نکاح میں یہ شرط کر دے کہ اسے اس شہر سے باہر نہیں لے

جائے گا۔ اور مرد بھی اس شرط کو قبول کرلے تو مرد اس عورت کو شہر سے باہر نہیں لے جاسکتا۔

مسئلہ ۵۴۲

اگر کسی عورت کی پہلے شوہر سے لڑکی ہو تو اس لڑکی کا نکاح اس کے دوسرے شوہر کے اس لڑکے سے بھی کیا جاسکتا ہے۔ جو اس کی دوسری بیوی سے ہے اسی طرح جب کوئی انسان کسی لڑکی کا نکاح اپنے لڑکے سے کردے تو وہ خود بھی اس لڑکی کی ماں کے ساتھ بعد میں نکاح کرسکتا ہے۔

مسئلہ ۵۴۳

اگر کوئی عورت زنا سے حاملہ ہو جائے اور وہ مسلمان بھی ہو اس کا شوہر مسلمان ہو یا دونوں مسلمان ہوں تو اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس بچہ کو گرادے۔

مسئلہ ۵۴۴

سید عورت ساٹھ سال کے بعد یائسہ ہو جاتی ہے۔ اور غیر سید پچاس سال کے بعد۔ یعنی ان کو اس مدت کے بعد خون حیض نہیں آتا اور اگر عورت کہے کہ میں یائسہ ہوں تو اس کی یہ بات قبول نہیں کی جاسکتی۔ البتہ اگر یہ کہے کہ میرا شوہر نہیں ہے۔ یا عدت کے ایام میں نہیں ہوں تو پھر اس کا قول قابل قبول ہوگا۔

مسئلہ ۵۴۵

جب لڑکی بالغ ہو جائے تو اس کی شادی میں جلدی کرنا مستحب ہے۔ حضرت امام جعفر

صادق علیہ السلام کا فرمان ہے کہ "انسان کی من جملہ سعادت یہ بھی ہے کہ اس کی لڑکی اس کے گھر میں حیض (ماہواری) نہ دیکھے۔

دودھ پلانے کے احکام

مسئلہ ۵۴۶

جب کوئی عورت کسی بچہ کو ان شرائط کے ساتھ دودھ پلائے جو مسئلہ نمبر ۵۶۰ میں بیان ہوں گی۔ وہ بچہ ان لوگوں کا محرم ہو جائے گا یعنی اس بچہ کا مندرجہ ذیل افراد کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہو جائے گا۔

۱۔ خود دودھ پلانے والی عورت، جسے "رضاعی ماں" کہتے ہیں۔

۲۔ دودھ پلانے والی کا وہ شوہر جس کے دودھ سے اس بچہ کو دودھ پلایا گیا ہے۔ جسے "رضاعی باپ" کہتے ہیں۔

۳۔ رضاعی ماں کے ماں، باپ خواہ رضاعی ہی کیوں نہ ہوں۔

۴۔ رضاعی ماں کی اولاد خواہ پیدا ہو چکی ہو یا بعد میں پیدا ہو۔

۵۔ رضاعی ماں کی اولاد در اولاد در اولاد یہ سلسلہ جتنا نیچے کی طرف چلا جائے خواہ اس عورت کی اولاد سے پیدا ہوں یا اس کی اولاد سے دودھ پئیں۔

۶۔ رضاعی ماں کی بہنیں اور بھائی اگرچہ رضاعی ہی کیوں نہ ہوں یعنی دودھ پینے کی وجہ سے اس عورت کے بہن یا بھائی بن چکے ہوں۔

۷۔ رضاعی ماں کے چچے اور پھوپھیاں۔ اگرچہ رضاعی ہی کیوں نہ ہوں۔

۸۔ رضاعی ماں کے ماموں اور خالائیں۔ اگرچہ رضاعی ہی کیوں نہ ہوں۔

۹۔ رضاعی باپ کی اولاد اور اس کی اولاد در اولاد اور یہ سلسلہ جتنا نیچے کی طرف چلا جائے خواہ وہ اس کی رضاعی اولاد ہی کیوں نہ ہو۔

۱۰۔ رضاعی باپ کے والدین اور یہ سلسلہ جتنا ہی اوپر کو چلا جائے۔

۱۱۔ رضاعی باپ کے بہن بھائی خواہ رضاعی ہی ہوں۔
۱۲۔ رضاعی باپ کے چچے اور پھوپھیاں اور ماموں اور خالائیں اور یہ سلسلہ جتنا نیچے کی طرف چلا جائے۔ اگرچہ رضاعی بھی کیوں نہ ہوں۔ دودھ پینے کی وجہ سے حرام ہو جائیں گے۔
ان کے علاوہ کچھ اور افراد بھی ہیں، جو دودھ پینے پلانے کی وجہ سے محرم ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا ذکر بعد میں ہو گا۔

مسئلہ ۵۴۷

اگر کوئی عورت کسی بچہ کو مسئلہ نمبر ۵۶۰ کی شرائط کے مطابق دودھ پلائے تو اس بچے کا حقیقی باپ اس کی رضاعی ماں کی حقیقی لڑکیوں سے خواہ وہ پیدا ہو چکی ہوں یا بعد میں پیدا ہوں عقد نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اس کے رضاعی باپ کی لڑکیوں سے بھی عقد نہیں کر سکتا۔ اگرچہ وہ اس کی رضاعی بیٹیاں ہی کیوں نہ ہوں۔ البتہ بچہ کی رضاعی ماں کی رضاعی لڑکیوں سے عقد کر سکتا ہے۔ اگرچہ احتیاط بہتر یہی ہے کہ ان سے بھی عقد نہ کرے۔ اور ان کو محرم سمجھ کر بھی ان کو نہ دیکھے۔

مسئلہ ۵۴۸

اگر کوئی عورت کسی بچہ کو مسئلہ ۵۶۰ کی شرائط کے مطابق دودھ پلائے تو اس کا شوہر اس بچہ کی بہنوں کے ساتھ محرم نہیں ہو گا۔ لیکن پھر بھی احتیاط بہتر یہی ہے کہ ان سے عقد نہ کرے۔ اسی طرح اس عورت کے شوہر کے رشتہ دار بھی اس بچہ کے بہن بھائیوں کے ساتھ محرم نہیں ہوں گے۔

مسئلہ ۵۴۹

جو عورت کسی بچے کو دودھ پلائے تو وہ عورت اس بچے کے دوسرے بھائیوں کے ساتھ محرم نہیں ہوگی۔ اسی طرح اس عورت کے رشتہ دار بھی اس بچے کے بہن بھائیوں کے ساتھ محرم نہیں ہوں گے۔

مسئلہ ۵۵۰

جب ایسی عورت سے عقد کرلے جس نے کسی لڑکی کو دودھ پلایا ہوا ہے جب وہ نکاح کے بعد اس سے مجامعت کرے تو پھر وہ شخص اس عورت کی رضاعی بیٹی کے ساتھ نکاح نہیں کرسکتا۔

مسئلہ ۵۵۱

جب کوئی شخص ایسی لڑکی کے ساتھ نکاح کرے جس نے کسی عورت کا دودھ پیا ہوا تھا تو اب وہ شخص اس لڑکی کی رضاعی ماں کے ساتھ نکاح نہیں کرسکتا۔

مسئلہ ۵۵۲

کوئی شخص اس لڑکی کے ساتھ عقد نہیں کرسکتا جسے اس کی دادی یا پردادی نے دودھ پلایا ہو۔

مسئلہ ۵۵۳

اگر کسی شخص کے باپ کی بیوی نے کسی لڑکی کو دودھ پلایا ہو تو وہ شخص اس لڑکی کے ساتھ بھی عقد نہیں کرسکتا۔

مسئلہ ۵۵۴

اگر کسی لڑکے کا عقد کسی شیر خوار بچی سے کر دیا جائے پھر اس کے بعد اس لڑکے کی ماں یا دادی یا اس کے باپ کی بیوی اس بچی کو دودھ پلا دیں تو یہ عقد باطل ہو جائے گا۔

مسئلہ ۵۵۵

جس لڑکی کو کسی آدمی کی بہن یا بھاوج نے دودھ پلایا ہو تو وہ آدمی اس لڑکی کے ساتھ بھی عقد نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۵۵۶

لڑکی کو کسی آدمی کی بھانجی یا بھتیجی یا بھانجی یا بھتیجی کی اولاد نے دودھ پلایا ہو تو وہ آدمی اس لڑکی کے ساتھ بھی عقد نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۵۵۷

اگر کوئی عورت اپنی بیٹی کی بیٹی کو (یعنی نانی اپنی نواسی کو) دودھ پلا دے تو اس لڑکی کی ماں اپنے شوہر پر حرام ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر کوئی عورت اپنے داماد کی کسی اور اولاد کو جو دوسری بیوی سے ہو دودھ پلا دے تو اس دودھ پلانے والی عورت کی لڑکی اپنے شوہر پر حرام ہو جائے گی۔

مسئلہ ۵۵۸

اگر کوئی عورت اپنے بیٹے کے لڑکے کو (یعنی دادی اپنے پوتے کو) دودھ پلائے تو پھر دودھ پلانے والی کے بیٹے پر اپنی بیوی حرام نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۵۵۹

کسی لڑکی کے باپ کی بیوی اس لڑکی کے شوہر کی اولاد کو خواہ اسی لڑکی سے ہو یا اس شوہر کی دوسری بیوی سے ہو دودھ پلا دے تو اس لڑکی پر اس کا شوہر حرام ہو جائے گا۔

دودھ پلانے کے شرائط جو محرم ہونے کا سبب ہیں

مسئلہ ۵۶۰

جو دودھ پلانا محرم ہونے کا سبب بنتا ہے۔ اس کی آٹھ شرطیں ہیں۔

۱۔ بچہ زندہ عورت کا دودھ پیے۔ لہٰذا اگر مری ہوئی عورت کے پستان سے دودھ پیے گا تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔

۲۔ اس عورت کا دودھ حرام سے نہ ہو۔ لہٰذا جس عورت کا بچہ زنا سے پیدا ہو اور اسی کے اس دودھ سے کسی دوسرے بچہ کو دودھ پلایا جائے تو وہ دوسرا بچہ کسی کا محرم نہیں ہو گا۔

۳۔ بچہ خود پستان سے منہ لگا کر دودھ پیے۔ لہٰذا اگر کسی عورت کا دودھ دوہ کر اس کے منہ میں ڈالا جائے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔

۴۔ دودھ خالص ہو اور کسی دوسری چیز سے مخلوط نہ ہو۔

۵۔ دودھ ایک شوہر سے ہو۔ لہٰذا اگر مثلاً ایک بچہ جنی ہوئی عورت کو اس کا شوہر طلاق دے دے۔ اور وہ عورت بعد عدت وغیرہ کے۔ کسی دوسرے شخص سے

عقد کرے۔ اور اس سے حاملہ بھی ہو جائے لیکن اس کا دودھ اس کے دوسرے شوہر سے بچہ جننے تک باقی رہے۔ اور مثلاً کسی بچہ کو آٹھ دفعہ پہلے شوہر کے دودھ سے اور سات مرتبہ دوسرے شوہر کے دودھ سے دودھ پلائے۔ تو پھر یہ بچہ کسی کا محرم نہیں ہوگا۔

۶۔ بچہ کسی مرض کی وجہ سے قے کر کے اس دودھ کو باہر نکال دے تو یہ احتیاط لازم ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ جو دودھ پینے کی وجہ سے محرم ہو جاتے ہیں عقد وغیرہ بھی نہ کرے اور نگاہ محرمانہ سے (محرم سمجھ کر) بھی ان کو نہ دیکھے۔

۷۔ دودھ پینے والے بچہ کی عمر دو سال پوری نہ ہو چکی ہو۔ لہٰذا اگر مثلاً دو سال ختم ہونے سے قبل چودہ مرتبہ اور بعد میں ایک مرتبہ کسی عورت کا دودھ پئے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

البتہ یہ شرط نہیں ہے کہ عورت بھی کسی بچہ کو اپنا دودھ زچگی کے دنوں سے لے کر دو سال کی مدت کے اندر پلائے۔ بلکہ اگر کسی عورت کا دودھ دو سال کے بعد تک بھی پلایا جائے اور دو سال سے کم عمر کا بچہ اس کا دودھ پئے تو بچہ محرم ہو جائے گا۔ بنابر احتیاط واجب اور احتیاطاً اس پر نظر بھی نہ ڈالے۔

۸۔ پندرہ مرتبہ یا ایک رات دن مسلسل دودھ پئے (اس کی تفصیل مسئلہ ۵۶۱ میں ہے) لہٰذا اگر کوئی بچہ پندرہ مرتبہ یا ایک دن رات مسلسل سیر ہو کر دودھ پئے یا اس قدر دودھ پئے کہ کہا جائے کہ اس دودھ سے اس کی ہڈیاں محکم ہوئی ہیں اور گوشت بنا ہے۔ بلکہ اگر دس مرتبہ دودھ پینے سے بھی یہ صورت حاصل ہو جائے تو بہتر یہی ہے کہ ان لوگوں سے نکاح بھی نہ کرے۔ اور ان کی طرف نگاہ محرمانہ بھی یعنی محرم سمجھ کر ان کو نہ دیکھے۔

مسئلہ ۵۶۱

ایک دن رات دودھ پلاتے وقت وہ بچہ اس کے دوران کسی دوسری چیز کا دودھ بھی نہ پئے۔ اور کوئی دوسری غذا بھی نہ کھائے۔ البتہ اگر معمولی غذا کھالے کہ جس کو نہ کہا

جائے کہ اس نے کوئی غذا کھائی ہے تو پھر اس کا کوئی حرج نہیں. اور یا پندرہ مرتبہ ایک ہی عورت کا دودھ پیئے اور اس کے دوران کسی دوسری عورت کا دودھ بھی نہ پیئے۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ جب ایک مرتبہ دودھ پی رہا ہے مستقل بغیر فاصلہ کے پیئے۔ البتہ اگر دودھ پیتے پیتے درمیان میں تھوڑی سی سانس لے لے یا معمولی صبر کرے کہ یہ نہ کہا جا سکے کہ اس نے جب سے منہ میں پستان لیا ہے وہ سب ایک دفعہ نہیں۔ بلکہ عام لوگ معمولی سے صبر کو ایک ہی دفعہ شمار کرتے ہوں تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۶۲

جب ایک عورت ایک شوہر کے دودھ سے کسی بچہ کو دودھ پلائے۔ پھر وہی عورت دوسرا شوہر کر لے اور اس دوسرے سے کسی دوسرے بچے کو دودھ پلائے تو پھر یہ دو بچے آپس میں محرم نہیں ہوں گے۔ اگرچہ بہتر یہی ہے کہ آپس میں محرم ہونے کی وجہ سے عقد بھی نہ کریں۔ اور نامحرم ہونے کی وجہ سے نگاہ محرمانہ بھی نہ کریں۔

مسئلہ ۵۶۳

اگر کوئی عورت ایک شوہر کے دودھ سے کئی ایک بچوں کو دودھ پلائے تو وہ تمام بچے آپس میں اور اس عورت کے ساتھ اور اس کے شوہر کے ساتھ محرم ہو جائیں گے۔

مسئلہ ۵۶۴

اگر کسی شخص کی چند ایک بیویاں ہوں اور اس کی ہر ایک بیوی نے کئی بچوں کو دودھ پلایا ہو تو وہ سب بچے آپس میں اور اس مرد کے اور اس کی بیویوں کے محرم ہو جائیں گے۔ باوجود ان شرائط کے جو مسئلہ نمبر ۵۶۱ میں کہی جا چکی ہیں۔

مسئلہ ۵۶۵

اگر کسی شخص کی دو بیویاں ہوں اور اس کی ایک بیوی نے کسی بچہ کو سات مرتبہ اور دوسری نے آٹھ مرتبہ دودھ پلایا ہو تو وہ بچہ کسی کا محرم نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۵۶۶

عورت نے ایک شوہر کے دودھ سے ایک لڑکے اور ایک لڑکی کو دودھ پلایا ہو تو اس لڑکے کے بہن بھائی اس کے ساتھ دودھ پینے والی لڑکی کے بہن بھائیوں کے ساتھ محرم نہیں ہوں گے۔ اور نہ ہی اس لڑکی کے بہن بھائی اس لڑکے کے بہن بھائیوں کے ساتھ محرم ہوں گے۔

مسئلہ ۵۶۷

کوئی آدمی اپنی بیوی کی اجازت کے بغیر اس کے رضاعی بھائی یا رضاعی بہن کی لڑکی سے نکاح نہیں کر سکتا۔ اور اگر کسی لڑکے کے ساتھ لواطہ کیا ہے تو اس کی رضاعی بہن، لڑکی، ماں اور دادی کے ساتھ بھی عقد نہیں کر سکتا۔

مسئلہ ۵۶۸

اگر کوئی عورت اپنے شوہر کے دودھ سے مندرجہ ذیل افراد کو دودھ پلائے تو وہ عورت اپنے شوہر پر حرام نہیں ہوگی اگرچہ بہتر یہی ہے کہ پھر بھی احتیاط کرے۔

۱۔ اپنی بہن اور بھائی کو دودھ پلائے۔

۲۔ اپنے چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ کو دودھ پلائے۔

۳۔ اپنے چچا اور ماموں کی اولاد کو دودھ پلائے۔
۴۔ اپنے بھتیجے کو دودھ پلائے۔
۵۔ اپنے شوہر کے بہن بھائی کو دودھ پلائے۔
۶۔ اپنے یا اپنے شوہر کے بھانجے بھانجی کو دودھ پلائے۔
۷۔ اپنے شوہر کے چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ کو دودھ پلائے۔
۸۔ اپنی سوکن کے نواسے، نواسیوں کو دودھ پلائے۔

مسئلہ ۵۶۹

اگر شوہر کے حقوق تلف نہ ہوں۔ تو زوجہ اس کی اجازت کے بغیر بھی کسی دوسرے بچے کو دودھ پلا سکتی ہے۔ لیکن اس کے لئے یہ جائز نہیں کہ کسی ایسے بچے کو دودھ پلائے جس کی وجہ سے وہ خود اپنے شوہر پر حرام ہو جائے مثلاً اگر اس کے شوہر نے کسی شیر خوار بچی کے ساتھ عقد کیا ہوا ہے۔ تو اس عورت کے لئے جائز نہیں ہے۔ کہ وہ اس بچی کو دودھ پلائے۔ کیوں کہ اگر اس نے اس بچی کو دودھ پلایا تو یہ اپنے شوہر کی ساس ہو جائے گی۔ جس کی وجہ سے اپنے شوہر پر حرام ہو جائے گی۔

مسئلہ ۵۷۰

جو شخص اپنی بھاوج کے ساتھ محرم ہونے کی غرض سے کسی شیر خوار بچی سے دو دن عقد کر کے اسے اپنی بھاوج کو دودھ پلانے کے لئے دے دے اور اس کی بھاوج اس بچی کو مسئلہ نمبر ۵۶۰ میں ذکر شدہ شرائط کے ساتھ دودھ پلا دے تو اس کی یہ بھاوج اس کے ساتھ محرم ہو جائے گی۔

طلاق کے احکام

مسئلہ ۵۷۱

جو مرد اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہے اسے بالغ، عاقل اور بااختیار ہونا چاہئے۔ لہٰذا اگر کسی کو طلاق دینے پر مجبور کیا جائے گا۔ تو وہ طلاق صحیح نہیں ہے اور طلاق دینے والے کا قصد اور ارادہ بھی ہو لہٰذا اگر شوخی اور مذاق میں طلاق کے صیغے پڑھ دے تو بھی طلاق صحیح نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۷۲

طلاق دینے میں عورت کی رضامندی شرط نہیں ہے۔ بلکہ یہ بھی شرط نہیں کہ عورت کو طلاق کا علم ہو بلکہ اگر عورت کو اطلاع دیئے بغیر بھی اسے طلاق دے دے پھر بھی طلاق صحیح ہے۔ البتہ طلاق کی دوسری شرائط کا ہونا ضروری ہے۔

مسئلہ ۵۷۳

جس عورت کو طلاق دی جا رہی ہے وہ حیض اور نفاس سے بھی پاک ہو۔ اور ان پاکی کے دنوں میں اس کے شوہر نے اس کے ساتھ مجامعت بھی نہ کی ہو۔ ان دو شرطوں کی تفصیل آئندہ مسائل میں بیان ہوگی۔

مسئلہ ۵۷۴

عورت کو حیض یا نفاس کے دنوں میں طلاق دینا ان صورتوں میں صحیح ہو سکتا ہے۔

۱۔ اگر اس کے شوہر نے عقد کرنے کے بعد ابھی تک اس سے مجامعت نہ کی ہو تو اسے حیض کی حالت میں طلاق دی جاسکتی ہے۔

۲۔ جسے یہ علم ہو کہ اس کی بیوی حاملہ ہے تو وہ شخص اسے حیض کی حالت میں بھی طلاق دے سکتا ہے۔ لیکن اگر معلوم نہ ہو اور حیض کی حالت میں اسے طلاق دیدے اور پھر معلوم ہو جائے کہ بوقت طلاق حاملہ تھی تو احتیاط لازم یہی ہے کہ اسے دوبارہ طلاق دے۔ اور دوبارہ طلاق دینے سے پہلے میاں بیوی والا معاملہ بھی نہ کریں۔

۳۔ مرد اپنی بیوی سے ایسا غائب ہو کہ اسے یہ علم نہ ہو سکے کہ اس کی بیوی حیض یا نفاس سے پاک ہو چکی ہے اور اسے حیض یا نفاس کی حالت میں طلاق دیدے تو طلاق صحیح ہوگی۔

مسئلہ ۵۷۵

جو شخص اپنی اس بیوی سے مجامعت کرے جو حیض یا نفاس سے پاک ہو چکی تھی تو وہ شخص اسے اس وقت تک طلاق نہیں دے سکتا جب تک وہ دوبارہ حیض سے پاک نہ ہو جائے۔ لیکن اگر عورت حاملہ ہو یا یائسہ ہو یا اس کی عمر نو سال سے کم ہو اور اس سے مجامعت کرے تو مجامعت کرنے کے بعد اسے طلاق دے سکتا ہے۔

مسئلہ ۵۷۶

اگر کوئی عورت حیض و نفاس سے پاک ہو اور اس کا شوہر اس کے ساتھ مجامعت کر لے اور پھر سفر پر چلا جائے اور اب اسے سفر ہی میں طلاق دینا چاہے تو اسے چاہئے کہ اتنی مدت ٹھہر جائے کہ جس میں عام عادت کے طور پر اس کی بیوی ایک دفعہ حیض دیکھ کر پاک ہو جائے اس کے بعد اسے طلاق دے۔

مسئلہ ۵۷۷

جب کسی عورت کو بیماری کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو اگر اس کا شوہر اسے طلاق دینا چاہے
تو اسے چاہئے کہ مجامعت کے وقت سے لے کر تین ماہ تک اس سے جماع نہ کرے۔
اور پھر اسے طلاق دے۔

مسئلہ ۵۷۸

طلاق عربی زبان میں صحیح صیغہ کے ساتھ پڑھی جانی چاہئے۔ اور طلاق پڑھنے کے وقت
دو عادل آدمی طلاق کو سن رہے ہوں۔
اور اگر شوہر خود طلاق کا صیغہ پڑھ رہا ہے تو وہ اپنی بیوی کا نام لے کر طلاق کا صیغہ
پڑھے مثلاً اس کی بیوی کا نام ہند ہے تو وہ اس طرح کہے۔ (زوجتی ہند
طالق) (میری بیوی ہند رہا اور چھوٹ گئی) اور اگر اس کا وکیل صیغہ طلاق پڑھ رہا
ہے تو کہے (زوجہ موکلی ہند طالق) (میرے موکل کی بیوی ہند رہا اور چھوٹ گئی)

تنبیہ:۔

جو طلاق مجسٹریٹ یا کوئی اور افسر دلواتا ہے چونکہ اس میں طلاق کے وہ شرائط موجود نہیں
ہوتے جو مذہب حقہ شیعہ اثنا عشری کے نزدیک ہونے چاہیں لہٰذا وہ طلاق باطل ہو گی اور
اس طلاق پر عورت دوسرا شوہر کرے گی تو اس سے نکاح نہیں ہو گا۔ جس کا اثر اولاد پر
بھی پڑے گا۔ مومنین کو خاص کر احتیاط سے کام لینا چاہئے۔

مسئلہ ۵۷۹

متعہ والی عورت کی طلاق نہیں ہوتی، بلکہ اس کی مدت کا ختم ہو جانا یا شوہر کا مدت کو بخش دینا ہی اس کی طلاق ہوتی ہے۔ مدت کے بخشنے کے لئے مرد کا بس اتنا کہنا ہی کافی ہے کہ "میں نے تیری مدت کو بخش دیا" مدت کے بخشنے پر گواہ اور عورت کا حیض و نفاس سے پاک ہونا ضروری نہیں۔

طلاق کی مدت

مسئلہ ۵۸۰

وہ عورت کہ جس کی عمر نو سال ہو چکی ہے اور وہ یائسہ (۱) بھی نہیں ہے اگر اس کا شوہر اس سے مجامعت کرنے کے بعد اسے طلاق دینا چاہئے تو اس عورت کو طلاق کے بعد عدت رکھنی ہوگی۔ یعنی اگر اسے ماہواری سے پاک ہونے کی حالت میں طلاق دی جائے۔ تو وہ اس وقت سے صبر کرے کہ اس کو خون حیض آجائے اور پھر اس سے پاک ہو جائے۔ اسی طرح جب تیسرے حیض کا خون دیکھے گی تو اس کی عدت ختم ہو جائے گی۔ اور اس کے بعد وہ دوسرے شوہر سے عقد نکاح کر سکے گی۔

مسئلہ ۵۸۱

جس عورت کے ساتھ اس کے شوہر نے بالکل مجامعت نہ کی ہو تو اس کو عدت کی ضرورت نہیں یعنی طلاق کے فوراً بعد وہ دوسرے شوہر سے عقد کر سکتی ہے۔

مسئلہ ۵۸۲

جس عورت کی عمر ابھی نو سال کی نہیں ہوئی یا جو عورت یائسہ (۲) ہے اگر اس کا شوہر

اس سے مجامعت کرنے کے بعد اسے طلاق دیدے تو اس کے لئے بھی عدت نہیں ہے. یعنی طلاق کے بعد فوراً دوسرا عقد کر سکتی ہے۔

مسئلہ ۵۸۳

جس عورت کو خون حیض نہیں آتا لیکن اس کی عمر ان عورتوں والی ہے۔ جنہیں حیض آتا ہے اگر اس کا شوہر اسے طلاق دیدے تو اسے تین مہینے کی عدت رکھنا ہوگی۔

مسئلہ ۵۸۴

حاملہ عورت کے لئے عدت اس کے بچہ جننے یا بچہ کے ساقط ہو جانے تک ہے۔ بنابریں اگر مثلاً طلاق کے ایک گھنٹہ بعد بچہ پیدا ہو جائے یا ساقط ہو جائے تو اس کی عدت ختم ہو جائے گی۔ اب وہ کسی دوسرے شخص سے عقد کر سکتی ہے۔

مسئلہ ۵۸۵

جس عورت کی عمر نو سال سے زیادہ ہو اور وہ یائسہ (۱) بھی نہ ہو اگر وہ کسی سے متعہ کرے اور وہ اس سے مجامعت بھی کرلے تو مدت ختم ہو جانے یا بخش دیئے جانے کے بعد اسے عدت رکھنا ہوگی، پس اگر اسے حیض آتا ہے تو احتیاط بنابر لازم یہ ہے کہ اس کی عدت یہ ہے کہ دو مرتبہ حیض سے پاک ہو جائے یا دو مرتبہ پاک ہونے کے بعد حیض دیکھے یعنی ان میں سے جو زیادہ مدت ہو اس کی رعایت کرے۔ اور اگر اسے حیض نہیں آتا تو اس کی عدت ۴۵ روز ہے۔

(فٹ نوٹ)

۱۔ ۲۔ یائسہ کے معنی مسئلہ نمبر ۵۴۳ میں بتائے جا چکے ہیں۔

عدت وفات

یعنی اس عورت کی عدت جس کا شوہر مر جائے

مسئلہ ۵۸۶

جس عورت کا شوہر مر جائے اور وہ حاملہ بھی نہ ہو تو اس کی عدت چار مہینے دس دن ہیں۔ خواہ اس کے ساتھ عقد نکاح ہو یا عقد متعہ خواہ عقد کے بعد مجامعت کی ہو یا نہ خواہ عورت یائسہ ہو یا غیر یائسہ (۲)۔ اور اگر وہ حاملہ ہو تو پھر اس کی عدت بچہ کے پیدا ہونے تک ہے۔ لیکن ایسی عورت کو "ابعد اجلین" کی رعایت کرنا ہوگی۔ یعنی اگر چار ماہ دس دن سے پہلے بچہ پیدا ہو جائے تو چار ماہ دس دن تک عدت میں بیٹھے گی، اور اگر بچہ پیدا ہونے سے پہلے چار ماہ دس دن ختم ہو جائیں۔ تو بچہ کی ولادت تک عدت میں بیٹھے گی۔

مسئلہ ۵۸۷

عورت جب تک عدہ وفات میں بیٹھی ہوتی ہے اس پر رنگین کپڑے پہننا سرمہ لگانا اور زیب وزینت کرنا حرام ہے۔

طلاق بائن اور طلاق رجعی

مسئلہ ۵۸۸

"طلاق بائن" اس طلاق کو کہتے ہیں کہ جس کے بعد عورت کی طرف اس کا شوہر رجوع نہیں کر سکتا۔ یعنی جب تک دوسرا نکاح نہ کرے۔ وہ مطلقہ عورت اس کی بیوی نہیں

بن سکتی۔ طلاق بائن کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱۔ ایسی عورت کو طلاق دینا جس کی عمر پورے نو سال کی نہ ہو چکی ہو۔

۲۔ ایسی عورت کو طلاق دینا جو یائسہ ہو چکی ہو۔

۳۔ اس عورت کو طلاق دینا کہ جس کے ساتھ اس کا شوہر عقد کے بعد مجامعت نہ کر چکا ہو۔

۴۔ ایسی عورت کو طلاق دینا جسے وہ دو مرتبہ پہلے طلاق دے چکا ہے۔ یہ تیسری طلاق بائن ہوگی۔

۵۔ ایسی عورت کہ جس کو طلاق خلع یا طلاق مبارات (۱) دی جائے۔

(فٹ نوٹ)

۱۔ جب کوئی عورت اپنے شوہر کو پسند نہ کرتی ہو اگر وہ اسے کچھ مال دیکر طلاق حاصل کرے یہ "طلاق خلع" اور جب مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ چاہتے ہوں اور عورت کچھ مال دے کر اس سے طلاق حاصل کرے تو یہ "طلاق مبارات" ہے۔

ان پانچ قسموں کے علاوہ جو طلاق واقع ہوگی وہ "طلاق رجعی" کہلائے گی یعنی جب تک عورت طلاق کی عدت میں ہے مرد اس کی طرف رجوع کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۵۸۹

جب کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق رجعی دے دے تو عورت کو اس مکان سے نکال دینا حرام ہے۔ کہ جس میں وہ طلاق کے وقت موجود تھی۔ البتہ بعض مواقع پر اسے نکالا جا سکتا ہے۔ مثلاً وہ عورت کوئی ایسی بدکاری کرے جو حد شرعی (کے عائد ہو جانے) کا سبب بن جائے۔ اس کے علاوہ اور بھی مواقع ہیں جن کا ذکر مفصل کتابوں میں درج ہے۔ اور خود عورت پر بھی کسی ضروری لازمی کام کے بغیر اس مکان سے باہر جانا حرام ہے۔

مسئلہ ۵۹۰

طلاق رجعی میں مرد دو طرح سے اپنی بیوی کی طرف رجوع کر سکتا ہے۔
۱۔ کوئی ایسی بات کرے جس سے سمجھا جائے کہ وہ اسے دوبارہ اپنی بیوی بنا چکا ہے۔
۲۔ کوئی ایسا کام کرے جس سے سمجھا جائے کہ اپنی بیوی کی طرف رجوع کر چکا ہے!

مسئلہ ۵۹۱

رجوع کرنے کے لئے گواہ لینے یا عورت کو خبر دینا ضروری نہیں ہے۔ بلکہ اگر یہ کہہ دے کہ میں نے اپنی بیوی کی طرف رجوع کر لیا ہے" تو بھی کافی ہے۔ اگرچہ اس بات کی کسی کو خبر نہ بھی ہو۔

مسئلہ ۵۹۲

جب کوئی شخص کسی عورت کو دوسری دفعہ طلاق دیدے اور پھر رجوع کرے یا ہر طلاق کے بعد اس سے عقد کرے تو وہ عورت تیسری طلاق کے بعد حرام ہو جاتی ہے۔ ہاں اگر وہ عورت تیسری طلاق کے بعد کسی دوسرے مرد سے نکاح کرلے تو پھر مندرجہ ذیل چار شرطوں سے اپنے پہلے شوہر پر حلال ہو سکتی ہے، یعنی شوہر ان چار شرطوں کے بعد اس عورت کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے۔
۱۔ اس عورت نے دوسرے شوہر کے ساتھ عقد دائمی (نکاح) کیا ہو۔ لہذا اگر اس نے دوسرے شوہر کے ساتھ عقد متعہ ایک ماہ یا ایک سال یا کم و بیش کیا ہو تو جب اس شوہر سے جدا ہوگی۔ تو پہلا شوہر اس کے ساتھ نکاح نہیں کر سکتا۔
۲۔ دوسرا شوہر اس کے ساتھ نکاح کے بعد مجامعت بھی کرے۔
۳۔ یہ شوہر اس کو طلاق دے یا مر جائے۔
۴۔ دوسرے شوہر کی طلاق یا وفات کی عدت بھی ختم ہو جائے۔

طلاق کے مختلف احکام

مسئلہ ۵۹۳

جب کوئی شخص کسی نامحرم عورت کے ساتھ اسے اپنی بیوی پر گمان کرتے ہوئے مجامعت کرلے تو ایسی عورت کو بھی عدت رکھنی واجب ہے۔ خواہ اس عورت کو گمان ہو کہ میرا شوہر ہے یا اسے علم ہو کہ میرا شوہر نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۹۴

جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ (نعوذ باللہ) زنا کرے اور اس عورت کو علم بھی ہو کہ یہ میرا شوہر نہیں ہے۔ تو اسے عدت رکھنی واجب نہیں۔ لیکن اگر اس عورت کو گمان ہو کہ یہ میرا شوہر ہوگا تو اسے احتیاط لازم کی بناء پر عدت رکھنا ہوگی۔

مسئلہ ۵۹۵

اگر کسی عورت کا شوہر گم ہو چکا ہو اور دوسرا شوہر کرنا چاہے تو اسے مجتہد عادل کے پاس جانا چاہئے۔ جیسا وہ حکم دے اس پر عمل کرے۔

مسئلہ ۵۹۶

جب کسی نابالغ لڑکے کا باپ یا دادا کسی عورت کے ساتھ اس کا عقد متعہ کردیں تو اگر وہ لڑکے کی بہتری اس مدت کے بخش دینے میں دیکھیں تو وہ اس عورت کو متعہ کی مدت بخش

سکتے ہیں۔ لیکن اگر اس کا نکاح دائم کر چکے ہوں تو پھر اس کی بیوی کو طلاق نہیں دے سکتے۔

مسئلہ ۵۹۷

اگر کسی دیوانے کی دیوانگی اس کے بلوغ کے زمانہ کے ساتھ متصل ہو تو اس کا باپ یا دادا اس کی عورت کو طلاق دے سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ صورتوں میں حاکم شرع کے حکم کے مطابق عمل کرنا ہو گا۔ اگرچہ حاکم شرع سے ہر حالت میں اجازت لینا بہتر ہے۔

مسئلہ ۵۹۸

جب کوئی شخص دو آدمیوں کو ان علامات کے ذریعہ جو شریعت میں معین کی گئی ہیں۔ عادل سمجھ کر ان کے سامنے اپنی بیوی کو طلاق دے لیکن دوسرا کوئی شخص جو ان گواہوں کو عادل نہیں سمجھتا جب تک عورت کی عدت ختم نہ ہو جائے نہ تو خود اس کے ساتھ عقد کر سکتا ہے اور نہ کسی دوسرے کے ساتھ اس کا عقد پڑھ سکتا ہے اور اسی طرح اگر وکیل اس کو عادل جانتا ہو مگر موکل فاسق سمجھتا ہو۔ تو ایسی طلاق پر اکتفا کرنی خود موکل کے لئے یا دیگر حضرات کے لئے۔ جو اس کو عادل سمجھتے ہیں مشکل ہے اس مقام پر مراعاۃ احتیاط کو ترک نہ کیا جائے۔

وصیت کے احکام

مسئلہ ۵۹۹

وصیت کا مقصد یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی میں کسی کو سفارش کر جائے کہ میرے

مرنے کے بعد فلاں کام کیا جائے کوئی مال کسی کو دیا جائے یا اپنی اولاد کے لے کسی کو سرپرست و نگہبان مقرر کر جائے یا کسی کو اپنے حقوق واجبہ کی ادائگی کے لئے معین کر جائے اور جس شخص کو ان امور کی بجا آوری کے لئے سفارش کرے۔ اسے "وصی" کہتے ہیں۔

مسئلہ ۷۰۰

جسے وصی قرار دیا جارہا ہے وہ مسلمان، بالغ، عاقل اور باوثوق ہو۔

مسئلہ ۷۰۱

وصیت کرنے والا شخص بالغ اور عاقل ہو اور اسے کسی نے مجبور بھی نہ کیا ہو اور سفیہ یعنی اپنے مال کو بے ہودہ کاموں میں صرف کرنے والا بھی نہ ہو۔

مسئلہ ۷۰۲

جو شخص زبان سے بول سکتا ہے اگر وہ معمولی کاموں کے لئے اشارے سے اپنے مقصود کو سمجھا کر وصیت کر جائے تو بھی یہ وصیت صحیح ہے۔ البتہ بڑے امور کے لئے صرف اشارے سے وصیت کر دینا کافی نہ ہو گا۔ مثلاً وہ کسی کو کافی مال اپنے مرنے کے بعد دلوانا چاہے تو اسے زبان سے کہنا ہو گا۔ اشارہ کافی نہیں۔

البتہ وہ بول نہیں سکتا اور اشارے سے اپنا مقصود سمجھا سکتا ہے۔ تو اس کی سبھی چھوٹے بڑے امور میں وصیت صحیح ہو گی۔

مسئلہ ۵۰۳

اگر کوئی ایسی تحریر کہ جس پر اس میت کے دستخط یا مہر موجود ہو اور جس سے یہ سمجھا جا رہا ہو کہ وہ وصیت کے طور پر ہی یہ تحریر چھوڑ گیا ہے تو پھر اس کے مطابق عمل کرنا ہو گا۔

مسئلہ ۶۰۴

جب کوئی انسان کسی کے لئے وصیت کر جائے میرے مرنے کے بعد اسے اتنا مال دے دیا جائے تو وہ شخص اس مال کا مالک تب ہو گا کہ وہ اس کے مرنے کے بعد بھی اس کی وصیت قبول کر لے۔ اور اگر وہ زندگی میں اس کی وصیت کو قبول کر چکے تو پھر اس مال کا مالک نہیں ہو سکے گا۔ اور اگر وصیت اسی طرح ہو کہ میری موت کے بعد یہ مال فلاں شخص کا ہو گا۔ اور وصی بھی وصیت کرنے والے کی موت سے پہلے قبول کر لے۔ تو اس کی موت کے بعد مالک ہو جائے گا۔ اور اگر وصی نے موت کے بعد بھی قبول کیا ہو تو بھی صحیح ہے۔ پس ایسی صورت میں وصیت شدہ چیز کے مالک ہونے میں دو شرطیں ہیں۔ ایک وصیت کرنے والے کی موت اور دوسرے وصی کا قبول کرنا چاہیے۔ اس کی موت سے پہلے ہو یا بعد میں۔

مسئلہ ۶۰۵

جب کوئی انسان اپنے آپ میں مرنے کے آثار دیکھے تو اسے لوگوں کی امانتیں فوراً واپس کر دینی چاہئیں اور اگر کسی کا مقروض ہے اور قرض کی مدت بھی پہنچ چکی ہو تو فوراً اسے قرض بھی ادا کر دینا چاہئے۔ اور قرض کی ادائیگی پر قدرت نہ رکھتا ہو یا ادائیگی کی مدت ختم نہ ہوئی ہو تو پھر اس پر ضروری ہے کہ اس کی ادائیگی کے بارے میں وصیت کرے۔ اور اس وصیت پر گواہ بھی ٹھہرائے۔ ہاں اگر اس کا مقروض ہونا سب کو معلوم ہو تو پھر وصیت کرنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۰۶

جب کوئی اپنے آپ میں موت کے آثار دیکھے اور اس پر خمس، زکوۃ اور مظالم وغیرہ کی ادائگی واجب ہو تو اسے فوراً یہ چیزیں ادا کر دینی چاہئیں۔ اور اگر وہ فوری طور پر ادا نہیں کر سکتا لیکن اس کے پاس مال بھی موجود ہے یا اسے احتمال ہے کہ اس کی یہ چیزیں کوئی شخص ادا کر دے گا تو اسے ان چیزوں کے بارہ میں وصیت کرنی چاہئے۔ اسی طرح اگر اس پر حج واجب ہو تو بھی اس کا یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۶۰۷

جب کوئی شخص اپنے آپ میں مرنے کے آثار دیکھ رہا ہو اور اس پر نمازوں اور روزوں کی قضا باقی ہو تو اسے وصیت کرنی چاہئے کہ وہ اس کے مال سے اجرت پر ادا کرائی جائیں۔ اگر اس کے پاس اپنا مال تو موجود نہ ہو لیکن اسے احتمال ہو کہ کوئی بغیر اجرت لئے یہ کام بجا لائے گا تو پھر بھی اسے ان چیزوں کی وصیت کرنا واجب ہے۔ اور اگر اس کی ایسی نماز روزوں کی قضا واجب ہو جو اس کے بڑے لڑکے کو ادا کرنی ہو تو وہ اپنے لڑکے کو اس کی اطلاع دے دے یا وصیت کر جائے کہ ان کی قضا بجا لائے۔

نوٹ:۔ بڑے لڑکے کو ان روزوں کی قضا بجالانی واجب ہوتی ہے جو میت نے نافرمانی کی بنا پر چھوڑے ہوں اور یا ان کی قضا بجا نہ لا سکتا تھا اور جو روزے سفر کی وجہ سے چھوٹ گئے ہوں اور ان کی قضا بجا نہ لا سکا ہو تو احتیاط واجب یہ ہے کہ بڑا لڑکا ہی ان کی قضا بجالائے۔

مسئلہ ۶۰۸

جب کوئی شخص اپنے آپ میں مرنے کے آثار دیکھے اور اس کا مال بھی کسی کے پاس

موجود ہو یا کسی ایسی جگہ پر پوشیدہ ہو کہ جس کا علم اس کے وارثوں کو نہ ہو سکے گا جس کی بناء پر ان کا حق تلف اور ضائع ہو جائے گا تو اس پر ضروری ہے کہ وہ ان چیزوں کی اطلاع اپنے وارثوں کو دے جائے اور مرنے والے پر اپنے بچوں کے لئے سرپرست معین کرنا ضروری نہیں ہے۔ لیکن اگر سرپرست معین نہ کرنے کی وجہ سے ان کے مال یا ان کی جان کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو تو پھر اسے چاہئے کہ کسی امین آدمی کو ان کا سرپرست مقرر کر جائے۔

مسئلہ ۷۰۹

جب کوئی آدمی وصیت کرکے اس سے پھر جائے تو اس کی وصیت باطل ہو جائے گی۔ مثلاً جب یہ کہہ دے کہ میرا تہائی مال فلاں شخص کو دے دیا جائے لیکن بعد میں کہے کہ ایسا نہ کیا جائے تو اس کی پہلی وصیت باطل ہو جائے گی۔ اور اگر وہ اپنی وصیت میں کچھ تبدیلی کردے مثلاً اپنے بچوں پر پہلے کسی کو سرپرست معین کر چکا ہو لیکن بعد میں کسی دوسرے کو معین کردے تو پہلی وصیت باطل ہو گی۔ اور دوسری پر عمل کیا جائے گا۔

مسئلہ ۷۱۰

جو کوئی ایسا کام کرے جس سے معلوم ہو جائے کہ وہ اپنی وصیت سے پھر گیا ہے۔ تو وہ وصیت باطل ہو جائے گی۔ مثلاً جب وصیت کر چکے کہ میرا فلاں مکان فلاں آدمی کو دے دینا پھر اس کے بعد اس مکان کو فروخت کر دے تو یہ وصیت باطل ہو جائے گی۔

مسئلہ ۶۱۱

اگر کسی شخص کو معلوم ہو جائے کہ اسے کوئی شخص اپنا وصی قرار دے چکا ہے لیکن وہ اس کی زندگی میں ہی اسے اطلاع دے دے کہ میں تمہارا وصی بننے کے لئے تیار نہیں تو اس شخص پر لازم نہیں ہے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کی وصیتوں پر بھی عمل کرے۔ لیکن اگر وہ شخص اس کی زندگی میں اسے اطلاع نہ دے یا اس کو اس کی زندگی میں معلوم ہی نہ ہو سکا کہ مجھے وصی بنایا گیا ہے۔ تو اگر وصیت پر عمل در آمد مشقت و زحمت کا سبب نہ بنے تو احتیاط واجب یہی ہے کہ ان وصیتوں پر عمل کرے۔ اسی طرح جب کسی کو ایسے وقت میں اپنے وصی بننے کا علم ہو کہ اس کے وصی بنانے والے کو شدت مرض کی وجہ سے کسی دوسرے کو وصی بنانا ممکن نہ ہو تو پھر بھی اسے یہ وصیت قبول کر لینا چاہئے اور وصیت کو عملی جامہ پہنانا چاہئے۔ اگر اس سلسلہ میں زحمت و مشقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

مسئلہ ۶۱۲

جب میت پر حج بھی واجب ہو چکا تھا اور قرض و حقوق واجبہ از قسم خمس، زکوٰۃ، اور مظالم کی ادائیگی بھی واجب ہو چکی تھی لیکن وہ اسے ادا کر کے نہ مرا تو اس کے اصل مال سے ادا کرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۶۱۳

جب میت کے مال سے قرض، حج، خمس، زکوٰۃ اور مظالم وغیرہ ادا کر دینے کے بعد کچھ مال بچ جائے تو وہ کسی چیز کے متعلق وصیت کر گیا ہو تو اس بچے ہوئے مال کی تہائی سے اس کی وصیت کو انجام دیا جائے گا۔ اگر وہ وصیت نہ کر گیا ہو تو پھر یہ سب مال وارثوں کا ہو گا۔

مسئلہ ۶۱۴

جب مرنے والا اپنے مال کا مصرف معین کر گیا ہو اور وہ مصرف اس کے تہائی مال سے زیادہ ہو تو اس کی وصیت تہائی سے زیادہ میں تب صحیح ہو گی جبکہ اس کے وارث زبان یا ایسے کام سے کہ جس سے اس کی وصیت کے عملی ہونے کی ان حضرات سے اجازت ظاہر ہوتی ہے صرف انکار اضی ہونا کافی نہیں ہے اور اگر مرنے والے کے کافی مدت بعد بھی اس وصیت پر عمل کی اجازت دے دیں تب بھی صحیح ہے۔

مسئلہ ۶۱۵

جب مرنے والا اپنے مال کا مصرف معین کر جائے اور وہ مصرف اس کے ۱/۳ مال سے زیادہ ہو لیکن اس کے وارث اس کی زندگی میں ہی اس مصرف کی اجازت دے دیں تو اس کے مرنے کے بعد اپنی اجازت سے برگشتہ نہیں ہو سکتے۔

مسئلہ ۶۱۶

اگر کوئی شخص وصیت کر جائے کہ اس کے مال کے ۱/۳ حصہ سے اس کا خمس، زکوۃ اور قرض ادا کیا جائے اور اس کے قضا نماز روزوں کو اجرت پر ادا کرایا جائے۔ اور کچھ مستحب کام مثلاً فقراء و مساکین کو کھانا کھلا دیا جائے۔ تو اس صورت میں سب سے پہلے اس تہائی مال سے اس کا قرض ادا کیا جائے گا۔ اگر کچھ بچ جائے تو اس سے نماز اور روزوں کے لئے اجیر مقرر کیا جائے گا۔ اس کے بعد بھی اگر کچھ بچ جائے تو اسے وصیت کردہ مستحب کاموں پر صرف کیا جائے گا۔ لیکن اگر مال کی مقدار اتنی ہو کہ صرف اس سے حقوق مالی یعنی قرض اور خمس، زکوۃ ہی ادا کیے جا سکتے ہوں۔ اور پھر اس کے وارث بھی راضی نہ ہوں کہ دوسری چیزوں کو اس کے دوسرے مال سے جو ۱/۳ کے علاوہ ہے ادا کیا جائے تو پھر

صرف اس سے اس کے حقوق مالی یعنی قرض وغیرہ ادا کئے جائیں گے اور نماز روزہ اور مستحبی کاموں میں وصیت باطل ہوگی۔

مسئلہ ۶۱۷

اگر کوئی شخص یہ وصیت کر جائے کہ اس کا قرض خمس، زکوۃ اور نماز روزوں کی قضا اور چند ایک مستحبی کاموں کو ادا کرایا جائے لیکن یہ وصیت نہ کر جائے کہ یہ امور اس کے ۱/۳ حصہ سے بجا لائے جائیں تو اس وقت اس کے حقوق مالیت مثلاً قرض، خمس، اور زکوۃ کو اس کے اصل مال سے ادا کیا جائے گا۔
اگر اس کے بعد کچھ مال بچ جائے تو اس بچے ہوئے مال کا ۱/۳ حصہ اس کے نماز، روزوں اور وصیت کردہ مستحبی کاموں پر خرچ کیا جائے گا۔ لیکن اگر بچے ہوئے مال کا ۱/۳ حصہ ان چیزوں کے لئے پورا نہ ہو سکتا ہو لیکن اس کے وارث زیادہ مال کو خرچ کرنے کی اجازت نہ دیں تو پھر اس وقت اس کے صرف نماز روزے ہی ادا کرائے جائیں گے۔ اگر ان سے کچھ بچ رہا ہو تو وصیت کردہ مستحبات پر خرچ ہو گا۔ ورنہ نہیں۔

مسئلہ ۶۱۸

اگر کوئی شخص کسی کے لئے کچھ مال وغیرہ کی وصیت کرے اور جس کے لئے وصیت کی گئی ہے وہ اس وصیت کے رد یا قبول کرنے سے پہلے مر جائے تو اس مرنے والے کے وارث اگر اس وصیت کو رد نہ کر چکے ہوں اسے قبول کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ وصیت کرنے والا بعد از وصیت پھر نہ گیا ہو۔ اگر وہ وصیت سے پھر گیا تو انہیں پھر کوئی حق نہ ہو گا۔

وراثت کے احکام

مسئلہ ۲۱۹

جو لوگ کسی کی رشتہ داری کی وجہ سے اس کے مرنے کے بعد میراث پاتے ہیں وہ تین گروہ ہیں۔

۱۔ میت کے ماں، باپ اور اولاد۔ اگر میت کی اولاد نہ ہو تو اس کی اولاد در اولاد اور یہ سلسلہ جتنا نیچے کی طرف چلا جائے۔ لیکن قریبی رشتہ داروں کے ہوتے ہوئے بعد کا رشتہ دار میراث نہیں پا سکتا۔

اور جب تک اس گروہ سے ایک نفر بھی باقی ہے دوسرے گروہ والوں کو ارث نہیں ملے گا۔

۲۔ میت کا دادا، دادی، نانا، نانی، بہن، بھائی۔ اور اگر بہن یا بھائی موجود نہ ہوں تو ان کی اولاد اور اولاد در اولاد اور یہ سلسلہ جتنا نیچے کو چلا جائے۔ اسی طرح اگر میت کے دادا، دادی، نانا، نانی، موجود نہ ہوں۔ تو ان کے ماں باپ اور یہ سلسلہ جہاں تک اوپر چلا جائے لیکن قریبی رشتہ دار کے ہوتے ہوئے بعد کا رشتہ دار میراث نہیں پا سکتا۔ اور جب تک اس گروہ کا ایک نفر بھی موجود ہے تیسرے گروہ والوں کو میراث نہیں ملے گی۔

۳۔ چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ اور ان کی اولاد۔ لیکن جب تک چچا، پھوپھی ماموں اور خالہ میں سے کوئی ایک فرد بھی موجود ہو تب تک ان کی اولاد میں سے کسی ایک کو بھی مرنے والے کی میراث نہیں ملے گی۔ لیکن اگر مرنے والے کے باپ کی طرف سے چچا بھی موجود ہو اور ماں اور باپ کی طرف سے چچا کا لڑکا بھی تو اس وقت میراث چچا کے لڑکے کو ملے گی چچا کو نہیں۔

مسئلہ ۶۲۰

اگر کسی میت کے چچا، چچی، ماموں، اور خالہ میں سے کوئی موجود نہ ہو تو میراث ان کی اولاد کو ملے گی۔ اگر وہ بھی نہ ہوں تو اولاد در اولاد کو لیکن اگر ان میں سے کوئی بھی نہ ہو تو میت کے ماں باپ کے چچا، چچی، ماموں اور خالہ کو ملے گی۔ اگر وہ بھی نہ ہوں توان کی اولاد کو اگر وہ بھی نہ ہوں توان کی اولاد در اولاد کو۔ لیکن اگر ان میں سے بھی کوئی نہ ہو تو میت کے دادا، دادی، کے چچا، چچی، ماموں اور خالہ کو میراث ملے گی۔ اور اگر یہ نہ ہوں توان کی اولاد کو اگر یہ نہ ہوں توان کی اولاد در اولاد میں میراث چلے گی۔

پہلے گروہ کی وراثت کے احکام

مسئلہ ۶۲۱

اگر میت کا وارث صرف ایک آدمی پہلے گروہ سے موجود ہو مثلاً اس کا باپ یا ماں یا ایک بیٹا یا ایک بیٹی۔ تو اس وقت وہ میت کے تمام مال کا وارث ہو گا۔ اور اگر صرف کئی ایک لڑکے موجود ہوں یا صرف کئی ایک لڑکیاں موجود ہوں تو بھی سارا مال انکا ہو گا۔ اور ان کو آپس میں برابر تقسیم ہو گا اور اگر ایک لڑکی اور ایک لڑکا ہو تو تمام مال کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ ۲ حصے لڑکے کو اور ایک حصہ لڑکی کو دیا جائے گا۔

اور اگر کچھ لڑکے اور کچھ لڑکیاں موجود ہوں تو اس تمام مال کو اس طرح تقسیم کیا جائے۔ کہ ہر ایک لڑکے کو ہر ایک لڑکی سے دوگنا حصہ ملے۔

مسئلہ ۶۲۲

اگر میت کے وارث صرف اس کے ماں باپ ہوں تو تمام مال کو تین حصہ میں تقسیم کیا

جائے گا۔ دو حصے باپ کو اور ایک حصہ ماں کو ملے گا۔

لیکن اگر مرنے والے کے دو بھائی یا چار بہنیں یا ایک بھائی اور دو بہنیں پدری بھی موجود ہوں۔ یعنی ان کا اور میت کا باپ ایک ہو خواہ ماں ایک ہو یا نہ ہو تو اس وقت ان کو اس کے ماں باپ کے موجود ہونے کی وجہ سے میراث نہیں ملے گی لیکن ان کا وجود ماں کو ۱/۳ حصہ پانے سے مانع ہو جائے گا۔ اور اس وقت ماں کو مال کا ۱/۶ حصہ ملے گا اور باقی ۵ حصے باپ کو ملیں گے۔

مسئلہ ۲۲۳

اگر مرنے والے کے وارث اس کی ماں، باپ، اور ایک لڑکی ہوں اور اگر میت کے دو بھائی یا چار بہنیں یا ایک بھائی اور دو بہنیں سب پدری موجود ہوں تو پھر اس کے مال کو چھ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ ایک حصہ ماں کو ایک حصہ باپ کو اور تین حصے لڑکی کو دیے جائیں گے۔ اور جو ایک حصہ بچ رہے گا۔ تو اسے پھر چار حصوں میں تقسیم کر کے اس کا ایک حصہ باپ کو۔ اور باقی تین حصے لڑکی کو دیے جائیں گے۔ مثلاً اگر مرنے والے کے صرف چوبیس روپے ہوں تو پندرہ روپے لڑکی کو پانچ روپے باپ کو اور چار روپے ماں کو دیے جائیں گے۔

اور اگر مرنے والے کے وارث اس کی ماں، باپ اور ایک لڑکی ہو اور مرنے والے کے دو بھائی یا چار بہنیں یا ایک بھائی اور دو بہنیں۔ پدری بھی نہ ہوں تو اس صورت میں میت کا مال پانچ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ ایک حصہ ماں کو ایک حصہ باپ کو اور تین حصے لڑکی کو ملیں گے۔

مسئلہ ۲۲۴

اگر میت کے وارث صرف اس کے ماں باپ اور ایک لڑکا ہوں تو اس مال کو چھ حصوں

میں تقسیم کیا جائے گا۔ ایک حصہ ماں ایک حصہ باپ اور چار حصے لڑکے کو دیئے جائیں گے۔ لیکن اگر میت کے ماں باپ کے ساتھ اس کے کئی بیٹے یا کئی بیٹیاں ہوں تو ان چار حصوں کو ان لڑکوں یا لڑکیوں میں برابر تقسیم کیا جائے گا۔ اور اگر لڑکے اور لڑکیاں دونوں موجود ہوں تو پھر ان چار حصوں کو وہ آپس میں اس طرح تقسیم کریں کہ ہر لڑکے کو ہر لڑکی سے دوگناہ حصہ ملے۔

مسئلہ ۶۲۵

اگر میت کے وارث اس کا فقط باپ اور ایک لڑکا ہوں یا فقط ماں اور ایک لڑکا ہوں۔ تو مال کو چھ حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ ماں یا باپ کو دیا جائے گا۔ اور باقی پانچ حصے لڑکے کے ہوں گے۔

لیکن اگر میت کے وارث ایک باپ اور ایک بیٹی ہو یا ایک ماں اور ایک بیٹی ہو تو مال کو چار حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ ماں یا باپ (جو بھی ہو) اس کو دیا جائے گا۔ اور باقی تمام مال لڑکی کو۔

مسئلہ ۶۲۶

اگر میت کے وارث فقط باپ اور لڑکا اور لڑکی ہوں یا فقط ماں اور لڑکا اور لڑکی موجود ہوں تو مال کو چھ حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ ماں یا باپ کو دیا جائے گا اور باقی پانچ حصوں کو وہ لڑکا اور لڑکی اس طرح تقسیم کریں کہ ہر لڑکے کو ہر لڑکی سے دوگنا حصہ ملے۔

مسئلہ ۶۲۷

اگر میت کے وارث فقط باپ اور کئی لڑکیاں ہوں یا فقط ماں اور کئی لڑکیاں ہوں تو اس

صورت میں مال کو پانچ حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ باپ یا ماں کو اور باقی لڑکیوں کو دیا جائے گا۔ جسے وہ آپس میں برابر تقسیم کر لیں گے۔

مسئلہ ۲۲۸

اگر مرنے والے کی اولاد نہ ہو تو پھر اس کے لڑکے کی اولاد اگرچہ وہ لڑکی ہی کیوں نہ ہو اپنے باپ کا حصہ لے گی۔ اور مرنے والے کی لڑکی کی اولاد اگرچہ وہ لڑکا ہی کیوں نہ ہو اسے اپنی ماں کا شرعی حصہ ملے گا۔ مثلاً میت کا وارث ایک نواسہ اور ایک پوتی ہے تو مال کو تین حصوں پر تقسیم کیا جائے گا۔ ایک حصہ نواسہ اور دو حصے پوتی لے جائے گی۔

دوسرے گروہ کی وراثت کے احکام

مسئلہ ۲۲۹

ان لوگوں کا دوسرا گروہ جو رشتہ داری کی وجہ سے مرنے والے کی میراث لیتے ہیں۔ اس کا دادا، دادی، نانا، نانی، بھائی اور بہن ہیں۔ اور اگر اس کے بھائی، بہن نہ ہوں تو ان کی اولاد ان کا حصہ پائے گی۔

مسئلہ ۲۳۰

اگر کسی میت کا وارث صرف اس کا ایک بھائی یا صرف ایک بہن ہو تو تمام مال اسے ملے گا اور اگر اس کے فقط کئی مادری پدری بھائی ہوں یا فقط کئی مادری، پدری بہنیں ہوں تو تمام آپس میں برابر تقسیم کر لیں گے۔ اور اگر اس کے کئی سگے بھائی اور بہنیں ہوں تو مال کو اس طرح تقسیم کیا جائے گا۔ کہ ہر بھائی کو ہر بہن سے دوگنا حصہ ملے گا۔ مثلاً اگر اس کے دو سگے بھائی اور ایک سگی بہن ہو تو مال کو پانچ حصوں پر تقسیم کیا جائے گا۔ دونوں بھائی دو دو حصے پائیں گے اور بہن کو ایک حصہ ملے گا۔

مسئلہ ۲۳۱

سگے بہن بھائی کی موجودگی میں پدری بہن بھائی (جن کا باپ ایک ہو اور ماں جدا جدا ہو) محروم ہو جائیں گے۔

مسئلہ ۲۳۲

اگر کسی میت کا وارث اس کا سگا بھائی یا سگی بہن نہ ہو بلکہ اس کا ایک وارث صرف پدری (باپ کی طرف سے) بھائی یا پدری بہن موجود ہو تو تمام میراث اسی کی ہو گی ۔ اور اگر کئی پدری بھائی یا کئی پدری بہنیں اسکی وارث ہوں تو تمام مال کو آپس میں برابر برابر تقسیم کریں گے۔ اور اگر وارث کچھ پدری بھائی اور کچھ پدری بہنیں ہوں تو ہر بھائی کو ہر بہن سے دوگنا حصہ ملے گا۔

مسئلہ ۲۳۳

اگر میت کا وارث صرف اس کا مادری بھائی ہو (کہ ماں دونوں کی ایک ہو لیکن باپ جدا جدا ہوں) یا اس کی وارث صرف اس کی مادری بہن ہو تو تمام مال اس کا ہو گا۔ اور اگر اس کے وارث صرف اس کے چند مادری بھائی یا چند مادری بہنیں ہوں تو آپس میں تمام مال کو برابر برابر تقسیم کر لیں گے۔

مسئلہ ۲۳۴

اگر میت کے سگے بھائی اور سگی بہنیں بھی موجود ہوں اور اسکے مادری بھائی اور بہنیں بھی موجود ہوں اور ایک بہن یا ایک بھائی پدری بھی موجود ہو تو اس وقت پدری بھائی یا پدری

بہن کو کچھ نہیں دیا جائے گا۔ لیکن مال کو چھ حصہ میں تقسیم کیا جائے گا ایک حصہ اس کے مادری بہن یا مادری بھائی کو دیا جائے گا اور باقی پانچ حصوں کو سگے بھائی بہنوں میں اس طرح تقسیم کیا جائے گا۔ کہ ہر بھائی کو ہر بہن سے دوگنا حصہ ملے گا۔

مسئلہ ۲۳۵

اگر میت کے سگے بھائی اور سگی بہنیں بھی موجود ہوں اور اس کے مادری بھائی اور بہنیں بھی موجود ہوں اور پدری بھائی اور بہنیں بھی موجود ہوں تو اس صورت میں پدری بہن بھائیوں کو کچھ نہیں ملے گا۔ بلکہ مال کو تین حصوں میں تقسیم کر کے ایک حصہ مادری بھائی بہنوں کو دیا جائے گا جو آپس میں برابر برابر تقسیم کرلیں گے اور باقی دو حصوں کو سگے بہن بھائیوں کو دیا جائے گا کہ ہر بھائی کو بہن سے دوگنا حصہ ملے۔

مسئلہ ۲۳۶

اگر میت کا وارث فقط اس کا نانا یا فقط نانی یا فقط دادا یا فقط دادی ہو تو تمام مال اس کا ہو گا۔ اس کے ہوتے ہوئے میت کے پردادا یا پردادی پرنانا یا پرنانی وارث نہیں ہو سکتے۔

مسئلہ ۲۳۷

اگر مرنے والے کا وارث صرف دادا اور دادی موجود ہوں تو مال کو تین حصوں میں تقسیم کر کے دو حصے دادا کو اور ایک حصہ دادی کو دیا جائے گا۔ اور اگر صرف نانا اور نانی ہو تو سارے مال کو آپس میں مساوی تقسیم کرلیں گے۔

مسئلہ ۲۳۸

اگر میت کا وارث دادا یا دادی اور نانا یا نانی موجود ہوں تو اس کے مال کو تین حصوں پر تقسیم کیا جائے گا۔ دو حصے دادا یا دادی کو اور ایک حصہ نانا یا نانی کو ملے گا۔

تیسرے گروہ کی وراثت کے احکام

مسئلہ ۶۳۹

تیسرا گروہ چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ اور ان کی اولاد ہے، جس طرح کہ مسئلہ نمبر ۶۱۹ میں گذر چکا ہے یہ لوگ تب وارث ہوں گے جب پہلے اور دوسرے گروہ سے کوئی بھی وارث موجود نہ ہو۔

مسئلہ ۶۴۰

اگر میت کا وارث صرف ایک چچا یا ایک پھوپھی ہو تو میت کا تمام ترکہ اسے ملے گا، خواہ اس چچا یا پھوپھی کا رشتہ مرنے والے سے پدری ہو یا مادری ہو یا فقط پدری ہو یا فقط مادری ہو۔

مسئلہ ۶۴۱

اگر میت کے کئی چچے یا کئی پھوپھیاں موجود ہوں خواہ ان کا رشتہ پدری و مادری ہو یا فقط پدری ہو تو تمام مال کو ان میں برابر تقسیم کیا جائے گا۔

مسئلہ ۶۴۲

اگر میت کے پدری اور مادری چچا اور پھوپھی موجود ہوں تو چچا کو پھوپھی سے دوگنا حصہ

ملے گا ـــــ مثلاً میت کے وارث دو چچا اور ایک پھوپھی ہو تو مال کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔ دو دو حصے دونوں چچا لے جائیں گے اور ایک حصہ پھوپھی کو ملے گا۔

مسئلہ ۲۴۳

اگر میت کے کئی مادری چچے یا کئی مادری پھوپھیاں موجود ہوں تو پھر اس کا مال ان میں مساوی طور پر تقسیم ہو گا۔

شوہر اور بیوی کی میراث

مسئلہ ۲۴۴

اگر کوئی عورت مر جائے اور اس کی اولاد بھی موجود نہ ہو تو اس کے تمام مال کا ۱/۲ حصہ اس کے شوہر کو ملے گا اور باقی ۱/۲ حصہ دیگر ورثا لے جائیں گے۔ لیکن اگر اس کی اولاد موجود ہو خواہ اسی شوہر سے یا کسی اور شوہر سے تو پھر اس کے شوہر کو ۱/۴ حصہ ملے گا۔ اور باقی دوسرے وارث لے جائیں گے۔

مسئلہ ۲۴۵

اگر کوئی آدمی مر جائے اور اس کی اولاد بھی موجود نہ ہو تو اس کے مال کا ۱/۴ حصہ اس کی بیوی کو اور باقی ۳/۴ دوسرے ورثاہ کو دیا جائے گا۔ اور اگر اس کی اولاد خواہ اسی بیوی سے ہو یا کسی دوسری بیوی سے تو پھر اس کے مال کا ۱/۸ حصہ بیوی کو اور باقی دوسرے وارثوں کو دیا جائے گا۔ البتہ بیوی کو نہ تو زمین سے حصہ ملے گا اور نہ ہی اس کی قیمت سے۔

خواہ وہ زمین سکنی (رہائشی) ہو خواہ زرعی (زراعت و باغبانی کی) ہو یا کوئی دوسری قسم کی ہو اور بہتر یہ ہے کہ غیر سکنی زمین کے بارے میں دیگر ورثاء احتیاطاً اس سے مصالحت کر لیں۔ اور بیوی کو گھر کی عمارت اور درختوں سے بھی نہیں دیا جائے گا۔ البتہ ان کی قیمت دی جائے گی۔ اسی طرح ان درختوں اور زراعت اور عمارت کی بھی قیمت لے گی۔ جو زرعی (زراعت و باغبانی کی) زمین میں ہیں یا کسی دوسری زمین میں۔

مسئلہ ۲۳۶

بیوی اگر ان چیزوں میں تصرف کرنا چاہے جن میں سے اس کو میراث نہیں ملتی ہو گی تو اسے دوسرے وارثوں سے اجازت لینی چاہئے اور احتیاط واجب اسی میں ہے۔ کہ عورت کو جن چیزوں کی قیمت سے میراث پائی ہے جب تک ورثاء اس عورت کا حصہ اس سے علیحدہ نہ کر دیں۔ اس کی اجازت کے بغیر اس میں تصرف نہ کریں۔ اور اگر اس مال سے کوئی چیز بیچ ڈالیں جب تک عورت اس کی اجازت نہیں دے گی معاملہ صحیح نہیں ہو گا۔

مسئلہ ۲۳۷

عمارت اور درختوں وغیرہ کی قیمت لگانے کا طریقہ یہ ہے کہ دیکھا جائے گا کہ اگر یہی درخت یا عمارت اسی زمین پر بغیر کرایہ ادا کئے ان کے خراب ہونے تک رکھا جائے۔ تو ان کی ایسی حالت کے لحاظ سے کیا قیمت ہونی چاہئے۔ تو اس حالت میں ان کی جو بھی قیمت بنے گی اس میں سے عورت کو اس کا شرعی حصہ جو بھی بنتا ہے دیا جائے گا۔

مسئلہ ۲۳۸

اگر مرنے والے کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں اور اگر اس کی اولاد موجود نہ ہو تو اس

کے مال کا ۴/۱ حصہ اور اگر موجود ہو تو ۸/۱ حصہ جیسا کہ مسئلہ نمبر ۶۴۵ میں ذکر ہوا ہے۔ سب بیویوں میں برابر تقسیم کیا جائے گا۔ اگرچہ ان کے شوہر نے سب کے ساتھ یا ان میں سے کسی ایک کے ساتھ بعد از عقد مجامعت نہ بھی کی ہو البتہ اس کی اس بیوی کو وراثت نہیں ملے گی حق مہر بھی نہیں رکھتی جس کے ساتھ اس نے اسی مرض میں عقد کیا جس مرض کی وجہ سے فوت ہوا اور عقد کے بعد مجامعت نہیں کی۔

مسئلہ ۶۴۹

اگر کوئی عورت ایسے مرض کی حالت میں کہ جس میں وہ فوت ہوئی ہے کسی مرد سے نکاح کر لے اگرچہ اس شوہر نے اس سے مجامعت نہ بھی کی ہو۔ اس کی وراثت سے حصہ پائے گا۔

مسئلہ ۶۵۰

اگر کسی عورت کو طلاق رجعی (۱) دی جائے اور وہ اپنی عدت ہی میں مرجائے اس کا شوہر اس کی میراث سے حصہ پائے گا۔ اسی طرح اگر شوہر اس عورت کی عدت رجعی کے دوران میں مرجائے تو وہ عورت اس کی میراث سے حصہ لے گی، لیکن اگر عدت رجعی کے بعد عدۃ طلاق (۲) بائن کے دوران ان میں سے کوئی ایک مرجائے تو ایک دوسرے کی میراث سے حصہ نہیں پائیں گے۔

---

(۱) (۲) طلاق رجعی اور طلاق بائن کے بارے میں مسئلہ نمبر ۵۸۸ میں گزر چکے ہیں۔

مسئلہ ۶۵۱

اگر کوئی مرد اپنی بیوی کو مرض کی حالت میں طلاق دے دے اور ابھی تک بارہ ماہ

قمری نہ گزرے ہوں اور وہ مرد مر جائے تو عورت تین شرطوں کے ساتھ اس کی میراث سے حصہ پاسکے گی۔

۱۔ ان بارہ مہینوں میں اس عورت نے کسی دوسرے شوہر سے عقد نہ کیا ہو۔

۲۔ عورت کی خواہش اور رضامندی سے طلاق نہ دی گئی ہو۔

۳۔ شوہر اسی مرض کی وجہ سے مر جائے جس مرض میں اسے طلاق دی تھی یا کسی اور وجہ سے اسی مرض کے ایام میں مر جائے۔ لہٰذا اگر اس مرض سے تندرست ہونے کے بعد کسی دوسری وجہ سے اس کی موت واقع ہوئی ہو تو پھر اس عورت کو میراث نہیں ملے گی۔

مسئلہ ۶۵۲

جو لباس و پوشاک مرد نے اپنی بیوی کے واسطے لئے ہوں اگرچہ بیوی وہ لباس پہن بھی چکی ہو پھر بھی وہ شوہر کا مال شمار ہو گا۔

میراث کے مختلف مسائل

مسئلہ ۶۵۳

مرنے والے کا قرآن، انگوٹھی، تلوار اور جو لباس پہن چکا تھا اس کے بڑے لڑکے کا مال ہے اور اگر اس کے پاس ان چیزوں کے کئی سیٹ ہوں۔ مثلاً دو قرآن، دو تلواریں، دو انگوٹھیاں وغیرہ تو پھر اس کے لئے احتیاط واجب یہی ہے کہ بڑے لڑکے کو دوسرے وارثوں کے ساتھ مصالحت کرنی چاہئے۔

مسئلہ ۶۵۴

جب کوئی شخص کسی کا مقروض ہو کر مر جائے اور اس پر قرض ہو جتنا اس کا مال ہو جو وہ چھوڑ گیا ہے یا اس سے بھی زیادہ ہے تو وہ چار چیزیں جو بڑے لڑکے کا حق ہیں۔ قرض میں دے دی جائیں گی اور اگر قرض اس کے مال سے کم ہو تو پھر وہ چار چیزیں جو بڑے لڑکا کا حق ہیں ان سے بھی اس کے قرض کے ادا کرنے میں جو قرض کی نسبت آئے گی ادا کیا جائے گا۔ مثلاً کوئی شخص صرف ساٹھ روپے کا سارا مال چھوڑ کر مرا لیکن ان چار چیزوں کی قیمت جو بڑے لڑکے کا حق ہے بیس روپے ہے۔ اور اس پر قرض تیس روپے ہو تو بڑے لڑکے کو جو ان چیزوں پر قرض کا حصہ آتا ہے مال دینا ہو گا۔ اور اس مال میں سے قرض کی ادائیگی کے لئے دس روپے دینے ہوں گے۔

مسئلہ ۶۵۵

مسلمان کو کافر کی میراث سے حصہ ملے گا لیکن کافر کو مسلمان کی میراث سے حصہ نہیں ملے گا۔ خواہ کافر اس مسلمان کا باپ ہے یا بیٹا۔

مسئلہ ۶۵۶

جب کوئی شخص اپنے کسی رشتہ دار کو جان بوجھ کر ناحق قتل کر دے تو اسے اس کی میراث سے کوئی حصہ نہیں ملے گا۔ لیکن اگر غلطی میں اسے قتل کر دے تو پھر وارث بنے گا مثلاً اس نے ہوا میں پتھر پھینکا اور اتفاقاً اس کے رشتہ دار کو جا لگا جس سے اس کی موت واقع ہو گئی لیکن اسے اس کی دیت سے میراث دیا جانا مشکل ہے۔

مسئلہ ۶۵۷

جب کسی کی میراث کو تقسیم کرنا چاہیں تو چونکہ وہ بچہ بھی ورثہ پاتا ہے جو ماں کے

پیٹ میں ہو اور زندہ پیدا ہو۔ لہٰذا اگر کوئی بچہ ابھی ماں کے شکم میں ہو تو بوقت تقسیم دو لڑکوں کا حصہ وراثت علیحدہ کر دینا چاہئے۔ اور اگر یہ احتمال ہو کہ شکم مادر میں تین بچے ہیں تو پھر تین لڑکوں کا حصہ علیحدہ کر دیا جائے۔ اگر بعد میں ایک لڑکا یا ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوں تو ان کا حصہ ان کو دینے کے بعد باقی جو بچے وہ ورثاء میں تقسیم کر دیا جائے۔

حج کے احکام

مسئلہ ۶۵۸

حج کا معنی:۔ خانہ کعبہ کی زیارت اور وہاں پر چند اعمال جو شریعت نے مقرر کئے ہیں کے بجالانے کا نام "حج" ہے (اور اسے "حجۃ الاسلام" بھی کہتے ہیں) حج تمام عمر میں ایک دفعہ بجالانا ہر اس شخص پر فرض ہے کہ جس میں مندرجہ ذیل شرائط پائے جائیں۔

۱۔ بالغ ہو۔ ۲۔ عاقل اور آزاد ہو۔ ۳۔ حج پر جانے کے لئے کسی حرام کام کے بجالانے پر مجبور نہ ہو۔ یا حج پر جانے کے لئے کسی ایسے واجب کام کے چھوڑنے پر مجبور نہ ہو جو حج سے زیادہ اہم ہو۔ پس اگر کوئی شخص مجبور ہو کہ حج پر کسی غصبی راستے کو طے کر کے جائے۔ اور دوسرا راستہ بھی کوئی موجود نہ ہو تو اسے حج کو نہیں جانا چاہئے۔ ۴۔ مستطیع ہو۔

مسئلہ ۶۵۹

(مستطیع " ہونا چند چیزوں پر موقوف ہے۔

۱۔ راستہ کا خرچ اور سواری یا اتنا مال جو ان کے لئے ضروری ہوتا ہے اس کے پاس

موجود ہو۔

۲۔ صحت و سلامتی مزاج ہو اور اس قدر طاقت رکھتا ہو کہ مکہ معظمہ جا کر اعمال کو بجا لا سکتا ہو۔

۳۔ راستہ کھلا ہو اور اس کے جانے میں کوئی مانع بھی موجود نہ ہو۔ پس اگر راستہ بند ہو یا اس کی جان، عزت یا مال کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو تو اس پر حج واجب نہیں ہے۔ البتہ اگر کسی دوسرے راستہ سے جا سکتا ہو تو اس راستہ سے جائے اگرچہ وہ راستہ دور کا بھی ہو۔

۴۔ اعمال حج بجالانے کا وقت بھی باقی ہو۔

۵۔ ان لوگوں کے اخراجات بھی موجود ہوں جو اس کا کنبہ شمار ہوتے ہوں اور شرعاً ان کا خرچ اسے دینا واجب ہو۔ یا عام لوگ ان کے اخراجات کو ضروری سمجھتے ہوں۔

۶۔ حج سے لوٹنے کے بعد تجارت یا ہنر یا جائداد یا معاش کے دوسرے وسائل اس کے پاس رہ سکیں۔ کہ وہ واپس آ کر اپنی زندگی بغیر زحمت و مشقت کے بسر کر سکے۔

مسئلہ ۷۶۰

جس شخص کی زندگی اپنے ذاتی مکان کے بغیر پوری نہ ہو سکتی ہو تو اس شخص پر حج اس وقت واجب ہے کہ اسکے پاس مکان مہیا کرنے کا پیسہ بھی ہو۔

مسئلہ ۷۶۱

جو عورت مکہ جا سکتی ہے اگر لوٹنے کے بعد اس کے پاس اتنا مال باقی نہ رہے اور اس کا شوہر بھی غریب ہو جو اسے اخراجات نہ دے سکے اور واپسی پر اسے مشقت و زحمت کی زندگی بسر کرنی پڑے تو ایسی عورت پر حج واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۶۲

جس کسی کے پاس حج پر جانے کا خرچ اور سواری وغیرہ بھی نہ ہو لیکن کوئی دوسرا شخص اسے کہہ دے کہ تو حج پر جا میں تیرے حج پر آنے جانے کے اور تیرے اہل و عیال کے اس وقت تک کے اخراجات دینے کو تیار ہوں۔ جب تک تو حج سے واپس نہیں آتا۔ اگر اسے اس کے کہے پر اطمینان ہو تو پھر اس شخص پر حج کا بجالانا واجب ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۶۳

اگر کوئی شخص کسی کو حج پر آنے جانے اور اس کے اہل و عیال کے اخراجات اس شرط پر بخش دے کہ وہ حج بجالائے اور وہ قبول بھی کرلے تو اس پر حج بجالانا واجب ہو گا۔ اگرچہ مقروض بھی ہو اور واپسی پر آنے کے بعد اس کے پاس اتنا مال بھی نہ ہو جس سے وہ زندگی بسر کر سکے۔

مسئلہ ۲۶۴

اگر کوئی شخص کسی کو حج پر آنے جانے اور اس کے اہل و عیال کے اخراجات دینے کا وعدہ کرے، لیکن اس کی ملکیت میں قرار نہ دے اگر اس کو اطمینان ہو کہ وہ شخص دیا ہوا مال واپس نہیں لے گا۔ تو اس پر حج واجب ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۶۵

جب کوئی شخص کسی کو حج کے تمام اخراجات دے دے لیکن اس کے ساتھ یہ شرط

قرار دے کہ وہ حج کے راستہ میں میری خدمت کرتا جائے گا تو ایسے شخص پر حج واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۶۶

جب کسی شخص پر کسی دوسرے شخص کے مال دے دینے سے حج واجب ہو چکا تھا اور وہ اسے بجا بھی لا چکا تھا۔ تو پھر اس پر حج واجب نہیں ہو گا۔ اگرچہ وہ اس کے بعد کتنا ہی مالدار ہو جائے۔

مسئلہ ۲۶۷

جب کوئی شخص تجارت کرتا ہوا جدہ تک پہنچ جائے اور وہاں پر اس کے پاس اتنا مال ہو جائے کہ مستطیع ہو جائے تو اسے چاہئے کہ حج بجا لائے۔ اور اگر حج کر چکے تو اس پر دوبارہ واجب نہیں ہو گا۔

مسئلہ ۲۶۸

کوئی شخص دوسرے کا حج بجا لانے کے لئے اجیر بنے لیکن وہ خود حج پر نہ جانا چاہے بلکہ کسی دوسرے کو بھیجنا چاہے تو اس پر ضروری ہے کہ جس نے اسے حج پر جانے کے لئے رقم دی تھی اس سے دوبارہ اجازت لے۔

مسئلہ ۲۶۹

جب کوئی شخص مستطیع ہو جائے لیکن حج پر نہ جائے اور پھر فقیر ہو جائے تو اس پر بھی

حج کا بجالانا واجب ہے۔ اگرچہ اسے اس بارے میں زحمت بھی اٹھانا پڑے، لیکن وہ کسی بھی ذریعہ سے حج کو بجانہ لاسکتا ہو اگر اسے کسی آدمی نے اجیر بنا کر حج بجالانے کے لئے مکہ بھیجا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ پہلے اجیر بنانے والے کی طرف سے حج کرلے اور وہ اس سال وہیں رہ جائے اور دوسرے سال اپنی طرف سے حج کرے۔ ہاں اگر نائب بنانے والا اس بات پر راضی ہو کہ پہلے وہ اپنا حج بجالائے اور دوسرے سال اس کا تو پھر اس صورت میں اس شخص کو چاہئے کہ پہلے سال اپنی طرف سے حج بجالائے اور دوسرے سال نائب بنانے والے کی طرف سے۔

مسئلہ ۶۷۰

جو شخص مستطیع ہو جائے اور اسی سال حج کو چلا جائے لیکن وہ عرفات اور مشعر الحرام میں ان کے معین وقت تک نہ پہنچ سکے تو پھر ایسے شخص پر جب تک دوسرے سالوں میں صاحب استطاعت نہ بنے حج کا بجالانا واجب نہیں ہے۔ البتہ اگر اس پر کئی سالوں سے حج واجب ہو چکا تھا اور اس نے ادا نہیں کیا تھا۔ اور پھر اسے یہ صورت درپیش ہو تو اس پر بعد میں حج بجالانا واجب ہے اگرچہ کتنی ہی تکلیف سے کیوں نہ ہو۔

مسئلہ ۶۷۱

جب کوئی شخص پہلے سال میں صاحب استطاعت ہو چکا ہو لیکن وہ حج کو نہ گیا ہو اور اب دوسرے سال میں وہ بڑھاپے یا مرض یا ناتوانی کی وجہ سے حج کو نہ جا سکتا ہو اور اسے اپنے اچھے ہونے کی امید بھی نہ رہی ہو تاکہ وہ خود جا کر حج کو بجالائے تو ایسے شخص کو اپنی زندگی ہی میں کسی دوسرے آدمی کو اپنی طرف سے حج کرنے کے لئے بھیجنا چاہئے، بلکہ اگر کوئی شخص پہلے سال میں مال تو اتنا رکھتا ہو کہ حج پر جا سکے۔ لیکن مرض کی وجہ سے بڑھاپے یا ناتوانی کی وجہ سے وہ حج نہ کر سکتا ہو تو اس کے لئے احتیاط مستحب اسی میں ہے کہ وہ بھی اپنی زندگی میں کسی کو اپنی طرف سے حج کی ادائیگی کے لئے بھیجے۔

مسئلہ ۶۷۲

جب کوئی شخص کسی کا حج بجالانے کے لئے نائب بنا ہو تو اس پر واجب ہے کہ "طواف نساء" کو اس شخص کی طرف سے بجالائے۔ کہ جس کا نائب بنا ہے۔ اور اگر وہ بجانہیں لائے گا تو خود اس پر اپنی بیوی حرام ہو جائے گی۔

مسئلہ ۶۷۳

جب کوئی شخص طواف نساء کو ٹھیک بجانہ لایا ہو یا بجالانا بھول گیا ہے اور اسے راستہ میں یاد آ جائے تو وہ دوبارہ لوٹ کر اسے بجالائے۔ صحیح ہو گا۔

متفرق مسائل

مسئلہ ۶۷۴

اگر ہمسایہ کے درخت کی جڑیں کسی کی ملکیت میں پہنچ جائیں تو وہ شخص ان کو روک سکتا ہے اور اگر ان کی وجہ سے اس کی ملکیت میں کوئی ضرر واقع ہو تو وہ اپنے ضرر کا مطالبہ درخت کے مالک سے کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۶۷۵

باپ جو جہیز اپنی لڑکی کو دیتا ہے اگر اس نے صلح یا بخشش کے ذریعہ اس کی ملکیت قرار دے دیا ہے تو پھر وہ اس سے واپس نہیں لے سکتا ہے لیکن اگر اس نے اس کی ملکیت قرار نہیں دیا تو واپس لے سکتا ہے۔

مسئلہ ۶۷۶

مرنے والے شخص کی مجلس فاتحہ خوانی وغیرہ پر نابالغ وارث کے حصہ سے کوئی چیز خرچ نہیں کر سکتے۔

مسئلہ ۶۷۷

جب کوئی انسان کسی کی غیبت کرے تو اس کے لئے احتیاط واجب یہی ہے کہ اگر فساد وغیرہ کا خوف ہو تو اس سے جا کر معافی مانگے اور اس سے یہ بخشوائے اور اگر معافی مانگنا ممکن نہ ہو تو پھر اس کے لئے خدا سے اس کے گناہوں کی بخشش کی دعا کرے۔ اور اگر کسی کی غیبت کرنے سے اس کی توہین اور ہتک ہوئی ہو تو جہاں تک ہو سکے اس کی توہین کو دور کر دے۔

مسئلہ ۶۷۸

حاکم شرع کی اجازت کے بغیر کوئی بھی شخص ایسے شخص کے مال کو جو خمس نہیں دیتا حاکم شرع کو دینے کی غرض سے نہیں لے جا سکتا ہے۔

مسئلہ ۶۷۹

وہ آواز جو لہو و لعب کی محافل کے ساتھ مخصوص ہے وہ غنا اور حرام ہے اگر نوحہ یا مجلس امام حسین علیہ السلام یا قرآن کو اسی طرز کے ساتھ جو غنا ہے پڑھے تو بھی حرام ہے۔ البتہ اچھی آواز سے کہ جس سے غنا نہ بنے مجالس اور قرآن کا پڑھنا جائز ہے۔

مسئلہ ۶۸۰

جو حیوان اذیت پہنچاتا ہے اور کسی کی ملکیت بھی نہیں اس کے مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ ۶۸۱

جو جائزے اور انعامات بینک اپنے حسابداروں کو دیتا ہے، چونکہ وہ لوگوں کو شوق دلانے کے لئے دیتا ہے اور اس سے کسی کو ضرر بھی نہیں پہنچتا۔ لہذا ان کا لینا حلال ہے۔ اسی طرح جو جائزے اور انعامات ہیں جو بعض چیزوں کے بیچنے والے اپنے خریداروں کو دیتے ہیں۔

مسئلہ ۶۸۲

اگر کوئی شخص کسی چیز کو بنوانے کے لئے اسے کاریگر کے پاس چھوڑ جائے لیکن پھر وہ اس کے لینے کے لئے نہ آئے تو اس کاریگر کو اس کے مالک کی جستجو کرنی چاہئے اس کے باوجود اگر اس سے ناامید ہو جائے تو اسے وہ چیز مالک کی نیت سے صدقہ دے دینی چاہئے۔ اور حاکم شرع کی اجازت سے اپنی مزدوری منہا کر سکتا ہے۔ احتیاطاً۔

مسئلہ ۶۸۳

گلی، کوچوں اور بازاروں میں کہ جہاں سے عورتیں عبور کرتی ہیں ماتم کرنا جائز ہے جبکہ ماتمیوں نے قمیضیں پہنی ہوئی ہوں اور اسی طرح ماتمی دستوں کے ساتھ علم وغیرہ لے جانا بھی جائز ہے لیکن آلات لہو ولعب کا استعمال نہ ہو۔

مسئلہ ۶۸۴

سونے کے دانت یا دانتوں کے اوپر کے سنہری خول عورتوں کے لئے تو جائز ہیں لیکن اگر مردوں کے لئے زینت شمار ہوں تو ان کے لئے ناجائز ہیں۔

مسئلہ ۶۸۵

استمناء انسان کے لئے حرام ہے یعنی ایسا کام کرنا کہ جس کی وجہ سے منی باہر آجائے جیسے مشت زنی وغیرہ۔

مسئلہ ۶۸۶

داڑھی کا منڈوانا یا مونڈنا یا قینچی یا مشین وغیرہ سے اس طرح بنوانا جو منڈی ہوئی کے برابر ہو جائے۔ حرام ہے۔ اور اس حکم میں سب لوگ شریک ہیں۔ حتیٰ کہ وہ لڑکا جسے اول تکلیف ہے یعنی پندرہ سال تمام ہو چکے ہیں کہ اگر داڑھی نہ منڈوائے تو لوگ اس کا مذاق اڑائیں گے کیونکہ حکم خدا میں سب لوگ شریک ہیں اور حکم خدا کسی کے مذاق کرنے یا ماحول کے بگڑ جانے سے تبدیل نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۶۸۷

احتیاط یہی ہے کہ بچہ کا ولی یعنی باپ دادا اس کے بالغ ہونے سے پہلے اس کا ختنہ کر دیں۔ اگر ولی ختنہ نہ کریں تو بالغ ہونے کے بعد خود اسی بچہ پر واجب ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ٦٨٨

اگر کسی شخص کے ماں باپ غریب اور فقیر ہوں اور کوئی کاروبار بھی نہ کر سکتے ہوں تو اگر وہ شخص ان کا خرچ دے سکتا ہو تو ان کو ضرور دے۔

مسئلہ ٦٨٩

اگر کوئی شخص فقیر ہو اور اپنا خرچ بھی پیدا نہ کر سکتا ہو تو اس کے باپ کو اس کا خرچ دینا ہو گا۔ اور اگر اس کا باپ نہ دے سکتا ہو یا مر گیا ہو اور اس کا لڑکا وغیرہ بھی نہ ہو تو پھر اس کا خرچ اس کی ماں کو دینا ہو گا اور اگر ماں بھی نہ دے سکے یا وہ بھی مر گئی ہو تو پھر اس کا خرچ دادی، نانی اور نانے کو مل کر دینا ہو گا اور اگر یہ بھی نہ ہوں یا نہ دے سکتی ہوں تو پھر اس کا خرچ نانا کو دینا پڑے گا۔

مسئلہ ٦٩٠

جب ایک دیوار دو آدمیوں کی مشترک ہو تو ان میں سے کوئی ایک بھی دوسرے کی اجازت کے بغیر اس میں کوئی تصرف نہیں کر سکتا۔ پس کوئی بھی ایک دوسرے کی اجازت کے بغیر اس دیوار میں شہتیر کا سرا، یا اپنی عمارت وغیرہ کی بنیاد اس پر نہیں رکھ سکتا۔ اسی طرح اس میں میخ وغیرہ بھی نہیں لگا سکتا۔ وہ تصرفات اور کام کہ جس کے متعلق دوسرے شریک کا راضی ہونا معلوم ہے جیسے کہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھنا یا اس پر کپڑے ڈالنا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر دوسرا شریک ان کاموں سے بھی روک دے تو پھر ایسا کرنا بھی بغیر اس کی اجازت کے ناجائز ہے۔

مسئلہ ۷۹۱

فوٹو لینا اور تصویر کی نقاشی کرنا مکروہ ہے بلکہ ذی روح چیز کی نقاشی کو ترک کرنا احوط ہے۔

مسئلہ ۷۹۲

جب کسی درخت کی شہنیاں باغ کی دیوار سے باہر نکل چکی ہوں تو جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ اسکا مالک راضی ہے اس سے پھل نہیں توڑا جا سکتا۔ اور اگر اس درخت کا پھل زمین پر گر پڑا ہو تو بھی بغیر مالک کی اجازت کے نہیں اٹھایا جا سکتا۔

وما علینا الا البلاغ

والسلام

سید خادم رضا رضوی

دار القرآن الكريم

الحوزة العلمية

ايران

قم